# ڈائریکٹوریٹ آف ڈِسٹینس ایجوکیشن

## یونیورسٹی آف جموں، جموں

| | |
|---|---|
| کلاس : بی۔اے (سمسٹر چہارم) | مضمون : عربی |
| یونٹ : ۱۔۵ | کورس نمبر : AR-401 |


کورس کوارڈینیٹر : ڈاکٹر حنا ابرول

کنوینر : پروفیسر مشتاق احمد

پروف ریڈنگ : پروفیسر انظار احمد ملک

مرتب : پروفیسر انظار احمد ملک



جملہ حقوق محفوظ ہیں۔اس کتاب کا کوئی حصہ کسی شکل میں جموں یونیورسٹی کی تحریر یا اجازت کے بغیر شایع نہ کیا جائے۔

# DIRECTORATE OF DISTANCE & ONLINE EDUCATION

## UNIVERSITY OF JAMMU
## JAMMU

## SELF LEARNING MATERIAL
## B. A. SEMESTER - IV

**SUBJECT : ARABIC** — **UNIT : I-V**

**COURSE CODE : AR-401** — **LESSON NO. : 1-29**

**DR. HINA S. ABROL**
**COURSE CO-ORDINATOR**

**http:/www.distanceeducationju.in**

**Printed and Published on behalf of the Directorate of Distance & Online Education, University of Jammu, Jammu by the Director, DD&OE, University of Jammu, Jammu.**

# ARABIC

**Course Contributor :**
**Prof. Anzar Ahmed Malik**

**Content Editing and Proof Reading :**
**Prof. Anzar Ahmed Malik**

© Directorate of Distance & Online Education, University of Jammu, Jammu, 2023

- All rights reserved. No part of this work may be reproduced in any form, by mimeograph or any other means, without permission in writing from the DD&OE, University of Jammu.
- The script writer shall be responsible for the lesson / script submitted to the DD&OE and any plagiarism shall be his/her entire responsibility.

Printed at : Ashish Art Printers /May 2023/ 50 Books

## ڈائریکٹوریٹ آف ڈِسٹینس ایجوکیشن

یونیورسٹی آف جموں، جموں

# عربی

| | |
|---|---|
| کلاس : بی۔اے (سمسٹر چہارم) | مضمون : عربی |
| یونٹ : ۱۔۵ | کورس نمبر : AR-401 |

**تالیف**


**پروفیسر انظار احمد ملک**

(اسسٹنٹ پروفیسر (عربی))



جملہ حقوق محفوظ ہیں۔اس کتاب کا کوئی حصہ کسی شکل میں جموں یونیورسٹی کی تحریر یا جازت کے بغیر شائع نہ کیا جائے۔

# مقدمہ

عربی زبان بائیس عرب ممالک کی مادری، قومی اور سرکاری زبان ہونے کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ زبان عالمی پیمانے پر مقبول ہونے کے ساتھ ہماری نجی اور مذہبی زندگی کا اہم حصہ ہے۔ ہمارے ملک ہندوستان کی متعدد اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں بحیثیت مضمون پڑھائی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں بھی اس زبان کی مقبولیت کے مختلف عوامل ہیں جہاں عربی ایک طرف مسلمانوں کی مذہبی زباں ہے وہیں کئی ممالک کی تجارت وثقافت کا اہم حصہ ہے۔ عربی زبان اقوام متحدہ کی چھ زبانوں میں سے ایک زبان ہونے کا درجہ رکھتی ہے۔ عربی زبان ذریعہ معاش کا بھی ایک بہترین وسیلہ ہے جہاں یونیورسٹیوں اور کالجوں میں پروفیسرز کی آسامیاں آئے سال پرُ ہوتی رہتی ہیں وہیں اچھی اور معیاری زبان بولنے والا شخص ملک میں آنے والے سفیروں اور سیاحوں کا مترجم اور رہبر کا کام کرکے اپنی روزی روٹی میسر کرسکتا ہے۔ اس کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاتا ہے کہ آج جتنے بھی بین الاقوامی برانڈز کی مصنوعات ہیں ان پر عربی زبان پر بھی جانکاری دی گئی ہوتی ہے۔ یہ ایک علمی وفکری زبان ہونے کے ساتھ ساتھ مادی ومعنوی اور اجتماعی اور اقتصادی زبان بھی ہے۔

زیر نظر کتاب ڈائریکٹوریٹ آف ڈسٹینس ایجوکیشن نے بی اے سمسٹر چہارم کے طلبہ کے لئے تیار کروائی ہے۔ جو کہ پانچ یونٹس پر مشتمل ہے اس میں نثر، شعر، گرائمر اور احادیث وغیرہ پر مبنی اسباق کے ترجمہ کے ساتھ ساتھ اس سبق کے متعلق توضیحات بھی دی گئیں ہیں۔ ہر سبق کا آسان اور دلنشیں خلاصہ مثالوں کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ ہر سبق کے آخر میں توضیحات وغیرہ بیان کی گئیں ہیں اور تمارین کو بھی حسن اسلوبی کے ساتھ حل کیا گیا ہے۔ کتاب کا اسلوب نہایت ہی عمدہ، سادہ اور عام فہم ہے۔ چونکہ انسان غلطی کا پتلا ہے اس لئے اس کتاب میں بھی کچھ اغلاط سرزد ہونے کا امکان ہوسکتا ہے۔ لیکن اربابِ علم ودانش سے التماس ہے کہ وہ اگر اس کتاب میں کوئی قابل اصلاح چیز پائیں تو برائے مہربانی نشاندہی

فرما کر رہنمائی فرمائیں تا کہ ان کی درستگی کا سامان کیا جا سکے۔دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو طلباء وطالبات کے لئے نفع عام فرمائے۔آمین

ہم ڈائریکٹوریٹ آف ڈِسٹینس ایجوکیشن یونیورسٹی آف جموں کے مشکور ہیں کہ جس نے اس کتاب کو زیورطبع سے آراستہ کر کے منظرعام پر لایا اور رفقاء کے بھی جن کے تعاون سے ہمیں عزم وحوصلہ ملا تو ہمارے احساسات وجذبات کو عملی شکل مل گئی۔

الاحقر

**پروفیسر انظار احمد ملک**

صدر شعبۂ عربی گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج

راجوری، جموں وکشمیر

# SYLLABUS FOR UNDER-GRADUATE COURSE (ARABIC)

Syllabus for Under-Graduate Course (Arabic)

Under (Non-CBCS Scheme)

**B.A. Semester-IV**

Course Code:- AR-401

Course Title:- Arabic

Duration of Exam: 3 Hours — Theory Exams: 80 MM

Inernal Assessment: 20 MM — Total Marks : 100 MM

UNIT- I PROSE

دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها، (الجزء الثاني)

Lesson No. 11 to 17

**UNIT-II PROSE**

Following Stories:-

١. كيف أقضي يومي

٢. من يمنعک مني

٣. ماذا تحب أن تكون

۴. بر الوالدين

**UNIT-III Grammar**

١. ان و أخواتها

٢. كان و أخواتها

٣. أسماء الخمسة و اعرابها

۴. الأفعال الخمسة

۵. جمع المذكر السالم واعرابه

٦. التثنية و اعرابها

۷. اسم المنقوص و اعرابه

٨. اسم المقصور و اعرابه

**UNIT- IV** History of Pre-Islamic Period

☆ عربی زبان کامختصر تعارف، ابتدااور امتیازی خصوصیات

☆ عربی ادب کے مختلف ادوار (اختصار کے ساتھ)

☆ جاہلی دور کا تعارف

☆ جاہلی دور میں شعر اور نثر (اجمالی جائزہ)

☆ معلقات اور اصحاب المعلقات (اجمالی جائزہ)

**UNIT -V**

Al-Hadees تهذيب الأخلاق

☆ باب في حب الله و رسوله (المنتخب)

☆ باب الحب في الله والبغض في الله (المنتخب)

☆ باب في الاصلاح بين الناس (المنتخب)

☆ باب في بر الوالدين (المنتخب)

☆ باب في الكسب والعمل بيده (المنتخب)

☆ باب في النصح وايصال الخير (المنتخب)

Books Prescribed:

ا. دروس اللغه العربية لغير الناطقين بها (الجزء الثانی)

Published by: Islamic Foundation Trust 78, Perambur High Road Chennai-600012

۲۔ عربی گرامر (قاسمی کتب خانہ جموں) ڈاکٹر نعیم النساء

| | |
|---|---|
| ۳۔ النحو الواضح للمدارس الابتدائية الجزء الأول | علي الجارم ومصطفیٰ أمين |
| ۴۔ عربی نصاب مع شرح | قاسمی کتب خانہ جموں |
| ۵۔ النحو الواضح للمدارس الابتدائية الجزء الثاني | علي الجارم ومصطفیٰ أمين |
| ۶۔ تاریخ ادبِ عربی | احمد حسن زیات |
| ۷۔ عربی أدب کی تاریخ (جلد أول چہارم) | ڈاکٹر عبدالحلیم ندوی |
| ۸۔ تاریخ ادبِ عربی | مقتدی حسن أزہری |
| ۹۔ جدید عربی أدب | ڈاکٹر شمس کمال أنجم |
| ۱۰۔ القراۃ الراشدہ | ابوالحسن علی ندوی |
| ۱۱۔ جدید عربی نصاب | قاسمی کتب خانہ جموں |
| ۱۲۔ اللغۃ العربیۃ الوظیفۃ | قومی کونسل برائے فروغ اردو نئی دہلی |

**Note for Paper Stting**

The question paper will be divided in two sections:

**Section "A"** will carry 10 compulsory, objective type Question, two from each unit, each carrying 1 mark.

**Section "B"** will have 10 Questions 2 from each unit, each Question will have 2 parts. each Question carrying 7+7=14 Marks.

The student will attempt 1 Question from each unit.

**Internal Assessment ( Total Marks 20)**

Class test: 10 Marks

2. written assignments: 10 Marks (05 Marks each)

# المُحتَوِيَات (Contents)


| رقم الوحدة | UNIT | Page No. |
|---|---|---|
| **الوحدة الأولىٰ** | **UNIT-I** | **11-66** |
| 1 گیارھواں سبق | | 13 |
| 2. بارھواں سبق | | 26 |
| 3. تیرھواں سبق | | 34 |
| 4. چودھواں سبق | | 39 |
| 5. پندرھواں سبق | | 46 |
| 6. سولھواں سبق | | 52 |
| 7. سترھواں سبق | | 68 |
| **الواحدة الثانية** | **UNIT-II** | **67-84** |
| ١. كيف أقضي يومي | | 69 |
| ٢. من يمنعک مني | | 73 |
| ٣. ماذا تحب أن تكون | | 76 |
| ٤. بر الوالدين | | 81 |
| **الوحدة الثالثة** | **UNIT-III** | **85-112** |
| ١. اِنَّ وَ أَخَوَاتُهَا | | 87 |
| ٢. كَانَ وَأَخَوَاتَهَا | | 90 |

| | |
|---|---|
| ٣. أسْمَاءُ الْخَمْسَةِ | 95 |
| ٤. الأفْعَالُ الخَمْسَةُ | 98 |
| ٥. جَمْعُ الْمُذَكّرِ السَّالِمِ وَ اعْرَابَهُ | 102 |
| ٦. التَّثْنِيَّةُ وَ اعْرَابُهُ | 105 |
| ٧. اِسْمُ الْمَنْقُوْصِ وَاعْرَابُهُ | 108 |
| ٨۔ اِسْمُ الْمَقْصُوْرِ وَاعْرَابَهُ | 110 |
| الوحدة الرابعة UNIT-IV | 113-142 |
| ا۔ عربی زبان کا مختصر تعارف، ابتدااور امتیازی خصوصیات | 115 |
| ۲۔ عربی ادب کے مختلف ادوار (اختصار کے ساتھ) | 120 |
| ۳۔ جاہلی دور کا تعارف | 123 |
| ۴۔ معلقات اور اصحاب المعلقات (اجمالی جائزہ) | 127 |
| الوحدة الخامسة UNIT-V | 143-164 |
| ا . باب في حب الله و رسوله (منتخب) | 145 |
| ٢. باب الحب في الله والبغض في الله (منتخب) | 148 |
| ٣. باب في الاصلاح بين الناس (منتخب) | 151 |
| ٤. باب في بر الوالدين (منتخب) | 154 |
| ٥. باب في الكسب والعمل بيده (منتخب) | 157 |
| ٦۔ باب في النصح وايصال الخير (منتخب) | 161 |

# الوحدة الأولىٰ

## UNIT-I
## PROSE

**دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها**

**(الجزء الثاني)**

**LESSON No. 11 to 17**

گیارھواں سبق

# ( گاڑی میں )

پہلا : سلامتی ہوتم پر اللہ تعالیٰ کی.

دوسرا : تم پر بھی سلامتی ہو اللہ تعالیٰ کی اس کی رحمتیں اور برکتیں.

پہلا : اے میرے بھائی آپ کا کیا نام ہے.

دوسر : میرا نام عبداللہ ہے.اور آپ کا کیا نام ہے؟

پہلا : میرا نام فیصل ہے.اے عبداللہ کیا آپ ایک طالب علم ہو؟

عبداللہ : جی ہاں.

فیصل : اے میرے بھائی آپ کہاں پڑھتے ہو؟

عبداللہ : میں ریاض یونیورسٹی میں پڑھتا ہوں.

فیصل : آپ کس کالج میں پڑھتے ہو؟

عبداللہ : میں انجینئرنگ کالج میں پڑھتا ہوں

فیصل : آپ کس سال ( ایئر ) میں پڑھتے ہو؟

عبداللہ : میں دوسرے سال ( سیکنڈ ائیر ) میں پڑھتا ہوں۔

فیصل : کیا آپ انجینئر سلمان صاحب کو جانتے ہو؟

عبداللہ : جی اچھی طرح سے؛ وہ میرے استاد ہیں اور وہ کالج میں سب سے بہترین

استاد ہیں۔

فیصل : یہ نوجوان کون ہے جو آپ کے ساتھ ہے؟ گویا کہ وہ تمہارے بھائی ہے

عبداللہ : جی ہاں وہ میرے بھائی ہے. میرے چار بھائی اور تین بہنیں ہیں.

فیصل : یہ کہاں کہاں پڑھتے ہیں؟

عبداللہ : جہاں تک میرے بھائیوں کا سوال ہےتو وہ تمام یونیورسٹی میں پڑھتے ہیں. عیسٰی مجھ سے بڑا ہے وہ میڈیکل کالج میں پڑھتا ہے. ابراہیم کامرس کالج میں پڑھتا ہے. اسحاق آرٹس کالج میں پڑھتا ہے. اور اسماعیل سائنس کالج میں پڑھتا ہے. اور یہ تینوں مجھ سے چھوٹے ہیں. اور جہاں تک میری بہنوں کا سوال ہے. تو وہ تمام مڈل سکول میں پڑھتی ہیں. زینب پہلی جماعت میں پڑھتی ہے. سلمٰی دوسری جماعت میں پڑھتی ہے اور لیلٰی تیسری جماعت میں پڑھتی ہے.

فیصل : آپ کی بہنیں کس سکول میں پڑھتی ہیں؟

عبداللہ : وہ خالد بن ولید گرلز سکول مکہ میں پڑھتی ہیں.

فیصل : آپ سب کہاں رہائش پذیر ہیں؟

عبداللہ : میرے بھائی یونیورسٹی ہاسٹلس میں رہتے ہیں اور میں اپنے رشتہ دار کے ہاں رہتا ہوں.

فیصل : اے عبداللہ کیا آپ شادی شدہ ہیں؟

عبداللہ : جی نہیں؛ میں شادی شدہ نہیں ہوں.

فیصل : آپ کا پتہ (ایڈریس) کیا ہے؟

عبداللہ : یہ میرا کارڈ ہے اس میں میرا پتہ ہے.

فیصل : شکریہ میرے بھائی؛ میں آپ سے مل کر خوش ہوا.... میں آنے والے سٹیشن پر اتر جاؤں گا.

عبداللہ : اللہ تعالیٰ کی پناہ میں. اگلی ملاقات تک.

ڈرائیور فیصل سے: بھائی یہ داخل ہونے والا دروازہ (انٹرنس ڈور) ہے. اترنے والا دروازہ (ایگزٹ ڈور) وہاں ہے.

# تمارین

**١ ـ أجبْ عَنِ الأسْئِلَةِ الآتِيَةِ:**

**١) بِأيِّ جَامِعَةٍ يَدْرُسُ عَبْدُاللّٰهِ؟**

**ج - هُوَ يَدْرُسُ فِيْ جَامِعَةِ الرِّ يَاضِ.**

**٢) فِيْ أيِّ كُلِّيَةٍ يَدْرُسُ هُوَ؟**

**ج - هُوَ يَدْرُسُ فِيْ كُلِّيَةِ الهَنْدَسَةِ.**

**٣) فِيْ أيِّ كُلِّيَةٍ يَدْرُسُ عِيْسىٰ؟**

**ج - هُوَ يَدْرُسُ فِيْ كُلِّيَةِ الطِّبِّ.**

**٤) فِيْ أيِّ كُلِّيَةٍ يَدْرُسُ اِبْرَاهِيْمُ؟**

**ج - هُوَ يَدْرُسُ فِيْ كُلِّيَةِ التِّجَارَةِ.**

**٥) فِيْ أيِّ كُلِّيَةٍ يَدْرُسُ اِسْحَاقُ؟**

ج - هُوَ يَدْرُسُ فِيْ كُلِّيَةِ الآدَابِ.

٦) فِيْ أَيِّ كُلِّيَةٍ يَدْرُسُ اِسْمَاعِيْلُ؟

ج - هُوَ يَدْرُسُ فِيْ كُلِّيَةِ العُلُوْمِ.

٧) أيْنَ تَدْرُسُ أَخَوَاتُ عَبْدِاللَّهِ؟

ج - تَدْرُسُ أَخَوَاتُ عَبْدِاللَّهِ فِيْ مَدْرَسَةِ خَالِدِ بْنِ الوَلِيْدِ لِلْبَنَاتِ بِمَكَّةَ.

٨) أيْنَ يَسْكُنُ عَبْدُاللَّه؟

ج - يَسْكُنُ عَبْدُاللَّه مَعَ قَرِيْبٍ لَهُ.

٢ ـــــ أجِبْ عَنِ الأَسْئِلَةِ الآتِيَةِ (هذه الأسْئِلَة ليست مبنية على الدرس الحادي عشر):

١) أيْنَ تَدْرُسُ أَنْتَ؟

ج - أدْرُسُ فِيْ كُلِّيَةِ الآدَابِ بِمُدِيْرِيَةِ رَاجَوْرِيْ.

٢) أيْنَ تَسْكُنُ؟

ج - أسْكُنُ فِيْ مُدِيْرِيَةِ فُوْنَس.

٣) أتَعْرِفُ اللُّغَةَ الفَرَنْسِيَّةَ؟

ج - لاَ، أنَا لاَ أعْرِفُ اللُّغَةَ الفَرَنْسِيَّةَ.

٤) مِنْ أَيِّ اِذَاعَةٍ تَسْمَعُ الأَخْبَارَ؟

ج - أَسْمَعُ الأَخْبَارَ مِنْ اِذَاعَةِ كَشْمِيْرَ، وَ مِنْ اِذَاعَةِ لَنْدَنَ.

٥) أ تَعْرِفُ بَيْتَ المُدَرِّسِ؟

ج - نَعَمْ، أنَا أعْرِفُهُ بِجَيِّدٍ.

٣ ـــــ تَـأمُـلْ الأمْثِـلَةَ، ثُمَّ ضَعْ فِيْ الفَرَاغِ فِيْمَا يَلِيْ المُضَارَعَ مِنْ الفِعْلِ (ذَهَبَ) بَعْدَ اِسْنَادِهِ اِلَى الضَّمِيْرِ:

عبـدالـلـه يـدرس بـجـامـعة الرياض و اخوته أيضاً يدرسون بجامعة الرياض، وأخواته يدرسن فيالمدرسة المتوسطة. زينب تدرس في السنة الأولى.

(١) أبِيْ يَذْهَبُ اِلَى السُّوْقِ كُلَّ صَبَاحٍ.

(٢) الطُّلَّابُ يَذْهَبُوْنَ الآنَ اِلَى المُدِيْرِ.

(٣) أُخْتِيْ تَذْهَبُ اِلَى المَدْرَسَةِ.

(٤) آمِنَةُ وَ فَاطِمَةُ وَ عَائِشَةُ يَذْهَبْنَ الآنَ اِلَى المَكْتَبَةِ.

(٥) أيْنَ تَذْهَبُ أنْتَ يَا مُحَمَّدُ؟

(٦) أنَا أذْهَبُ الآنَ اِلَى المَسْجِدِ.

٤ ـــ اكمل الجمل الآتية بوضع فعل " مضارع " مناسب.

(١) الطُّلَّابُ يَلْعَبُوْنَ كُرَةَ القَدَمِ كُلَّ صَبَاحٍ.

(٢) المُدَرِّسُ يَكْتُبُ الدَّرْسَ عَلَى السَّبُّوْرَةِ.

(٣) أخَوَاتِيْ يَغْسِلْنَ الثِّيَابَ بِالصَّابُوْنِ.

(٤) أنَا أقْرَأُ القُرْآنَ كُلَّ صَبَاحٍ.

(٥) أ تَسْمَعُ الأَخْبَارَ مِنَ الْإِذَاعَةِ كُلَّ يَوْمٍ يَا عَبْدَاللَّهِ.

(٦) الطَّالِبَاتُ يَذْهَبْنَ اِلَى المَدْرَسَةِ بِحَافِلَةِ المَدْرَسَةِ.

(٧) أ تَسْمَعُ الأَذَانَ فِى غُرْفَتِكَ يَا عَلِيٌّ؟

(٨) الطُّلَّابُ يَسْأَلُوْنَ المُدَرِّسَ أَسْئِلَةً كَثِيْرَةً.

(٩) النِّسَاءُ يَأْكُلْنَ التُّفَّاحَ.

(١٠) المُدِيْرَةُ تَخْرُجُ الآنَ مِنْ مَكْتَبِهَا.

(١١) أنَا أَدْرُسُ فِيْ كُلِّيَةِ الهَنْدَسَةِ.

(١٢) أخْتِيْ تَكْتُبُ الآنَ دُرُوْسَهَا فِيْ الدَّفْتَرِ.

٥ ــ حَوِّلْ المُبْتَدَأَ فِيْ كُلِّ مِنَ الجُمَلِ الآتِيَةِ اِلَى جَمْعٍ:

| المبتدأ المفرد | تحويله الى جمع |
|---|---|
| ١. الطَّالِبُ يَدْخُلُ الفَصْلَ. | الطُّلَّابُ يَدْخُلُوْنَ الفَصْلَ. |
| ٢. الرَّجُلُ يَأْكُلُ الْأَرُزَّ. | الرِّجَالُ يَأْكُلُوْنَ الْأَرُزَّ. |
| ٣. العَامِلُ يَعْمَلُ فِيْ الْمَصْنَعِ ثَمَانِيْ سَاعَاتٍ. | العَامِلُوْنَ يَعْمَلُوْنَ فِيْ الْمَصْنِعِ ثَمَانِيْ سَاعَاتٍ. |
| ٤. التَّاجِرُ يَفْتَحُ الدُّكَّانَ فِيْ السَّاعَةِ الثَّامِنَةِ. | التُّجَّارُ يَفْتَحُوْنَ الدَّكَاكِيْنَ فِيْ السَّاعَةِ الثَّامِنَةِ. |
| ٥. الطَّبِيْبُ يَذْهَبُ الآنَ اِلَى المُسْتَشْفَى. | الأَطِبَّاءُ يَذْهَبُوْنَ الآنَ اِلَى المُسْتَشْفَى. |

| | |
|---|---|
| ٦. أُخْتِيْ تَبْحَثُ عَنِ المِكْنَسَةِ. | أَخَوَاتِيْ يَبْحَثْنَ عَنِ المِكْنَسَةِ. |
| ٧. الـمُدَرِّسَةُ تَدْخَلُ الفَصْلَ فِيْ السَّاعَةِ السَّابِعَةِ. | الـمُـدَرِّسَـاتُ يَـدْخُـلْنَ الفُصُوْلَ فِيْ السَّاعَةِ السَّابِعَةِ. |
| ٨. الطَّالِبَةُ تَكْتُبُ الدَّرْسَ. | الطَّالِبَاتُ يَكْتُبْنَ الدَّرْسَ. |
| ٩. زَمِيْلَةُ أُخْتِيْ تَعْرِفُ اللُّغَةَ الفَرَنْسِيّةَ. | زَمِيْلاَتُ أُخْتِـيْ يَـعْـرِفْـنَ الـلُّـغَةَ الْفَرَنْسِيَّةَ. |
| ١٠ .بِـنْـتُ عَـمِّـيْ تَـدْرُسُ فِـي الْمَدْرَسَةِ الثَّانَوِيَّةِ. | بَـنَـاتُ عَـمِّـيْ يَدْرُسْنَ فِي الْمَدْرَسَةِ الثَّانَوِيَّةِ. |

٦ ــ أنث الفاعل في كل من الجمل الآتية:

| الفاعل المذكر | الفاعل المؤنث |
|---|---|
| ١. أَيْنَ يَدْرُسُ أَخُوْكَ يَا عَلِيُّ؟ | أَيْنَ تَدْرُسُ أُخْتُكَ يَا عَلِيُّ؟ |
| ٢. أَيْنَ تَدْرُسُ أُخْتُكَ يَا عَلِيُّ؟ | أَيْنَ تَدْرُسُ أُخْتُكَ يَا عَلِيُّ؟ |
| ٣. يَشْرَبُ أَبِي الْقَهْوَةَ. | تَشْرَبُ أُمِّي الْقَهْوَةَ. |
| ٤. يَلْعَبُ الطِّفْلُ مَعَ أُخْتِهِ. | تَلْعَبُ الطِّفْلَةُ مَعَ أُخْتِهَا. |
| ٥. يَذْهَبُ الطَّالِبُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ. | تَذْهَبُ الطَّالِبَةُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ. |
| ٦. أَيْنَ يَجْلِسُ الْمُدَرِّسُ؟ | أَيْنَ تَجْلِسُ الْمُدَرِّسَةُ؟ |

٧ ــ تأمل ما يلي:

تَذْهَبُ

أنْتَ تَذْهَبُ          هِيَ تَذْهَبُ

٨ ــ حول الفعل في كل من الجمل الآتية الى مضارع:

| الفعل الماضي | تحويله الى الفعل المضارع |
|---|---|
| ١. أنَا ذَهَبْتُ إلَى السُّوْقِ. | أنا أذْهَبُ إلَى السُّوْقِ. |
| ٢. غَسَلَ الوَلَدُ وَجْهَهُ بِالصَّابُوْنِ. | يَغْسِلُ الوَلَدُ وَجْهَهُ بِالصَّابُوْنِ. |
| ٣. الطُّلَّابُ خَرَجُوا مِنَ الفَصْلِ. | الطُّلَّابُ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الفَصْلِ. |
| ٤. بِأيِّ جَامِعَةٍ دَرَسْتَ يَا فَيْصَلُ؟ | بِأيِّ جَامِعَةٍ تَدْرُسُ يَا فَيْصَلُ؟ |
| ٥. الطَّالِبَاتُ دَخَلْنَ الفَصْلَ. | الطَّالِبَاتُ يَدْخُلْنَ الفَصْلَ. |
| ٦. لَعِبَتْ آمِنَةُ مَعَ أُخْتِهَا. | تَلْعَبُ آمِنَةُ مَعَ أُخْتِهَا. |
| ٧. كَتَبَ المُدَرِّسُ الدَّرْسَ عَلَى السَّبُّوْرَةِ. | يَكْتُبُ المُدَرِّسُ الدَّرْسَ عَلَى السَّبُّوْرَةِ. |
| ٨. سَأَلَ الطُّلَّابُ المُدَرِّسَ أسْئِلَةً كَثِيْرَةً. | يَسْأَلُ الطُّلَّابُ المُدَرِّسَ أسْئِلَةً كَثِيْرَةً. |
| ٩. نَزَلَ الرُّكَّابُ مِنَ الْحَافِلَةِ. | يَنْزِلُ الرُّكَّابُ مِنَ الْحَافِلَةِ. |
| ١٠. غَسَلَتْ أُمِّيْ الثِّيَابَ. | تَغْسِلُ أُمِّيْ الثِّيَابَ. |

٩ ــ تأمل المثاين، ثم حول الأفعال في الجمل الآتية الى أفعال منفية:

أ) كَتَبَ أحْمَدُ الدَّرْسَ. ماكَتَبَ أحْمَدُ الدَّرْسَ.

ب) يَكْتُبُ أحْمَدُ الدَّرْسَ. لا يَكْتُبُ أحْمَدُ الدَّرْسَ.

| الفعل الماضي/ المضارع المعروف المثبت | الفعل الماضي/ المضارع المعروف المنفي |
|---|---|
| ١. أنَا أشْرَبُ الشَّايَ. | أنَا لَا أشْرَبُ الشَّايَ. |
| ٢. لَعِبْنَا كُرَةَ الْقَدَمِ اليَوْمَ. | مَا لَعِبْنَا كُرَةَ الْقَدَمِ اليَوْمَ. |
| ٣. أبِيْ يَذْهَبُ اِلَى السُّوْقِ كُلَّ يَوْمٍ. | أَبِيْ لَا يَذْهَبُ اِلَى السُّوْقِ كُلَّ يَوْمٍ |
| ٤. أُخْتِيْ تَدْرُسُ بِالْجَامِعَةِ. | أُخْتِيْ لَا تَدْرُسُ بِالْجَامِعَةِ. |
| ٥. أَ حَفِظْتِ سُوْرَةَ النَّبَأِ يَا مَرْيَمُ؟ | أ مَاحَفِظْتِ سُوْرَةَ النَّبَأِ يَا مَرْيَمُ؟ |

**١٠ ــ تأمل الأمثلة، ثم أجب عن الأسئلة الآتية مستعملا**

**(حرف الاستقبال):**

(أ) سَيَرْجِعُ الْمُدِيْرُ غَداً.

(ب) سَأَذْهَبُ اِلَى مَكَّةَ بَعْدَ أُسْبُوْعٍ اِنْ شَاءَ اللّٰه.

(ج) أَذْهَبُ اِلَى الْمَلْعَبِ كُلَّ مَسَاءٍ. سَأَذْهَبُ هَذَا الْمَسَاءَ اِلَى الْمَكْتَبَةِ.

| الأسئلة | الأجوبة |
|---|---|
| ١. مَتَى يَرْجِعُ أَبُوْكَ مِنْ بَغْدَادَ يَا عَلِيُّ؟ | سَيَرْجِعُ بَعْدَ أُسْبوعٍ. |
| ٢. أيْنَ تَذْهَبُ هَذَا الْمَسَاءُ. | سَأَذْهَبُ اِلَى الْمَكْتَبَةِ. |
| ٣. مَتَى تَكْتُبُ الرِّسَالَةَ اِلَى أُمِّكَ يَا يُوْنُسُ؟ | سَأَكْتُبُ الرِّسَالَةَ بَعْدَ غَدٍ. |
| ٤. مَتَى تَغْسِلُ السَّيَّارَةَ يَا وَلَدُ؟ | سَأَغْسِلُهَا بَعْدَ صَلاَةِ الْعَصْرِ. |

٥ . مَتَى تَذْهَبُ اِلَى الحَلاَّقِ يَا هِشَامُ؟ سَأَذْهَبُ اِلَيْهِ هَذَا المَسَاءَ.

٦ . فِيْ أيِّ مَحَطَّةٍ تَنْزِلُ يَا أخِيْ؟ سَأَنْزِلُ فِى الْمَحَطَّةِ الْقَادِمَةِ.

**١١ ــ اقرأ لمثالين، ثم اكتب مصادر الأفعال الآتية على غرارها:**

| الماضي | المضارع | المصدر |
|---|---|---|
| دَخَلَ | يَدْخُلُ | دُخُوْلٌ |
| خَرَجَ | يَخْرُجُ | خُرُوْجٌ |
| جَلَسَ | يَجْلِسُ | جُلُوْسٌ |
| نَزَلَ | يَنْزِلُ | نُزُوْلٌ |
| رَكِبَ | يَرْكَبُ | رُكُوْبٌ |
| سَجَدَ | يَسْجُدُ | سُجُوْدٌ |
| رَكَعَ | يَرْكَعُ | رُكُوْعٌ |
| صَعَدَ | يَصْعَدُ | صُعُوْدٌ |

**١٢ ــ اقرأ لجمل الآتية، و عين المصادر الواردة فيها:**

| الجملة | المصادر الواردة |
|---|---|
| ١ . لِهَـذِهِ الْـحَـافِـلَةِ بَـابَانِ، هَذَا لِلدُّخُوْلِ وَذَاكَ لِلْخُرُوْجِ. | الدخول والخروج |
| ٢ . مَاتَ الرَّجُلُ بَعْدَ رُجُوْعِهِ مِنَ الْحَجِّ. | رجوع |
| ٣. يَـدْخُـلُ الـطَّلاَّبُ الفَصْلَ قَبْلَ دُخُوْلِ الْمُدَرِّسِ بِخَمْسِ دَقَائِقَ، وَيَخْرُجُوْنَ بَعْدَ خُرُوْجِهِ. | دخول، وخروج |

٤. قَـالَ لَـنَـا الـطَّبِيْـبُ: الـجُلُوْسُ هُنَا مَعَ الْمَرِيْضِ   جلوس
مَمْنُوْعٌ

٥. الصُّعُوْدُ عَلَى الْجَبَلِ صَعْبٌ وَالنُّزُوْلُ مِنْهُ سَهْلٌ.   الصعود، والنزول

٦. أُحِبُّ رُكُوْبَ الْخَيْلِ.   ركوب

٧. قَـالَ حَـامِـدٌ لِإِبْـنِهِ يَاسِرٌ: سَأَذْهَبُ اِلَى السُّوْقِ   رجوع
بَعْدَ رُجُوْعِكَ مِنَ الْمَدْرَسَةِ.

**١٣ ــ تأمل الأمثلة، ثم أجب عن الأسئلة مستعملا (أما):**

(أ) أيْنَ تَسْكُنُوْنَ؟

اِخْوَتِيْ يَسْكُنُوْنَ فِيْ مَهَاجِعِ الْجَامِعَةِ. أَمَّا أنَا فَأسْكُنُ مَعَ قَرِيْبٍ لِيْ.

(ب) أ تَعْرِفُ اِلانْكِلِيْزِيَّةَ وَالْفَرَنْسِيَّةَ جَيِّداً يَا حَامِدُ؟

أمَّـا اِلانْـكِـلِيْـزِيَّةُ فَـأعْـرِفُهَا جَيِّداً. أمَّا الفَرَنْسِيَّةُ فَدَرَسْتُهَا قَبْلَ سَنَوَاتٍ وَلَكِنِّي نَسِيْتُهَا الآنَ.

(ج) بِكَمْ هَذَا الْكِتَابَ وَ هَذِهِ الْمَجَلَّةَ.

أمَّا الكِتَابُ فَهُوَ بِعَشَرَةِ رِيَالَاتٍ. وَ أمَّا المَجَلَّةُ فَهِيَ بِثَلاثَةِ رِيَالاتٍ.

(١) أيْنَ الْمُسْتَشْفىٰ وَأيْنَ مَكْتَبُ البَرِيْدِ؟

أمَّـا الـمُسْتَشْـفىٰ فَهُـوَ أمَـامَ ذَاكَ الـمَسْـجِدِ وَأمَّا مَكْتَبُ البَرِيْدِ فَهُوَ قَرِيْبٌ مِنَ السُّوْقِ.

(٢) فِيْ أيِّ كُلِّيَّةٍ يَدْرُسُ حَامِدٌ وَ عُثْمَانُ؟

أمَّا حَامِدٌ فَهُوَ يَدْرُسُ فِيْ كُلِّيَةِ التِّجارَةِ وَأمَّا عُثْمَانُ فَهُوَ يَدْرُسُ فِيْ كُلِّيَةِ الطِّبِّ.

(٣) أيْنَ ذَهَبَ أبُوْكَ وَ أخُوْكَ؟

أمَّا أبِيْ فَهُوَ ذَهَبَ اِلَى الْمُسْتَوْصَفِ وَ أمَّا أخِيْ فَهُوَ ذَهَبَ اِلَى الصَّيْدَلِيَّةِ.

۱۴ ـ تأمل الأمثلة الآتية:

| | | |
|---|---|---|
| جاءَ أخِيْ مِنْ مَكَّةَ. | جاءَ أَخٌ لِيْ مِنْ مَكَّةَ. | جاءَ أحَدُ اِخْوَتِيْ. |
| ذَهَبْتُ لِزِيَارَةِ صَدِيْقِيْ. | ذَهَبْتُ لِزِيَارَةِ صَدِيْقٍ لِيْ. | لِزِيَارَةِ أحَدِ أصْدِقَائِيْ. |
| أسْكُنُ مَعَ قَرِيْبِيْ. | أسْكُنُ مَعَ قَرِيْبٍ لِيْ. | مَعَ أحَدِ أقْرِبَائِيْ. |

## الكلمات الجديدة

| لفظ | معنی | لفظ | معنی |
|---|---|---|---|
| عُنْوَانٌ (ج عَنَاوِيْنُ) | پڑھنا | دَرَسَ، يَدْرُسُ | پڑھنا |
| بِطَاقَةٌ (ج بِطَاقَاتٌ) | ایڈریس کارڈ | سَكَنَ، يَسْكُنُ | سکونت اختیار کرنا |
| مَحَطَّةٌ (ج مَحَطَّاتٌ) | سٹیشن | شَكَرَ، يَشْكُرُ | شکریہ ادا کرنا |
| ثَوْبٌ (ج ثِيَابٌ) | کپڑا | نَزَلَ، يَنْزِلُ | اترنا |
| رِسَالَةٌ (ج رَسَائِلُ) | خط | بَحَثَ، يَبْحَثُ | بحث کرنا |
| | | بَحَثَ عَنْ | تلاش کرنا |
| حَلَّاقٌ (ج حَلَّاقُوْنَ) | حجام، نائی | صَعَدَ، يَصْعَدُ | چڑھنا |
| مُسْتَوْصَفٌ | ڈسپنسری | عَرَفَ، يَعْرِفُ | جاننا |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| صَيْدَلِيَّةٌ | فارمیسی، انگریزی دواخانہ | مَاتَ ، يَمُوْتُ | مرنا |
| أُرُزٌّ | چاول | رَجَعَ ، يَرْجِعُ | واپس آنا، لوٹنا |
| قَادِمٌ | آنے والا | المَصْنَعُ | کارخانہ |
| خَيْلٌ (ج خُيُوْلٌ) | گھوڑا | قَرِيْبٌ لِيْ (ج أَقْرِبَاءُ) | رشتہ دار |

..................

# بارھواں سبق

حامد : اے احمد کی امی آپ کیا کر رہی ہیں؟

احمد کی ماں : میں دوا ڈھونڈ رہی ہوں جو میں کل بازار سے لائی تھی۔

حامد : وہ میرے کمرے میں میز پر ہے۔آج آپ کا کیا حال ہے؟امید ہے کہ آج آپ بہتر ہیں۔

احمد کی ماں : جی.آج میں بہتر ہوں۔تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔

حامد : آپ ہسپتال کب جائیں گی؟

احمد کی ماں : میں ایک گھنٹے کے بعد جاؤں گی اگر اللہ نے چاہا۔

حامد : آپ کس کے ساتھ جائیں گی؟

احمد کی ماں : میں احمد کے ساتھ جاؤں گی۔

حامد : کیا آپ اس طبیبہ کو جانتی ہیں جس کے پاس آپ کل گئی تھیں؟

احمد کی ماں : جی ہاں، میں اس کو جانتی ہوں اس کا نام ڈاکٹر سعاد ہے۔(لوگ) کہتے ہیں کہ وہ ہسپتال میں سب سے بہترین ڈاکٹر ہے۔

حامد : اے میرے بیٹو! آپ کیا کر رہے ہیں؟

بیٹے : ہم ہوم ورک کر رہے ہیں۔

حامد : کیا آپ نے اسباق کو اچھی طرح سے سمجھ لیا؟

بیٹے : جی ہاں ہم نے انہیں اچھی طرح سے سمجھ لیا ہے۔تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔

حامد : آپ اس وقت کون سی سورۃ یاد کرر ہے ہیں؟

احمد : جہاں تک میرا سوال ہے تو میں سورۃ ملک یاد کرر ہاہوں اور جہاں تک ان کا سوال ہے تو یہ سورۃ قلم یاد کرر ہے ہیں۔

حامد : اے میری بیٹیو! آپ کیا کرر ہی ہیں؟

بیٹیاں : ہم سب اس وقت کھیل رہی ہیں۔

حامد : کیا آپ کام کے وقت کھیل رہی ہیں؟ آپ اسباق کب پڑھیں گی اور ہوم ورک کب لکھیں گی؟

بیٹیاں : ہم نے اسباق پڑھ لئے اور ہوم ورک بھی لکھ لیا،تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں۔

حامد : شاباش میری بیٹیو،ایسے ہی محنتی طالبات (کام) کرتی ہیں۔آپ اپنی خالہ سے ملنے کب جائیں گی؟ کیا آپ جانتی ہیں کہ وہ بیمار ہیں؟

بیٹیاں : جی ہاں،وہ ہم جانتی ہیں۔اللہ تعالیٰ انہیں شفاء بخشے۔ہم آج شام ہی ان سے ملنے جائیں گی اگر اللہ نے چاہا۔

حامد : اے احمد کیا آپ کو معلوم ہے کہ پڑوسی مکہ سے کب واپس آئیں گے؟

احمد : مجھ سے یوسف نے کہا کہ وہ اگلے ہفتے واپس آئیں گے۔میرے خیال میں وہ سنیچروار کو واپس آئیں گے اگر اللہ نے چاہا۔

..................

## تمارین

١ ـ صحح ما يلي:

| الجملة غير الصحيحة | الجملة الصحيحة |
|---|---|
| ١. تَبْحَثُ أُمُّ أحْمَدَ عَنِ الْمِفْتَاحِ. | تَبْحَثُ أُمُّ أحْمَدَ عَنِ الدَّوَاءِ. |
| ٢. سَتَذْهَبُ أُمُّ أحْمَدَ اِلَى الْمُسْتَشْفٰى مَعَ زَوْجِهَا. | سَتَذْهَبُ أُمُّ أحْمَدَ اِلَى الْمُسْتَشْفٰى مَعَ اِبْنِهَا. |
| ٣. أُمُّ أحْمَدَ لا تَعْرِفُ الدُّكْتُوْرَة سُعَادَ. | أُمُّ أَحْمَدَ تَعْرِفُ الدُّكْتُوْرَة سُعَادَ. |
| ٤. أحْمَدُ يَحْفَظُ سُوْرَةَ الْقَلَمِ، وَاِخْوَتُهُ يَحْفَظُوْنَ سُوْرَةَالْمُلْكِ. | أحْمَدُ يَحْفَظُ سُوْرَةَ الْمُلْكِ، وَاِخْوَتُهُ يَحْفَظُوْنَ سُوْرَةَ الْقَلَمِ. |
| ٥. جِيْرَانُ حَامِدٍ ذَهَبُوْا اِلَى الرِّيَاضِ. | جِيْرَانُ حَامِدٍ ذَهَبُوْا اِلَى مَكَّةَ. |

٢ ـ أنث الفاعل في كل من الجمل الآتية:

| الفاعل المذكر | الفاعل المؤنث |
|---|---|
| ١. أ تَعْرِفُ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ يَا أخِيْ؟ | أ تَعْرِفِيْنَ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ يَا أُخْتِيْ؟ |
| ٢. مَاذَا تَأْكُلُ يَا مُحَمَّدُ؟ | مَاذَا تَأْكُلِيْنَ يَا سَلْمىٰ؟ |
| ٣. أيْنَ تَجْلِسُ فِي الْفَصْلِ يَا أحْمَدُ؟ | أيْنَ تَجْلِسِيْنَ فِي الْفَصْلِ يَا غَزَالَةُ؟ |
| ٤. مَتَى تَذْهَبُ اِلَى الْمُسْتَشْفٰى يَا أبِيْ؟ | مَتى تَذْهَبِيْنَ اِلَى الْمُسْتَشْفٰى يَا أُمِّيْ؟ |
| ٥. مَاذَا تَقُوْلُ يَا أخِيْ؟ | مَاذَا تَقُوْلِيْنَ يَا أُخْتِيْ؟ |
| ٦. مَتَى تَرْجِعُ مِنَ الْمَدْرَسَةِ يَا عَلِيُّ؟ | مَتَى تَرْجِعِيْنَ مِنَ الْمَدْرَسَةِ يَا خَدِيْجَةُ؟ |
| ٧. اِلَى مَنْ تَكْتُبُ هٰذِهِ الرِّسَالَةَ يَا بَشِيْرُ؟ | اِلَى مَنْ تَكْتُبِيْنَ هٰذِهِ الرِّسَالَةَ يَا بُشْرىٰ؟ |

| | |
|---|---|
| ٨. أَيُّ سُوْرَةٍ تَحْفَظُ الآنَ يَا أَخِيْ؟ | أَيُّ سُوْرَةٍ تَحْفَظِيْنَ الآنَ يَا أُخْتِيْ؟ |
| ٩. أ تَفْهَمُ الدَّرْس جَيِّداً يَا حَامِدُ؟ | أ تَفْهَمِيْنَ الدَّرْس جَيِّداً يَا مَحْمُوْدَةُ؟ |
| ١٠. مَتى تَغْسِلُ هَذَا الْقَمِيْصَ يَا يَاسِرُ؟ | مَتَى تَغْسِلِيْنَ هَذَا الْقَمِيْصَ يَا يُسْرىٰ؟ |

٣ـــ أنث الفاعل في كل من الجمل الآتية:

| الفاعل المذكر | الفاعل المؤنث |
|---|---|
| ١. أَيْنَ تَذْهَبُوْنَ يَا اِخْوَانُ؟ | أَيْنَ تَذْهَبْنَ يَا أَخَوَاتُ؟ |
| ٢. أَيْنَ تَسْكُنُوْنَ يَا رِجَالُ؟ | أَيْنَ تَسْكُنَّ يَا نِسَاءُ؟ |
| ٣. القَهْوَةَ تَشْرَبُوْنَ أَمْ الشَّايَ يَا اِخْوَانُ؟ | القَهْوَةَ تَشْرَبْنَ أَمْ الشَّايَ يَا أَخَوَاتُ؟ |
| ٤. أَتَعْرِفُوْنَ رَقْمَ هَاتِفِ الْجَامِعَةِ يَا اِخْوَانُ؟ | أَتَعْرِفْنَ رَقْمَ هَاتِفِ الْجَامِعَةِ يَا أَخَوَاتُ؟ |
| ٥. لِمَ تَضْحَكُوْنَ يَا أَوْلادُ؟ | لِمَ تَضْحَكْنَ يَا بَنَاتُ؟ |
| ٦. أَتَقْرَأُوْنَ القُرْآنَ كُلَّ صَبَاحٍ يَا اِخْوَانُ؟ | أَتَقْرَأْنَ القُرْآنَ كُلَّ صَبَاحٍ يَا أَخَوَاتُ؟ |
| ٧. أ تَسْأَلُوْنَ الْمُدَرِّس أَسْئِلَةً كَثِيْرَةً يَا أَوْلادُ؟ | أ تَسْأَلْنَ الْمُدَرِّس أَسْئِلَةً كَثِيْرَةً يَا بَنَاتُ؟ |
| ٨. أ تَسْمَعُوْنَ الأَخْبَارَمِنَ الْإِذَاعَةِ كُلَّ يَوْمٍ؟ | أ تَسْمَعْنَ الأَخْبَارَمِنَ الْإِذَاعَةِ كُلَّ يَوْمٍ؟ |
| ٩. مَعَ مَنْ تَلْعَبُوْنَ يَا أَبْنَائِيْ؟ | مَعَ مَنْ تَلْعَبْنَ يَا بَنَاتِيْ؟ |

١٠ . لِمَ تَجْلِسُوْنَ هُنَا يَا رِجَالُ؟ لِمَ تَجْلِسْنَ هُنَا يَا نِسَاءُ؟

٤ــ حول المبتدأ في كل من الجمل الآتية الى جمع:

| | المبتدأ المفرد | بعد تحويله الى جمع |
|---|---|---|
| ١. | أَنَا أَفْهَمُ الدَّرْسَ جَيِّداً. | نَحْنُ نَفْهَمُ الدَّرْسَ جَيِّداً. |
| ٢. | أَنَا لا أَذْهَبُ اِلَى السُّوْقِ كُلَّ يَوْمٍ. | نَحْنُ لا نَذْهَبُ اِلَى السُّوْقِ كُلَّ يَوْمٍ. |
| ٣. | أَنَا أَشْكُرُكَ يَا أُسْتَاذُ. | نَحْنُ نَشْكُرُكَ يَا أُسْتَاذُ. |
| ٤. | أَنَا أَجْلِسُ أَمَامَ المُدَرِّسِ. | نَحْنُ نَجْلِسُ أَمَامَ المُدَرِّسِ. |
| ٥. | أَنَا الآنَ أَكْتُبُ بَرْقِيَّةً. | نَحْنُ الآنَ نَكْتُبُ بَرْقِيَّةً. |

٥ ــأمام كل جملة صيغتان للفعل، اختر الصيغة الصحيحة وأكمل بها الجملة:

(١) فِيْ أَيِّ سَنَةٍ ...... يَا فَتَاةُ؟

(تَدْرُسُ/ تَدْرُسِيْنَ ☆)

(٢) أ ...... اسْمَ الطَّبِيْبِ الَّذِيْ يَسْكُنُ أَمَامَ بَيْتِنَا يَا أَحْمَدُ.

(تَعْرِفُ ☆/ تَعْرِفِيْنَ)

(٣) لِمَاذَا ...... الوَاجِبَاتِ بِالقَلَمِ الأَحْمَرِ يَا بَنَاتِيْ؟

(تَكْتُبُوْنَ/ تَكْتُبْنَ☆)

(٤) أ فِي الْوَقْتِ الْعَمَلِ ...... يَا أَبْنَائِيْ؟

(تَلْعَبُوْنَ ☆/ تَلْعَبِيْنَ)

(٥) مَتَى ...... اِلَى السُّوْقِ يَا أَبِيْ؟

(تَذْهَبُ☆/ تَذْهَبِيْنَ)

(٦) أ ...... رَقْمَ هَاتِفِ الصَّيْدَلِيَّةِ يا أخِيْ؟

(تَعْرِفُ☆ / تَعْرِفِيْنَ)

(٧) أ...... هَذِهِ الْمَجَلَّةَ يا أخَوَاتُ؟

(تَقْرَأُوْنَ/ تَقْرَأْنَ☆)

(٨) أ فِيْ مَهَاجِعِ الْجَامِعَةِ ...... يَا اِخْوَتِيْ؟

(تَسْكُنُوْنَ☆ / تَسْكُنِيْنَ)

(٩) نَحْنُ لَا...... كُرَةَ الْقَدَمِ فِيْ الشَّوَارِعِ.

(أَلْعَبُ/ نَلْعَبُ☆)

(١٠) أيْنَ تَدْرُسُ أَنْتَ؟...... بِالْجَامِعَةِ الْإِسْلَامِيَّةِ.

(أَدْرُسُ ☆/ نَدْرُس)

٦ ـــ تأمل الأمثلة الآتية:

(أ) سَمِعْتُ أَنَّهَا أَحْسَنُ طَبِيْبَةٍ فِيْ الْمُسْتَشْفٰى.

(ب) يَقُوْلُوْنَ اِنَّهَا أَحْسَنُ طَبِيْبَةٍ فِيْ الْمُسْتَشْفٰى.

(ت) اِنَّ الْقُرْآنَ كِتَابُ اللّٰهِ.

(نوٹ) 'اِنَّ' کا استعمال جملہ کے شروع یا '' قال، یقول'' کے بعد ہوتا ہے دیگر تمام افعال کے ساتھ 'أنَّ' کا ہی استعمال ہوگا یہ دونوں جملہ میں تأ کید کے معنی پیدا کرنے کے لئے آتے ہیں۔

اقرأ الجمل الآتية مع ضبط همزة (انَّ)

(١) أَظُنُّ أَنَّهُ طَالِبٌ جَدِيْدٌ.

(٢) قَالَ المُدَرِّسُ اِنَّ الطَّالِبَ الْجَدِيْدَ مُجْتَهِدٌ جِدّاً.

(٣) سَمِعْتُ أَنَّ الْمُدَرِّسَ مَا جَاءَ الْيَوْمَ.

(۴) اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ.

(۵) قَالَ زَمِيْلِيْ اِنَّ الْمُدَرِّسَ مَا جَاءَ الْيَوْمَ.

(٦) أشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ.

(۷) قَرَأْتُ فِيْ الصَّحِيْفَةِ أَنَّ وَزِيْرَ الْخَارِجِيَّةِ سَيَرْجِعُ مَنْ لَنْدَنَ غَداً.

(٨) أَظُنُّ أَنَّکَ مِنْ بَاكِسْتَانَ.

(٩) قَالَ لِيْ طَبِيْبٌ اِنَّکَ لَسْتَ بِمَرِيْضٍ.

(١٠) أظُنُّ أَنَّ الطَّبِيْبَاتِ اللَّاتِيْ خَرَجْنَ مِنَ الْمُسْتَشْفٰى الآنَ مِنَ الْوِلايَاتِ الْمُتَّحِدَةِ.

(١١) أ تَعْرِفِيْنَ أَنَّ الطَّالِبَةَ الْجَدِيْدَةَ الَّتِيْ جَاءَ تْ قَبْلَ ثَلاثَةِ أَيَّامٍ تَعْرِفُ خَمْسَ لُغَاتٍ.

(١٢) اِنَّ الدَّرْسَ سَهْلٌ.

(١٣) يَقُوْلُوْنَ اِنَّ الْاِمْتِحَانَ سَيَكُوْنُ فِي الْأُسْبُوْعِ الْأَوَّلِ مِنْ شَهْرِ رَجَبٍ.

۷ ـــ هذه أسماء أيام الأسبوع.

| | أسماء أيام الأسبوع باللغة العربية | أسماء أيام الأسبوع باللغة الأردية |
|---|---|---|
| ١. | يَوْمُ الأَحَدِ | اتوار |
| ٢. | يَوْمُ الاِثْنَيْنِ | پیر |
| ٣. | يَوْمُ الثُّلاثَاءِ | منگل |
| ۴. | يَوْمُ الأَرْبِعَاءِ | بدھ |

| | | |
|---|---|---|
| ٥. | يَوْمُ الخَمِيْسِ | جمعرات |
| ٦. | يَوْمُ الجُمْعَةِ | جمعہ |
| ٧. | يَوْمُ السَّبْتِ | ہفتہ |

## الكلمات الجديدة

| لفظ | معنى | لفظ | معنى |
|---|---|---|---|
| دَوَاءٌ (ج أَدْوِيَةٌ) | دوا | عَمَلٌ (أعْمَالٌ) | کام |
| وَاجِبَاتٌ | ہوم ورک | وَقْتٌ | وقت |
| شَهِدَ، يَشْهَدُ | حاضر ہونا، شریک ہونا، دیکھنا | جَارٌ (ج جِيْرَانٌ) | پڑوسی |
| تِلْمِيْذَةٌ (ج تِلْمِيْذَاتٌ) | شاگردنی، طالبہ | ضَحِكَ ، يَضْحَكُ | ہنسنا |
| هَاتِفٌ | فون | الصَّحِيْفَةُ | اخبار |
| وَزِيْرُ الْخَارِجِيَّةِ | وزیر خارجہ | أَحْسَنْتَ | شاباش |

# تیرھواں سبق

| | | المفرد | الجمع |
|---|---|---|---|
| الغائب | المذكر | حَامِدٌ يَذْهَبُ | حَامِدٌ وَ عَلِيٌّ وَهِشَامٌ يَذْهَبُوْنَ |
| | | حامد جاتا ہے | حامد، علی اور ہشام جاتے ہیں۔ |
| الغائبة | المؤنث | آمِنَةُ تَذْهَبُ | آمِنَةُ وَ مَرْيَمُ وَ زَيْنَبُ يَذْهَبْنَ |
| | | آمنہ جاتی ہے | آمنہ، مریم اور زینب جارہی ہیں۔ |
| المخاطب | المذكر | أنْتَ تَذْهَبُ | أَنْتُمْ تَذْهَبُوْنَ |
| | | تو جاتا ہے | تم جاتے ہو |
| المخاطبة | المؤنث | أَنْتِ تَذْهَبِيْنَ | أَنْتُنَّ تَذْهَبْنَ |
| | | تو (ایک عورت) جاتی ہے | تم سب عورتیں جاتی ہو |
| المتكلم | المذكر | أَنَا أذْهَبُ | نَحْنُ نَذْهَبُ |
| المتكلمة | المؤنث | میں جاتا ہو | ہم جاتے ہیں |
| | | أَنَا أذْهَبُ | نَحْنُ نَذْهَبُ |
| | | میں جاتی ہوں | ہم سب جاتی ہیں |

## تمارين

**١ ـــ أكمل الجمل الآتية بوضع الفعل (ذهب) في المضارع بعد اسناده الى الضمير المناسب:**

**١. فِيْ أيِّ ساعَةٍ تَذْهَبِيْنَ اِلَى الْجَامِعَةِ يَا عائِشَةُ؟**

**٢. الطُّلاَّبُ يَذْهَبُوْنَ اِلَى الْمَلْعَبِ بَعْدَ الدَّرْسِ.**

**٣. أَنَا أَذْهَبُ اِلَى السُّوْقِ يَوْمَ الْجُمْعَةِ فَقَطْ.**

**٤. مَتَى تَذْهَبُوْنَ لِزِيَارَةِ الْمُدِيْرِ يَا اِخْوَانُ؟**

**٥. أُمِّيْ تَذْهَبُ اِلَى الْمُسْتَشْفىٰ كُلَّ يَوْمٍ لِأَنَّهَا مَرِيْضَةٌ.**

**٦. أَ تَذْهَبْنَ اِلَى الْمَكْتَبَةِ كُلَّ مَسَاءٍ يَا بَنَاتِيْ؟**

**٧. لِمَ لاَ تَذْهَبُ اِلَى الْمَطَارِ مَعَنَا يَا عَبَّاسُ؟**

**٨. نَحْنُ نَذْهَبُ اِلَى الْجَامِعَةِ بِسَيَّارَةِ الْأُجْرَةِ.**

**٩. أَبِيْ يَذْهَبُ اِلَى الْمَصْنَعِ فِيْ السَّاعَةِ الْعَاشِرَةِ.**

**١٠. أَخَوَاتِيْ يَذْهَبْنَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ بِالْحَافِلَةِ.**

**٢ ـــ أكمل الجمل الآتية بوضع فعل مضارع مناسب في الفراغ:**

**١. أَ تَعْرِفُ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ يَا سَيِّدِيْ؟**

**٢. نَحْنُ نَلْعَبُ كُرَةَ الْقَدَمِ كُلَّ مَسَاءٍ.**

**٣. أَ فِيْ مَهَاجِعِ الْجَامِعَةِ تَسْكُنُوْنَ يَا اِخْوَانُ؟**

٤. التُّجَّارُ يَفْتَحُوْنَ دَكَاكِيْنَهُمْ فِي السَّاعَةِ التَّاسِعَةِ.

٥. يَكْتُبُ الْمُدَرِّسُ الدَّرْسَ عَلَى السَّبُّوْرَةِ.

٦. أَخَوَاتُ حَمْزَةَ يَدْرُسْنَ بِالْجَامِعَةِ.

٧. أَنَا أَقْرَأُ الْقُرْآنَ كُلَّ صَبَاحٍ.

٨. فِي أَيِّ مَحَطَّةٍ تَنْزِلُ يَا أَخِيْ؟

٩. أُخْتِي تَعْرِفُ ثَلاثَةَ لُغَاتٍ.

٤ـ صحح الجمل الآتية:

| الجملة غير الصحيحة | الجملة الصحيحة |
|---|---|
| ١. يَا مَرْيَمُ، أَتَعْرِفُ رَقْمَ هَاتِفِ الْمُدِيْرِ؟ | يَا مَرْيَمُ، أَتَعْرِفِيْنَ رَقْمَ هَاتِفِ الْمُدِيْرِ؟ |
| ٢. يَدْخُلُوْنَ الطُّلَّابُ الْفَصْلَ قَبْلَ دُخُوْلِ الْمُدَرِّسِ. | يَدْخُلُ الطُّلَّابُ الْفَصْلَ قَبْلَ دُخُوْلِ الْمُدَرِّسِ. |
| ٣. الطَّبِيْبَاتُ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْمُسْتَشْفَىٰ فِيْ السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ. | الطَّبِيْبَاتُ يَخْرُجْنَ مِنَ الْمُسْتَشْفَىٰ فِيْ السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ. |
| ٤. يَجْلِسْنَ الطَّالِبَاتُ الْجُدُدُ فِيْ الصَّفِّ الأَخِيْرَةِ. | تَجْلِسُ الطَّالِبَاتُ الْجُدُدُ فِيْ الصَّفِّ الأَخِيْرَةِ. |
| ٥. أَيْنَ تَذْهَبْنَ يَا اِخْوَانُ؟ | أَيْنَ تَذْهَبُوْنَ يَا اِخْوَانُ؟ |
| ٦. أُخْتِي يَدْرُسُ فِيْ الْمَدْرَسَةِ الثَّانَوِيَّةِ. | أُخْتِي تَدْرُسُ فِي الْمَدْرَسَةِ الثَّانَوِيَّةِ. |
| ٧. مَاذَا تَكْتُبُوْنَ يَا بَنَاتِي؟ | مَاذَا تَكْتُبْنَ يَا بَنَاتِي؟ |

٨. مَاذَا تَأْكُلِيْنَ يَا عَبَّاسُ؟ — مَاذَا تَأْكُلُ يَا عَبَّاسُ؟

٩. نَحْنُ أَشْرَبُ الْقَهْوَةَ كُلَّ صَبَاحٍ. — نَحْنُ نَشْرَبُ الْقَهْوَةَ كُلَّ صَبَاحٍ.

١٠. سَتَرْجِعُ أَبِيْ مِنَ الرِّيَاضِ فِيْ الأُسْبُوْعِ الْقَادِمِ. — سَيَرْجِعُ أَبِي مِنَ الرِّيَاضِ فِي الأُسْبُوْعِ الْقَادِمِ.

٣ ـ تأمل ما يلي:

| | |
|---|---|
| يَذْهَبُ | ي – حرف المضارعة + ذَهَبَ + ضمير مستتر |
| يَذْهَبُوْنَ | ي – حرف المضارعة + ذَهَبَ + و – فاعل + ن – علامة الرفع |
| تَذْهَبُ | ت – حرف المضارعة + ذَهَبَ + ضمير مستتر |
| يَذْهَبْنَ | ي – حرف المضارعة + ذَهَبَ + ن – فاعل |
| تَذْهَبُ | ت – حرف المضارعة + ذَهَبَ + ضمير مستتر |
| تَذْهَبُوْنَ | ت – حرف المضارعة + ذَهَبَ + و – فاعل + ن – علامة الرفع |
| تَذْهَبِيْنَ | ت – حرف المضارعة + ذَهَبَ + ي – فاعل + ن – علامة الرفع |
| تَذْهَبْنَ | ت– حرف المضارعة + ذَهَبَ + ن – فاعل |
| أَذْهَبُ | أ – حرف المضارعة + ذَهَبَ + ضمير مستتر |
| نَذْهَبُ | ن– حرف المضارعة + ذَهَبَ + ضمير مستتر |

**الكلمات الجديدة**

| لفظ | معنى | لفظ | معنى |
|---|---|---|---|
| سَيَّارَةُ الْأُجْرَةِ | ٹیکسی | صَفٌّ (ج صُفُوْفٌ) | صف |
| أَخِيْرٌ | آخری | أُخْرىٰ | دوسری |

# چودھواں سبق

استاد : دروازے میں کون ہے؟

طالب علم: میں نیا طالب علم ہوں۔

استاد : داخل ہو جاؤ (اندر آجاؤ)۔۔۔تمہارا کیا نام ہے؟

طالب علم: میرا نام ہمایوں ہے۔

استاد : ہمایوں؟ آپ یہ نام کیسے لکھتے ہو؟ ذرا اس کاغذ پر لکھیئے۔

طلباء : استاد جی، یہاں بچھو ہے۔

استاد : کلاس میں بچھو! کہاں ہے؟

طلباء : استاد جی یہاں دیکھئے، وہ ہشام کے میز کے نیچے ہے۔

استاد : اے بھائیو اسے قتل کر دیجئے۔

طلباء : ہم کس چیز سے قتل کریں؟

استاد : اے ہشام اسے اپنے جوتے سے مار ڈالو۔۔۔کیا وہ مر گیا؟

طلباء : جی ہاں وہ مر گیا۔

استاد : اے میرے بیٹو بیٹھ جاؤ۔۔۔ اے علی سبق پڑھو۔

علی : پناہ چاہتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے۔ شروع کرتا ہوں اللہ کے

نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔﴿پڑھ اپنے پروردگار کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ پیدا کیا انسان کو لوتھڑے سے﴾ استاد جی میں نے یہ سورہ یاد کرلی، اب اس کے بعد میں کون سی سورہ یاد کروں۔

استاد : آپ سورۂ التین یاد کرو............اپنی یہ کاپی لواوراس پر سورۂ علق لکھو۔اے ابوبکر آپ اونگھ رہے ہو غسل خانہ جاؤاوراپنا چہرہ دھولو............اے عبداللہ کھڑکیاں کھولواسلئے کہ کمرہ تاریک ہےاور موسم (بھی) گرم ہے۔

..................

## تمارين

**١ ـــ أجب عن الأسئلة الآتية:**

| الأسئلة | الأجوبة |
|---|---|
| ١. مَا اسْمُ الطَّالِبِ الْجَدِيْدِ؟ | اِسْمُهُ هُمَايُوْنُ. |
| ٢. أيْنَ كَانَتِ الْعَقْرَبُ؟ | كَانَتِ الْعَقْرَبُ تَحْتَ مَكْتَبِ هِشَامٍ. |
| ٣. مَنِ الَّذِيْ قَتَلَهَا؟ | قَتَلَهَا هِشَامٌ. |
| ٤. بِمَا قَتَلَهَا؟ | قَتَلَهَا هِشَامٌ بِحَذَائِهِ. |
| ٥. أيُّ سُوْرَةٍ حَفِظَ عَلِيٌّ؟ | حَفِظَ عَلِيٌّ سُوْرَةَ الْعَلَقِ. |

**٢ ـ صحح ما يلي:**

| الجملة غير الصحيحة | الجملة الصحيحة |
|---|---|
| ١. قَالَ الْمُدَرِّسُ لِعَلِّيٍ: اُقْتُلِ الْعَقْرَبَ. | قَالَ الْمُدَرِّسُ لِهِشَامٍ: اُقْتُلِ الْعَقْرَبَ. |
| ٢. قَالَ الْمُدَرِّسُ لِهِشَامٍ: اِفْتَحِ النَّوَافِذَ. | قَالَ الْمُدَرِّسُ لِعَبْدِاللّٰهِ: اِفْتَحِ النَّوَافِذَ. |

٣. قَالَ الْمُدَرِّسُ لِهُمَايُوْنَ: اِذْهَبْ اِلَى الْحَمَّامِ وَاغْسِلْ يَدَيْکَ.

قَالَ الْمُدَرِّسُ لِأَبِيْ بَكْرٍ: اِذْهَبْ اِلَى الْحَمَّامِ وَاغْسِلْ وَجْهَکَ.

٤. قَالَ الْمُدَرِّسُ لِعَلِّي: اِحْفَظْ سُوْرَةَ النَّبَأِ.

قَالَ الْمُدَرِّسُ لِعَلِّي: اِحْفَظْ سُوْرَةَ التِّيْنِ.

## ٣ـ اقرأ ما لي:

**(أ) أَنْتَ تَكْتُبُ ــ تَكْتُبُ ــ كْتُبْ ــ أُكْتُبْ**

**أَنْتَ تَدْخُلُ ــ تَدْخُلُ ــ دْخُلْ ــ أُدْخُلْ**

١. أُخْرُجْ مِنَ الْفَصْلِ يَا بَشِيْرُ.

٢. أُكْتُبْ دَرْسَکَ يَاعَلِيُّ.

٣. أُسْجُدِ اللّٰهَ.

٤. أُنْظُرْ اِلَى ذَاکَ الْجَبَلِ.

٥. أُقْتُلْ هٰذِهِ الْحَيَّةَ يَا عَمِّي.

٦. أُدْخُلْ يَا حَامِدُ.

**(ب) أَنْتَ تَجْلِسُ ــ تَجْلِسُ ــ جْلِسْ ــ اِجْلِسْ.**

**أَنْتَ تَغْسِلُ ــ تَغْسِلُ ــ غْسِلْ ــ اِغْسِلْ.**

١. اِجْلِسْ هُنَا يَا بِلَالُ.

٢. اِغْسِلْ وَجْهَکَ.

٣. اِرْجِعْ بَعْدَ سَاعَةٍ.

٤. اِنْزِلْ مِنَ السَّيَّارَةِ يَا أَخِيْ.

٥. قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ: ﴿اِضْرِبْ بِعَصَاکَ الْحَجَرَ﴾

**(جـ) أَنْتَ تَذْهَبُ ــ تَذْهَبُ ــ ذْهَبْ ــ اِذْهَبْ.**

**أَنْتَ تَفْتَحُ ــ تَفْتَحُ ــ فْتَحْ ــ اِفْتَحْ.**

١. اِفْتَحْ كِتَابَکَ يَا اِبْرَاهِيْمُ.

٢. اِحْفَظْ دَرْسَکَ.

٣. اِقْرَأْ هٰذَا الدَّرْسَ.

٤. اِذْهَبْ اِلَی الْمَسْجِدِ.

٥. اِرْكَبْ دَرَّاجَتَکَ.

٦. اِلْعَبْ مَعَ اُخْتِکَ يَا اِسْمَاعِيْلُ.

٧. قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِي الْقُرْآنَ: ﴿اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِي خَلَقَ﴾

٨. قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لِمُوْسٰی عَلَيْهِ السَّلاَمِ:

﴿اِذْهَبْ اِلٰی فِرْعُوْنَ﴾ وَقَالَ: ﴿اِذْهَبْ أَنْتَ وَأَخُوْکَ﴾

٤ــ صغ الأمر من الأفعال الآتية:

| الماضي | المضارع | الأمر | |
|---|---|---|---|
| قَتَلَ | يَقْتُلُ | أُقْتُلْ | (توقتل کر) |
| عَلِمَ | يَعْلَمُ | اِعْلَمْ | (توجان لے) |
| ذَهَبَ | يَذْهَبُ | اِذْهَبْ | (توجا) |
| شَرِبَ | يَشْرَبُ | اِشْرَبْ | (توپی) |
| جَلَسَ | يَجْلِسُ | اِجْلِسْ | (توبیٹھ) |
| حَلَقَ | يَحْلِقُ | اِحْلِقْ | (توحجامت کر) |
| فَهِمَ | يَفْهَمُ | اِفْهَمْ | (توسمجھ) |
| كَسَرَ | يَكْسِرُ | اِكْسِرْ | (توتوڑ) |
| حَفِظَ | يَحْفَظُ | اِحْفَظْ | (تویادکر) |
| طَبَخَ | يَطْبُخُ | أُطْبُخْ | (توپکا) |
| سَجَدَ | يَسْجُدُ | أُسْجُدْ | (توسجدہ کر) |

| | | | |
|---|---|---|---|
| قَطَعَ | يَقْطَعُ | اِقْطَعْ | (تو کاٹ) |
| رَكَعَ | يَرْكَعُ | اِرْكَعْ | (تو جھک) |
| فَتَحَ | يَفْتَحُ | اِفْتَحْ | (تو کھول) |
| شَكَرَ | يَشْكُرُ | أُشْكُرْ | (تو شکرادا کر) |
| مَنَعَ | يَمْنَعُ | اِمْنَعْ | (تو منع کر) |
| سَمِعَ | يَسْمَعُ | اِسْمَعْ | (تو سن) |
| ضَحِكَ | يَضْحَكُ | اِضْحَكْ | (تو ہنس) |
| رَفَعَ | يَرْفَعُ | اِرْفَعْ | (تو بلند کر) |
| أَكَلَ | يَأْكُلُ | كُلْ | (تو کھا) |
| دَرَسَ | يَدْرُسُ | أُدْرُسْ | (تو پڑھ) |
| أَخَذَ | يَأْخُذُ | خُذْ | (تو لے) |

**٥ ـ تأمل ما يلي:**

أُكْتُبِ الدَّرْسَ. تو سبق لکھ۔

اِقْرَ الْقُرْآنَ. تو قرآن پڑھ۔

اِشْرَبِ الْقَهْوَةَ. تو کافی پی۔

اِلْعَبِ الآنَ. تو ابھی کھیل۔

أُكْتُبْ: يَا حَامِدُ أُكْتُبْ. لکھ: اے حامد لکھ۔

اِفْهَمْ: قالَ لِي أَبِي اِفْهَمْ. سمجھ: مجھ سے والد صاحب نے کہا، سمجھو۔

اِجْلِسْ: أُدْخُلْ وَاجْلِسْ. بیٹھ: اندر آجاؤ اور بیٹھو۔

**٦ ــ اقرأ ما يلي مراعيا نطق همزة الوصل، وقواعد نطق الحرف الساكن عندما يليه ' ل':**

(١) كُلْ وَاشْرَبْ.

(٢) اِقْرَأْ الدَّرْسَ وَافْهَمْهُ.

(٣) اِقْرَأْ وَاكْتُبْ.

(٤) أُخْرُجْ وَاكْتُبْ.

(٥) اِذْهَبِ الآنَ وَارْجِعْ بَعْدَ ثُلُثِ سَاعَةٍ.

(٦) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِيَحْيٰ عَلَيْهِ السَّلاَمِ: ﴿يَا يَحْيٰ خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ﴾.

(٧) وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِآدَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمِ: ﴿يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ﴾.

**٧ ــ اقرأ مايلي:**

يَا حَامِدُ اذْهَبْ. يَا اِخْوَانُ اذْهَبُوْا.

يَا آمِنَةُ اذْهَبِيْ. يَا أَخَوَاتُ اذْهَبْنَ.

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ: ﴿ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ (البقرة: الآية: ٢١)

وَقَالَ فِي سُوْرَةِ الْحَجِّ: ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (الحج: الآية: ٧٧)

**٨ ــ ضع في الفراغ فيما يلي فعل أمر مناسبا:**

(١) اِقْرَئِي الْقُرْآنَ يَا مَرْيَمُ.

(٢) يَا أَوْلَادُ كُلُوا الخُبْزَ وَاشْرَبُوا القَهْوَةَ.

(٣) أُخْرُجْ مِنَ الْفَصْلِ يَا مُوْسیٰ.

(۴) اِغْسِلْنَ وُجُوْهَكُنَّ وَأَيْدِيَكُنَّ بِالصَّابُوْنِ.

(۵) اِقْطَعِي اللَّحْمَ بِذَاكَ السِّكِّيْنِ الْحَادِّ يَا خَدِيْجَةُ.

(٦) يَا عَمَّارُ، مِنْدِيْلُكَ وَسِخٌ جِدًّا وَاغْسِلْهُ.

## الكلمات الجديدة

| لفظ | معنی | لفظ | معنی |
|---|---|---|---|
| عَقْرَبٌ (ج عَقَارِبُ) | بچھو | مُوْسَی | استرا |
| حِذَاءٌ (ج أَحْذِيَةٌ) | جوتا | مُظْلِمٌ | تاریک، اندھیرا |
| جَنَّةٌ (ج جَنَّاتٌ) | جنت | كَنَسَ ، يَكْنِسُ | جھاڑو دینا |
| نَعْسَانُ (مؤنث: نُعْسیٰ) | اونگھنے والا | نَظَرَ ، يَنْظُرُ | دیکھنا |
| كُوْبٌ (ج أَكْوَابٌ) | کپ | سَكَتَ ، يَسْكُتُ | خاموش رہنا، چپ رہنا |
| صَوْتٌ (ج أَصْوَاتٌ) | آواز | جَمَعَ ، يَجْمَعُ | جمع کرنا، اکٹھا کرنا |
| يَدٌ (ج أَيْدٍ/ الأَيْدِيْ) | ہاتھ | عَبَدَ ، يَعْبُدُ | عبادت کرنا |
| زَوْجٌ (للمذكر وللمؤنث) | شوہر | عَلِمَ ، يَعْلَمُ | جاننا |
| مِذْيَاعٌ | ریڈیو | مَنَعَ ، يَمْنَعُ | منع کرنا، روکنا |
| جَوٌّ | موسم | عَاذَ ، يَعُوْذُ | پناہ چاہنا |
| غَرِيْبٌ | اجنبی | قُوَّةٌ | طاقت |

# پندرھواں سبق

استاد : اے ابوبکر آپ کہاں جا رہے ہو؟

ابوبکر : میں پرنسپل صاحب کی طرف جا رہا ہوں۔

استاد : ابھی کلاس سے باہر مت جاؤ، سبق کے بعد ان کی طرف جانا۔

ہمایوں : استاد جی میں ایک نیا طالب علم ہوں، میں کہاں بیٹھوں؟ کیا میں یہاں آپ کے پاس بیٹھ جاؤں؟

استاد : نہیں، تم یہاں مت بیٹھو، یہ ہشام کی نشست ہے اور وہ آج غیر حاضر ہے۔ تم وہاں حامد کے پیچھے بیٹھ جاؤ۔

بشیر : استاد جی کیا میں یہ کاپی لے لوں؟

استاد : نہیں، اسے مت لو۔۔۔( کاپی پر دیکھتے ہوئے ) اے عبدالرحیم سرخ قلم سے جوابات مت لکھو، وہ ایک استاد ہی ہے جو سرخ قلم سے لکھتا ہے۔

فیصل : استاد جی یہ رسالہ دیکھیئے، یہ کتنا خوبصورت ہے!

استاد : اے فیصل کلاس میں رسالے مت پڑھو۔

فیصل : میں اس وقت رسالہ نہیں پڑھ رہا ہوں، میں تو صرف تصاویر ہی دیکھ رہا ہوں۔

حمزہ : استاد جی کیا میں دروازہ کھول دوں، گھنٹی بھی بجنے ہی والی ہے۔

استاد : نہیں، ابھی دروازہ مت کھولو۔

........................

**١ـ اقرأ ما يلي:**

**تَذْهَبُ: لاَ تَذْهَبْ. تَكْتُبُ: لاَ تَكْتُبْ.**

**تَشْرَبُ: لاَ تَشْرَبْ.**

**اقرأ و ترجم الجمل الآتية:**

| الجملة | الترجمة باللغة الأردية |
| --- | --- |
| ١. يَا مُوْسٰى أَنْتَ مَرِيْضٌ فَلاَ تَخْرُجْ مِنَ الْبَيْتِ وَ لاَ تَذْهَبْ اِلَى الْمَدْرَسَةِ وَلاَ تَلْعَبْ فِي الشَّارِعِ. | اے موسیٰ آپ بیمار ہو، لہٰذا گھر سے باہر مت جاؤ، اورنہ سکول جانا نہ ہی سڑک پر کھیلنا۔ |
| ٢. لاَ تَجْلِسْ فِي الطَّرِيْقِ. | راستے میں مت بیٹھو۔ |
| ٣. اِفْتَحِ النَّافِذَةَ وَلاَ تَفْتَحِ الْبَابَ. | کھڑکیاں کھولو، دروازہ نہیں۔ |
| ٤. لاَ تَضْحَكْ فِي الْفَصْلِ. | کلاس میں مت ہنسو۔ |
| ٥. لاَ تَأْكُلْ فِي الشَّارِعِ. | سڑک میں نہ کھاؤ۔ |
| ٦. لاَ تَحْلِقْ لِحْيَتَكَ. | اپنی داڑھی مت مونڈاؤ۔ |

| | |
|---|---|
| ٧. قَالَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامِ لِأَبِيْهِ: ﴿يَا أَبَتِ لاَ تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ﴾ كَمَا جَاءَ فِي سُوْرَةِ مَرْيَمَ. | ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد سے فرمایا: ﴿اے میرے ابا جان آپ شیطان کی عبادت مت کرو۔﴾ جیسا کہ سورۂ مریم میں آیا ہے۔ |

٢ ـ ادخل " لا الناهية " على الأفعال الآتية واضبط أواخرها:

| الفعل | دخـــــول لا الناهية عليه | الفعل | دخول لا الناهية عليه |
|---|---|---|---|
| تَدْخُلُ | لاَ تَدْخُلْ | تَسْمَعُ | لاَ تَسْمَعْ |
| تَنْزِلُ | لاَ تَنْزِلْ | تَقْتُلُ | لاَ تَقْتُلْ |
| تَأْخُذُ | لاَ تَأْخُذْ | تَقْطَعُ | لاَ تَقْطَعْ |
| تَرْكَبُ | لاَ تَرْكَبْ | تَرْفَعُ | لاَ تَرْفَعْ |

٣ـ تأمل ما يلي:

يَا أَحْمَدُ لاَ تَذْهَبْ. يَا اِخْوَانُ لاَ تَذْهَبُوا.

يَا مَرْيَمُ لاَ تَذْهَبِيْ. يَا أَخَوَاتُ لاَ تَذْهَبْنَ.

٤ـــ أكـمـل الـجمل الآتية بوضع فعل مضارع مناسب مسبوق بـ " لا الناهية " في الأماكن الخالية:

(١) يَا زَيْنَبُ لاَ تَفْتَحِيْ النَّافِذَةَ.

(٢) يَا أَيُّهَا النَّاسُ لاَ تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ.

(٣) يَا أَخَوَاتِيْ لاَ تَكْنِسْنَ غُرْفَتِيْ بِالْمِكْنَسَةِ الْقَدِيْمَةِ.

(۴) يَا بِنْتِيْ لاَ تَشْرَبِيْ مَاءً بَارِداً.

(۵) يَا أَبْنَائِيْ لاَ تَخْرُجُوا مِنَ الْفَصْلِ فِي أَثْنَاءِ الدَّرْسِ.

(٦) لاَ تَكْتُبْ عَلَى السَّبُّوْرَةِ يَا أَبَابَكْرٍ.

**۵ ـ تأمل ما يلي:**

**لا**

| لا النافية | لا الناهية |
|---|---|
| لِمَ لاَ تَأْكُلُ يَا أَخِيْ؟ | لاَ تَأْكُلْ هَذَا يَا أَخِيْ. |
| أَ لاَ تَذْهَبُ اِلَى الْمَلْعَبِ؟ | لاَ تَذْهَبْ اِلَى الْمَلْعَبِ. |

نوٹ: لائے نافیہ 'فعل مضارع' کے ساتھ خاص ہوتی ہے جبکہ لائے ناہیہ 'فعل نہی' کے ساتھ خاص ہوتی ہے۔

**٦ ـ تأمل الجمل الآتية:**

(أ)

(١) فَتَحَ زَكَرِيَا الْبَابَ وَكَادَ يَخْرُجُ.

(٢) قَالَ عُثْمَانُ لِلْمُدِيْرِ: رَفَعَ يُوْسُفُ يَدَهُ وَكَادَ يَضْرِبُنِيْ.

(٣) اِنْقَلَبَتْ سَيَّارَةُ حَامِدٍ وَكَادَ يَمُوْتُ.

(۴) ضَرَبَ طِفْلِيْ نَظَّارَتِيْ بِالْعَصَا وَكَادَ يَكْسِرُهَا.

(أ)

(١) السَّاعَةُ الآنَ الْوَاحِدَةُ، يَكَادُ الْمُدِيْرُ يَخْرُجُ.

(٢) يَكَادُ الْإمَامُ يرْكَعُ.

(٣) يَكَادُ الْجَرَسُ يَرِنُّ.

(٤) لِمَ ضَرَبْتَ هَذَا الْوَلَدَ يا عَلِيُّ؟ هُوَ كَادَ يَبْكِيْ.

٧ ــ تأمل ما يلي:

(١) فَتَحَ زَكَرِيَا الْبَابَ وَكَادَ يَخْرُجُ.

(٢) قَالَ عُثْمَانِ لِلْمُدِيْرِ: رَفَعَ يُوْسُفُ يَدَهُ وَكَادَ يَضْرِبُنِيْ.

٨ ــ تأمل ما يلي:

١. حَامِدٌ طَوِيْلٌ. حامد لمبا ہے

مَا أطْوَلَ حَامِداً! حامد کتنا لمبا ہے!

٢. هَذِهِ السَّيَّارَةُ جَمِيْلَةٌ. یہ گاڑی خوبصورت ہے۔

مَا أَجْمَلَ هَذِهَ السَّيَّارَةَ! یہ گاڑی کتنی خوبصورت ہے!

٣. هُوَ طَوِيْلٌ. وہ لمبا ہے۔

مَا أطْوَلَهُ! وہ کتنا لمبا ہے!

٤. هِيَ صَغِيْرَةٌ. وہ چھوٹی ہے۔

مَاأصْغَرَهَا! وہ کتنی چھوٹی ہے!

٩ ــ اكتب الجمل الآتية مستعملا "فعل التعجب":

١. اُنْظُرْ اِلَى هَؤُلاَءِ الطُّلَّابِ الْجُدُدِ. هُمْ كَثِيْرٌ. اُنْظُرْ اِلَى هَؤُلاءِ الطُّلَّابِ الْجُدُدِ. مَا أَكْثَرَهُمْ!

٢. أُنْظُرْ اِلَى هَذِهِ السَّيَّارَةِ. هِيَ جَمِيْلَةٌ. أُنْظُرْ اِلَى هَذِهِ السَّيَّارَةِ. مَا أَجْمَلَهَا!

٣. هُوَ فَقِيْرٌ. مَا أَفْقَرَهُ!

٤. أَرَأَيْتَ ذَاكَ الْبَيْتَ؟ هُوَ صَغِيْرٌ. أَرَأَيْتَ ذَاكَ الْبَيْتَ؟ مَا أَصْغَرَهُ!

### الكلمات الجديدة

| لفظ | معنى | لفظ | معنى |
|---|---|---|---|
| مَقْعَدٌ (ج مَقَاعِدُ) | سیٹ، نشست | كَذَبَ، يَكْذِبُ | جھوٹ بولنا |
| يَا أَبَتِ | اے میرے اباجان | اِنْقَلَبَ، يَنْقَلِبُ | پلٹنا |
| فِي أَثْنَاءِ | کے دوران | بَكَى، يَبْكِيْ | رونا |

# سولھواں سبق

والد : اے میرے بیٹو کیا آپ کو بازار سے کچھ چاہیے؟ میں اس وقت مسجد جا رہا ہوں،
اور نماز کے بعد بازار جاؤں گا۔

بیٹے : جی ہاں، ہم بہت سی چیزیں چاہتے ہیں۔

والد : اے عمر آپ کیا چاہتے ہو؟

عمر : میں ایک قلم چاہتا ہوں۔

والد : کیا تمہارے پاس قلم نہیں ہے؟

عمر : کیوں نہیں، میرے پاس نیلا قلم ہے۔ مجھے ایک لال قلم چاہیے۔

والد : اے عمرو آپ کیا چاہتے ہو؟

عمرو : مجھے ایک کاپی چاہیے۔

والد : کیا میں نے گذشتہ ہفتے آپ کے لئے کاپی نہیں خریدی تھی۔

عمرو : کیوں نہیں، لیکن وہ سطور کے بغیر تھی۔ مجھے ایک لکیر دار کاپی چاہیے۔

والد : اے ہشام آپ کیا چاہتے ہو؟

ہشام : مجھے ابھی کچھ نہیں چاہیے۔

والد : تمہارا بھائی حسین کہاں ہے؟

ہشام : وہ غسل خانہ میں ہے۔

والد : وہ کیا چاہتا ہے؟

ہشام : وہ مٹھائی چاہتا ہے۔

والد : اے بیٹیو! آپ کیا چاہتی ہیں؟

عائشہ : اے ابا جان آپ نے ایک ہفتہ پہلے میرے لئے ایک فائل خریدی تھی۔ مجھے ایک اور فائل چاہئے۔

والد : اے حفصہ آپ کیا چاہتی ہو؟

حفصہ : میں ایک تھیلا چاہتی ہوں۔

والد : کیا تمہارے پاس تھیلا نہیں ہے؟

حفصہ : کیوں نہیں، میرے پاس ایک سرخ تھیلا ہے۔ مجھے مزید ایک کالا تھیلا چاہیے۔

والد : اے سعاد آپ کو کیا چاہیے؟

سعاد : میرے پاس ایک چھوٹا سکیل ہے مجھے بڑا اسکیل چاہیے۔

والد : اے لیلیٰ تم کیا چاہتی ہو؟

لیلیٰ : مجھے ایک بڑے حروف والا قرآن کریم چاہیے۔

والد : اے سلمی کیا آپ کو کچھ نہیں چاہیے؟

سلمی : کیوں نہیں، مجھے ایک انگریزی اور ایک فرانسیسی ڈکشنری چاہیے۔

والد : تمہاری امی کیا چاہتی ہیں؟

سلمی : میں نہیں جانتی۔ کیا میں ان سے پوچھوں؟

والد : ہاں، ان سے پوچھو؟

سلمی : (باہر جاتی ہے پھر تھوڑی دیر کے بعد داخل ہوتی ہے) وہ کہتی ہیں کہ انہیں ایسا تین میٹر کپڑا چاہیے۔ اے ابا جان یہ نمونہ لیجئے۔

والد : اگر اللہ تعالی نے چاہا میں آپ کیلئے خرید وں گا۔

## تمارين

١ ـ أجب عن الأسئلة الآتية:

| الأسئلة | الأجوبة |
| --- | --- |
| ١. مَتَى يَذْهَبُ الأبُ اِلَى السُّوْقِ؟ | هُوَ يَذْهَبُ اِلَى السُّوْقِ بَعْدَ الصَّلاَةِ. |
| ٢. مَاذَا يُرِيْدُ الْحُسَيْنُ؟ | هُوَ يُرِيْدُ حَلاَوَى. |
| ٣. مَاذَا تُرِيْدُ سُعَادُ؟ | هِيَ تُرِيْدُ مِسْطَرَةً كَبِيْرَةً. |
| ٤. مَنِ الَّذِي يُرِيْدُ الْمِسْطَرَةَ؟ | سُعَادُ تُرِيْدُ الْمِسْطَرَةَ. |
| ٥. مَاذَا تُرِيْدُ الأُمُّ؟ | هِيَ تُرِيْدُ ثَلاَثَةَ أمْتَارٍ مِنَ الْقُمَاشِ. |

٢ ـ ضَعْ فِي الْفَرَاغِ فِيْمَا يَلِي الْفِعْلَ "يُرِيْدُ" بَعْدَ اِسْنَادِهِ اِلَى الضَّمَائِرِ الْمُنَاسَبَةِ:

(١) مَاذَا تُرِيْدُوْنَ يَا اِخْوَانُ؟

(٢) أُخْتِيْ تُرِيْدُ هَذَا الْقَلَمَ.

(٣) أَ تُرِيْدِيْنَ هَذِهِ الْمَجَلَّةَ يَا لَيْلَى؟

(٤) أنَا أُرِيْدُ أشْيَاءَ كَثِيْرَةً مِنَ السُّوْقِ.

(٥) مَاذَا تُرِدْنَ يَا أخَوَاتِيْ؟

(٦) نَحْنُ نُرِيْدُ مُصْحَفاً صَغِيْراً.

(٧) الْمُدَرِّسَاتُ يُرِدْنَ الطَّبَاشِيْرَ.

**٣ــ ضع في الفراغ فيما يلي مؤنث الأسماء الدالة على الألوان كما هو موضح في الأمثلة:**

| | |
|---|---|
| قَلَمٌ أَحْمَرُ | حَقِيْبَةٌ حَمْرَاءُ |
| شَعْرٌ أَسْوَدُ | لِحْيَةٌ سَوْدَاءُ |
| مِنْدِيْلٌ أَبْيَضُ | وَرَقَةٌ بَيْضَاءُ |
| مِلَفٌّ أَصْفَرُ | سَيَّارَةٌ صَفْرَاءُ |
| قَمِيْصٌ أَخْضَرُ | شَجَرَةٌ خَضْرَاءُ |
| رَجُلٌ أَسْمَرُ | اِمْرَأَةٌ سَمْرَاءُ |

**٤ــ ضع في الفراغ فيما يلي كلمة تدل على " لون " مناسب:**

(١) شَعْرُ رَأْسِكَ أَسْوَدُ وَ لِحْيَتُكَ بَيْضَاءُ.

(٢) حَقِيْبَتِيْ سَوْدَاءُ.

(٣) هَاتِ قَلَمًا أَحْمَرَ وَوَرَقَةً صَفْرَاءَ.

(٤) نَحْنُ نَكْتُبُ بِالْقَلَمِ الْأَزْرَقِ وَالْمُدَرِّسُ يَكْتُبُ بِالْقَلَمِ الأَحْمَرِ.

(٥) سَيَّارَتِيْ حَمْرَاءُ وَ سَيَّارَةُ زَمِيْلِيْ سَوْدَاءُ.

**٥ ــ تأمل ما يلي:**

خالدٌ ، حامدٌ ، عليٌّ ، هشامٌ. (یہ تمام اسماء منصرف ہیں)

عُمَرُ ، زُفَرُ ، هُبَلُ ، زُحَلُ. ( فُعَلُ وزن پر آنے والے یہ اسماء غیر منصرف ہیں )

هُبَلُ : جاہلیت میں ایک بت کا نام تھا۔

زُحَلُ : ایک مشہور سیارہ کا نام ہے۔

زُفَرُ : ایک مشہور نام ہے۔

**٦ ـ تأمل ما يلي:**

(أ)

(١) هَذَا الطَّالِبُ اسْمُهُ عَمْرٌو. (٢) أيْنَ عَمْرٌو؟

(٣) ضَرَبَ عَمْرٌو عُمَراً. (٤) عَمْرٌو طَالِبٌ جَدِيْدٌ.

(ب)

(١) أرَأيْتَ عُمَراً؟

(٢) سَألَ الْمُدَرِّسُ عُمَراً أسْئِلَةً كَثِيْرَةً.

(٣) ضَرَبَ عُمَرُ عَمْراً.

(ج)

(١) هَذَا كِتَابُ عَمْرٍو.

(٢) لِمَنْ هَذَا الْقَلَمَ؟ هُوَ لِعَمرٍو.

(٣) لَعِبتُ مَعَ عَمْرٍو.

لفظ عَمْرٌو میں لکھا جانے والا واو پڑھا نہیں جائے گا یہ (عمرو) اور (عمر) کے درمیان فرق کرنے کے لئے لکھا جاتا ہے ان کی اعرابی حالت یوں ہوگی۔

| حالت رفعی | حالت نصبی | حالت جری |
| --- | --- | --- |
| عَمْرٌو | عَمْراً | عمرٍو |
| عُمَرُ | عُمَرَ | عُمَرَ |

**٧ـ اقرأ ما يلي:**

(أ)

(١) خَرَجَ مِنَ الْفَصْلِ حَمْزَةُ وَطَالِبٌ آخَرُ.

(کلاس سے حمزہ اور ایک دوسرا طالب علم نکلا)

(٢) هَذَا بَيْتُنَا وَلَنَا بَيْتٌ آخَرُ.

(٣) دَخَلَ الْمَكْتَبَةَ قَبْلَ قَلِيْلٍ الْمُدِيْرُ وَرَجُلٌ آخَرُ لاَ أَعْرِفُهُ.

(٤) رَأَيْتُ فِي الْمَطَارِ مُدَرِّسَنَا وَ مُدَرِّساً آخَرَ.

(ب)

(١) سَأَحْفَظُ الْيَوْمَ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ وَ سُوْرَةً أُخْرىٰ.

(میں آج سورۂ الرحمٰن اور ایک دوسری سورہ یاد کروں گا)

(٢) غَابَتْ أَمْسِ حَفْصَةُ وَ طَالِبَةٌ أُخْرىٰ.

(٣) رَأَيْتُ فِي الْمَكْتَبَةِ لَيْلٰى وَ طَالِبَةً أُخْرىٰ.

**٨ـ تأمل المثال، ثم أكمل الجمل الآتية بوضع "ذو" أو"ذا" في الفراغ:**

عِنْدِيْ دَفْتَرٌ ذُوْ وَرَقٍ مُسَطَّرٍ. هَذَا مُصْحَفٌ ذُوْ حَرْفٍ كَبِيْرٍ.

اِشْتَرَيْتُ دَفْتَراً ذَا وَرَقٍ مُسَطَّرٍ. أُرِيْدُ مُصْحَفاً ذَا حَرْفٍ كَبِيْرٍ.

(١) عِنْدِيْ دَفْتَرٌ ذُوْ غِلافٍ جَمِيْلٍ.

(٢) أُرِيْدُ دَفْتراً ذَا غِلافٍ أَخْضَرَ.

(٣) رَأَيْتُ مَعَ الْمُدِيْرِ رَجُلاً ذَا لِحْيَةٍ بَيْضَاءَ.

(٤) أَسْأَلُ ذَاكَ الرَّجُلَ ذَا الْقَمِيْصِ الأَصْفَرِ.

(٥) لِمَنْ ذَاكَ الْبَيْتُ ذُو النَّوافِذِ الضَّيِّقَةِ.

(٦) عِنْدِيْ مُعْجَمٌ ذُو صُوَرٍ مُلَوَّنَةٍ.

(٧) رَأَيْتُ مَسْجِداً ذَا مَنَارَةٍ وَاحِدَةٍ.

**٩ـ تأمل الأمثلة الآتية لـ " ما الموصولة ":**

مَاذَا تَأْكُلُ يَا عَلِيُّ؟ آكُلُ مَا تَأْكُلُ. (أي الشئي الذي تأكل)

(١) مَاذَا تَشْرَبُ يَا أَبَا بَكْرٍ؟ أَشْرَبُ مَا تَشْرَبُ.

(٢) اِفْهَمْ مَا تَقُوْلُ.

(٣) أُكْتُبْ مَا سَمِعْتَ الْيَوْمَ فِي الْفَصْلِ.

(٤) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي سُوْرَةِ الصَّفِّ:

﴿لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لاَ تَفْعَلُوْنَ﴾

(٥) وَقَالَ تَعَالٰى فِي سُوْرَةِ الْكَافِرُوْنَ:

﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ. لاَ أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ﴾

(٦) وَقَالَ تَعَالٰى فِي سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ:

﴿سَنَكْتُبُ مَا قَالُوا...﴾

**١٠ـ تأمل ما يلي:**

**(١) مَا النَّافِيَّةُ : مَا عِنْدِي كِتَابٌ. مَا فَهِمْتُ الدَّرْسَ. مَا أَدْرِيْ.**

**(٢) مَا الِاسْتَفْهَامِيَّةُ : مَا هَذَا؟ مَا اسْمُکَ؟ مَاذَا تَکْتُبُ؟**

**(٣) مَا المَوْصُوْلَةُ : آکُلُ مَا تَأْکُلُ. سَأَشْتَرِيْ مَا تُرِيْدُ.**

**لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لاَ تَفْعَلُوْنَ؟**

**١١ـ تأمل ما يلي:**

**" غَيْرُ " : هَذَا الْوَرَقُ مَسَطَّرٌ، وَهَذَا الْوَرَقُ غَيْرُ مُسَطَّرٍ.**

**هَذَا الْخُبْزُ صَحِيْحٌ. وَ هَذَا الْخُبْزُ غَيْرُ صَحِيْحٍ.**

**الکلمات الجديدة**

| لفظ | معنى |
|---|---|
| مُصْحَفٌ ( ج مَصَاحِفُ) | قرآن مجید کانسخہ |
| ضَيِّقٌ | تنگ |
| صَفٌّ (صُفُوْفٌ) | قطار، صف |
| آخَرُ (المؤنث: أُخْرَى) | دوسرا، (مؤنث: دوسری) |
| حَلْوَى ( ج حَلاَوَى) | مٹھائی |
| أَسْمَرُ (للمؤنث: سَمْرَاءُ) | گندمی مرد ( گندمی عورت ) |
| قُمَاشٌ ( ج أَقْمِشَةُ) | کپڑا |
| مُسَطَّرٌ | سطروں والا، لکیر دار |

| | |
|---|---|
| نَمُوْذَجٌ ( ج نَمَاذِجُ) | مثال،نمونہ |
| غَابَ، يَغِيْبُ | غائب ہونا،غیر حاضر ہونا |
| صُوْرَةٌ ( ج صُوَرٌ) | تصویر، صورت |
| اِشْتَرَى ، يَشْتَرِي | خریدنا |

# سترہواں سبق

استاد : اے عمار آپ کلاس سے کیوں نکلے تھے؟

عمار : میں پانی پینے کے لئے نکلا تھا۔

استاد : اور یاسر آپ کے ساتھ کیوں نکلا تھا؟

عمار : وہ اپنا چہرہ دھونے کے لئے نکلا تھا۔

ہمایوں : استاد جی میں یہاں آپ کے سامنے بیٹھنا چاہتا ہوں۔ میرا ڈیسک (نشست) آپ سے دور ہے۔ اور میں وہاں سے نہیں دیکھ پا رہا ہوں جو آپ بلیک بورڈ پر لکھتے ہیں۔

استاد : تمہارے لئے ابھی یہاں بیٹھنا ممکن ہے۔ یہ حمزہ کی نشست ہے اور وہ ایک ہفتے سے غائب ہے............ اے میرے بچو سنو، ایک ماہ بعد گرمی کی چھٹیاں پڑنے والی ہیں۔ تم ان چھٹیوں میں کہاں کہاں جانا چاہو گے؟

کچھ طلباء: ہم اپنے اپنے ملک جانا چاہتے ہیں۔

استاد : اے ہاشم تم کہاں جانا چاہتے ہو؟

ہاشم : میں مصر جانا چاہتا ہوں۔

استاد : تم مصر کیوں جانا چاہتے ہو؟

ہاشم : میں مصر اپنے بھائی سے ملنے جاؤں گا جو وہاں از ہر یونیورسٹی میں پڑھتا ہے۔

استاد : اے یوسف تم کہاں جانا چاہتے ہو؟

یوسف : میں لندن جانا چاہتا ہوں۔

استاد : کیا تم اپنے ملک نہیں جانا چاہتے؟

یوسف : جی ہاں، میں اس سال اپنے ملک نہیں جانا چاہتا ہوں۔ میں لندن جانا چاہتا ہوں تا کہ وہاں انگریزی زبان پڑھوں۔

استاد : کیا تمہارے لئے اپنے ملک میں انگریزی زبان پڑھنا ممکن نہیں؟

یوسف : جی ہاں، وہ میرے لئے ممکن نہیں، کیوں کہ میرے ہم وطن لوگ فرانسیسی زبان پڑھتے ہیں انگریزی زبان نہیں پڑھتے ہیں۔

استاد : اے مروان آپ اگلے سال کس کالج میں پڑھنا چاہتے ہو؟

مروان : میں لاء کالج میں پڑھنا چاہتا ہوں۔

استاد : اے موسیٰ آپ کس کالج میں پڑھنا چاہتے ہو؟

موسیٰ : اگلے سال یونیورسٹی میں پڑھنا میرے لئے ممکن نہیں، کیونکہ میں بیمار ہوں اور میں علاج کے لئے ریاست ہائے متحدہ جانا چاہتا ہوں۔

استاد : اللہ تعالیٰ آپ کو شفاء بخشے۔

عمرو : استاد جی، گھنٹی بجنے والی ہے، میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمیں دوسرے طلباء سے پہلے نکلنے کی اجازت دے دیں۔

استاد : تین منٹ بچے ہیں، اب آپ کے لئے نکلنا ممکن ہے۔ آہستہ آہستہ نکلو۔

# تمارين

**١ ـ أجب عن الأسئلة الآتية:**

| الأسئلة | الأجوبة |
|---|---|
| ١. لِمَاذَا خَرَجَ عَمَّارٌ وَ يَاسِرٌ مِنَ الْفَصْلِ؟ | خَرَجَ عَمَّارٌ لِيَشْرَبَ الْمَاءَ، وَخَرَجَ يَاسِرٌ لِيَغْسِلَ وَجْهَهُ. |
| ٢. أَيْنَ يُرِيْدُ هَاشِمٌ أَنْ يَذْهَبَ فِي عُطْلَةِ الصَّيْفِ؟ | يُرِيْدُ هَاشِمٌ أَنْ يَذْهَبَ اِلَى مَصْرَ لِأَزُوْرَ أَخَاهُ فِي عُطْلَةِ الصَّيْفِ. |
| ٣. لِمَاذَا يُرِيْدُ يُوْسُفُ أَنْ يَذْهَبَ اِلَى لَنْدَنَ؟ | يُرِيْدُ يُوْسُفُ أَنْ يَذْهَبَ اِلَى لَنْدَنَ لِيَدْرُسَ اللُّغَةَ الِانْكِلِيْزِيَّةَ هُنَاكَ |
| ٤. فِي أَيِّ كُلِّيَةٍ يُرِيْدُ مَرْوَانُ أَنْ يَدْرُسَ؟ | هُوَ يُرِيْدُ أَنْ يَدْرُسَ فِي كُلِّيَةِ الشَّرِيْعَةِ. |

**٢ ـ أجب عن الأسئلة الآتية مستعملا "أن":**

| الأسئلة | الأجوبة |
|---|---|
| ١. أَيْنَ تُرِيْدُ أَنْ تَذْهَبَ فِي عُطْلَةِ الصَّيْفِ؟ | أُرِيْدُ أَنْ أَذْهَبَ فِي عُطْلَةِ الصَّيْفِ اِلَى بَنْجَابَ لأَزُوْرَ أَخِي. |
| ٢. لِمَ تُرِيْدُ أَنْ تَدْرُسَ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ؟ | أُرِيْدُ أَنْ أَدْرُسَ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ لأَفْهَمَ الْقُرْآنَ ، وَالأَحَادِيْثَ النَّبَوِيَّةَ. |
| ٣. مِنْ أَيِّ اِذَاعَةٍ تُرِيْدُ أَنْ تَسْمَعَ الأَخْبَارَ؟ | أَسْمَعُ الأَخْبَارَمِنْ اِذَاعَةِ كَشْمِيْرَ ، وَ مِنْ اِذَاعَةِ لَنْدَنَ. |

| | |
|---|---|
| ٤. لِمَ تُرِيْدُ أَنْ تَذْهَبَ اِلَى الطَّبِيْبِ؟ | أَنَا أُرِيْدُ أَنْ أَذْهَبَ اِلَى الطَّبِيْبِ لأَنَّنِيْ مَرِيْضٌ. |
| ٥. مَاذَا تُرِيْدُ أَنْ تَأْكُلُ فِي الْعَشَاءِ؟ | أَنَا أُرِيْدُ أَنْ آكُلَ اللَّحْمَ وَالْعَدَسَ وَالأَرُزَّ فِي الْعَشَاءِ. |

**٣ـ أجب عن الأسئلة الآتية مستعملا " لام التعليل ":**

| الأسئلة | الأجوبة |
|---|---|
| ١. لِمَ دَخَلْتُمُ الْمَطْعَمَ؟ | دَخَلْنَا الْمَطْعَمَ لِنَشْرَبَ الشَّايَ وَ الْقَهْوَةَ. |
| ٢. لِمَ خَرَجْتَ مِنَ الْمَدْرَسَةِ؟ | خَرَجْتُ مِنَ الْمَدْرَسَةِ لأَشْتَرِي أَقْلامًا ، وَ كُتُباً. |
| ٣. لِمَ ذَهَبْتَ اِلَى قَرْيَتِكَ يَوْمَ الْجُمْعَةِ؟ | ذَهَبْتُ اِلَى قَرْيَتِيْ لأَزُوْرَ أَبَوَيَّ يَوْمَ الْجُمْعَةِ. |
| ٤. لِمَ ذَهَبْتُنَّ اِلَى الْمَكْتَبَةِ يا أَخَوَاتُ؟ | ذَهَبْنَا اِلَى الْمَكْتَبَةِ لِنَقْرأَ الْمَجلاَّتِ. |
| ٥. لِمَ تَذْهَبُ اِلَى مَكْتَبِ الْبَرِيْدِ الآنَ؟ | أَذْهَبُ اِلَى مَكْتَبِ الْبَرِيْدِ الآنَ لآخُذَ الْبَرْقِيَّةَ. |

**٤ـ تأمل ما يلي:**

(١) لاَ يُمْكِنُكَ (لاَ يُمْكِنُ) أَنْ تَجْلِسَ هُنَا، هَذَا مَقْعَدُ عُثْمَانَ.

(٢) يُمْكِنُكَ (يُمْكِنُ) أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْفَصْلِ الآنَ، يُمْكِنُكَ الْخُرُوْجَ مِنَ الْفَصْلِ لآنَ.

(٣) أَ يُمْكِنُنِيْ (أَ يُمْكِنُ) أَنْ آخُذَ هَذِهِ الْمَجَلَّةَ اِلَى الْبَيْتِ؟

(٤) أَبِيْ مَرِيْضٌ جِدّاً. لاَ يُمْكِنُهُ أَنْ يَذْهَبَ اِلَى الْمَصْنَعِ.

(۵) هَذَا يُمْكِنُ وَ هَذَا لاَ يُمْكِنُ.

**۵ ــ تأمل الأمثلة لــ " مُنْذُ ":**

( ا ) مَا رَأَيْتُ مُحَمَّداً مُنْذُ يَوْمِ الْجُمْعَةِ.

(۲) هُوَ غَائِبٌ مُنْذُ أُسْبُوْعٍ.

(۳) نَسْكُنُ فِي هَذَا الْبَيْتِ مُنْذُ سَنَةٍ.

(۴) هُوَ مَرِيْضٌ مُنْذُ رُجُوْعِهِ مِنْ بَلَدِهِ.

**٦ ــ تأمل ما يلي:**

( ا ) أَرْجُوْ أَنْ تَسْمَحَ لِي بِالْجُلُوْسِ هُنَا.

(۲) أَرْجُوْ أَنْ تَسْمَحَ لَهُ بِالْخُرُوْجِ.

(۳) أَرْجُوْ أَنْ تَسْمَحَ لَنَا بِالدُّخُوْلِ.

(۴) أَرْجُوْ أَنْ تَسْمَحَ لِحَامِدٍ بِزِيَارَتِک.

**۷ ــ هذه أسماء السنة:**

ا. الشِّتَاءُ موسم سرما

۲. الرَّبِيْعُ موسم بہار

۳. الصَّيْفُ موسم گرما

۴. الخَرِيْفُ موسم خزاں

**الكلمات الجديدة**

| لفظ | معنی |
| --- | --- |

| | |
|---|---|
| عُطْلَةٌ | چھٹی |
| عِلاَجٌ | علاج |
| العَامُ الْمُقْبِلُ | اگلا سال |
| سَمَحَ ، يَسْمَحُ | اجازت چاہنا |
| الذُّبَابُ ( ج ذُبَانٌ) | مکھی |
| زَارَ ، يَزُوْرُ | زیارت کرنا، ملاقات کرنا |
| مِصْرُ | مصر (ایک ملک کا نام) |
| بَدَأَ ، يَبْدَأُ | شروع کرنا |
| هُدُوْءٌ (بِهُدُوْءٍ) | سکون (سکون سے) |
| أَمْكَنَ ، يُمْكِنُ | ممکن ہونا |
| اِعْلاَنٌ | اعلان |
| بَقِيَ ، يَبْقَى | بچنا، باقی رہنا |
| أَهْلٌ | والے، لوگ |
| بَصَقَ ، يَبْصُقُ | تھوکنا |
| ظَرْفٌ ( ج ظُرُوْفٌ) | لفافہ |
| رَجَا ، يَرْجُوْ | درخواست کرنا |
| ضَوْضَاءُ | شوروغل |
| أَرْجُوْ | میں درخواست کرتا ہوں |
| عَشَاءٌ | رات کا کھانا |
| هَوَاءٌ | ہوا |

# الواحدة الثانية

## Unit - II

# القرءة الراشدة

## Following Lessons

١. كيف أقضي يومي

٢. من يمنعك مني

٣. ماذا تحب أن تكون

٤. بر الوالدين

# پہلا سبق

# كيف أقضي يومي

## (میں اپنا دن کیسے گزارتا ہوں)

میں رات جلدی سو جاتا ہوں اور صبح جلدی اٹھتا ہوں۔ میں اللہ کے نام اور اس کی یاد پر بیدار ہوتا ہوں۔ میں نماز کے لئے تیار ہوتا ہوں پھر اپنے والد صاحب کے ساتھ مسجد جاتا ہوں۔ اور مسجد میرے گھر کے قریب ہی ہے۔ میں وضو کرتا ہوں اور باجماعت نماز ادا کرتا ہوں۔ گھر واپس آتا ہوں اور قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہوں۔ پھر میں باغ کی طرف نکلتا ہوں اور (وہاں) دوڑتا ہوں۔ گھر واپس آتا ہوں، دودھ پیتا ہوں اور سکول جانے کی تیاری کرتا ہوں۔ اور اگر گرمی کے دن ہوں تو ناشتہ کرتا ہوں اگر سردی کے دن ہوں تو دوپہر کا کھانا کھاتا ہوں۔ اور وقت پر سکول پہنچتا ہوں۔

سکول میں چھ گھنٹے گذارتا ہوں، شوق اور دلچسپی سے اسباق سنتا ہوں اور ادب وسکون سے بیٹھتا ہوں۔ یہاں تک کہ وقت (سکول کا) ختم نہ ہو جائے اور گھنٹی نہ بجا دی جائے۔ میں سکول سے نکلتا ہوں اور گھر واپس آتا ہوں۔

نماز عصر سے نماز مغرب تک میں کچھ بھی نہیں پڑھتا ہوں۔ کچھ دنون میں میں گھر میں ہی رہتا ہوں اور کچھ دن میں بازار جاتا ہوں اور ضروریات خانہ خریدتا ہوں۔ اور کچھ دن میں اپنے والد صاحب، اپنے بھائی کے ساتھ اپنے رشتہ داروں کے ہاں جاتا ہوں اور اپنے بھائیوں اور دوستوں کے ساتھ کھیلتا

ہوں۔

میں رات کا کھانا اپنے والد صاحب اور اپنے بھائیوں کے ساتھ کھاتا ہوں اور اپنے اسباق یاد کرتا ہوں۔اور کل کے لئے مطالعہ کرتا ہوں اور سبق تیار کرتا ہوں اور لکھتا ہوں جس کا استاد نے حکم دیا ہوتا ہے۔عشاء کی نماز ادا کرتا ہوں اور تھوڑا بہت پڑھ لیتا ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ کے نام اور اس کے ذکر (کرنے) پر سو جاتا ہوں۔

یہ میری روزانہ کی عادت ہے جس کی میں کبھی خلاف ورزی نہیں کرتا اور چھٹی کے دن بھی صبح سویرے اٹھتا ہوں، باجماعت نماز ادا کرتا ہوں، قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہوں۔اور میں اپنا دن کتاب کے مطالعہ، اپنے والدین اور بھائیوں کے ساتھ گفت وشنید، اپنے رشتہ داروں سے ملاقات، کسی مریض کی عیادت، کبھی کبھار گھر میں ہی اور کبھی کبھار باہر گھومنے میں گذارتا ہوں۔

.........................

## مشکل الفاظ

| لفظ | معنی |
|---|---|
| قَضَى، يَقْضِي | کام انجام دینا، پورا کرنا |
| مُبَكِّراً | جلدی کرنا۔عجلت سے کرنا |
| نَامَ ، يَنَامُ | سونا |
| بُسْتَانٌ ( ج بَسَاتِيْنُ) | باغ |
| اِسْتَيْقَظَ ، يَسْتَيْقَظُ | بیدار ہونا |

| | |
|---|---|
| مِيْعَادٌ (ج مَوَاعِيْدُ) | وقت |
| اِسْتَعَدَّ ، يَسْتَعِدُّ | تیار ہونا |
| نَشَاطٌ | مستعدی، چستی |
| تَوَضَّأَ ، يَتَوَضَّأُ | وضو کرنا |
| رَغْبَةٌ (ج رَغَبَاتٌ ) | خواہش،شوق |
| صَلَّى ، يُصَلِّي | نماز پڑھنا |
| جَرَسٌ (ج أَجْرَاسٌ) | گھنٹی |
| تَلاَ ، يَتْلُو | تلاوت کرنا |
| سَوْقٌ (ج أَسْوَاقٌ) | بازار |
| جَرَى ، يَجْرِي | دوڑنا |
| حَاجَةٌ (ج حَوَائِجُ) | ضرورت |
| ذَهَبَ ، يَذْهَبُ | جانا |
| قَرِيْبٌ ، (ج أَقْرِبَاءُ) | رشتہ دار |
| أَفْطَرَ، يُفْطِرُ | ناشتہ کرنا |
| أَخٌ (ج اِخْوَةٌ) | بھائی |
| تَغَدَّى ، يَتَغَدَّي | دوپہر کا کھانا کھانا |
| صَدِيْقٌ ، (ج أَصْدِقَاءُ) | دوست |
| مَكَثَ، يَمْكُثُ | گذارنا |

| | |
|---|---|
| مُحادَثَةٌ | آپس میں گفت وشنید کرنا |
| اِنْتَهَى ، يَنْتَهِي | انتہا کو پہنچنا، پورا ہونا |
| عِيادَةٌ | بیمار پرسی کرنا |
| اِشْتَرَى ، يَشْتَرِي | خریدنا |
| أحْيَاناً | کبھی کبھار |
| تَعَشَّى، يَتَعَشَّى | رات کا کھانا کھانا |
| دَائِماً | ہمیشہ |
| حَفِظَ ، يَحْفَظُ | یاد کرنا |
| تَأخِيْراً | دیر سے |
| خَالَفَ ، يُخَالِفُ | خلاف ورزی کرنا |
| صَبَاحاً | صبح سویرے |

# دوسرا سبق

# مَنْ يَمْنَعُکَ مِنّي

## (تم کو مجھ سے کون بچائے گا)

رسول اللہ ﷺ ایک غزوہ میں نکلے۔کیا آپ جانتے ہیں کہ غزوہ کیا ہوتا ہے؟

شاید آپ جانتے ہیں کہ مسلمان اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے مشرکین اور کفار سے جنگ لڑتے تھے اور شاید آپ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد (کرنے) کی فضیلت جانتے ہی ہوں گے۔اور نبی ﷺ کبھی مسلمانوں کے ساتھ (جہاد کیلئے) نکلتے تھے۔ اور کبھی کسی کام یا کسی ضرورت کے پیش نظر مدینہ منورہ میں ہی ٹھہرتے اور مسلمانوں کا لشکر روانہ فرماتے۔

لٰہذا غزوہ وہ ہوتا ہے جس میں رسول اللہ ﷺ بنفس نفیس اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے تشریف لے گئے ہوں۔

ہاں ،تو رسول اللہ ﷺ ایک غزوہ میں نکلے اور دوپہر کے وقت تشریف لائے۔گرمیوں کا موسم تھا تو رسول اللہ ﷺ نے چاہا کہ آپ (تھوڑا سا) آرام فرمائیں۔اور (عرب کے) بیابانوں میں سوائے درخت کے کوئی جگہ نہ تھی جہاں کوئی انسان آرام کر سکے۔

اور ملک عرب کے بیابانوں میں سوائے ببول کے پیڑ کے زیادہ درخت بھی (موجود) نہیں تھے۔تو رسول اللہ ﷺ ببول کے پیڑ کے نیچے تشریف لائے اور اس پیڑ کے ساتھ اپنی تلوار لٹکا دی اور لوگ بھی

ادھر ادھر (بکھر) ہو گئے اور سو گئے۔ اور رسول اللہ ﷺ اس پیڑ کے نیچے ہی سو گئے۔

ایک مشرک آیا اس حال میں کہ رسول اللہ کی تلوار نیام میں ہی اس ببول کے پیڑ کے ساتھ لٹکی ہوئی تھی۔ تو مشرک نے رسول اللہ ﷺ سے کہا اس حال میں کہ اس کے ہاتھ میں نیام سے تلوار نکال کر سونتی ہوئی تھی اور رسول اللہ ﷺ بیدار ہو گئے: آپ مجھ سے ڈرتے ہو؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہرگز نہیں۔

مشرک نے کہا: آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ (یعنی مجھے میرا اللہ بچائے گا)

تو شرک کے ہاتھ سے تلوار گر گئی، رسول اللہ ﷺ نے تلوار اٹھائی اور مشرک سے کہا: تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟

مشرک نے عرض کی: آپ بہتری کرنے والے ہو جائیں۔ (یعنی آپ میرے حق میں کوئی بہتر فیصلہ اختیار کریں)

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں؟

مشرک نے کہا: نہیں، لیکن میں آپ سے اس بات پر معاہدہ کرتا ہوں کہ نہ ہی میں آپ سے کبھی جنگ لڑوں گا اور نہ ہی ایسی قوم کا ساتھ دوں گا جو آپ سے جنگ لڑ رہی ہو۔

تو رسول اللہ ﷺ نے اس (مشرک) کا راستہ چھوڑ دیا۔

وہ مشرک اپنے دوستوں کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ میں آپ کے پاس انسانوں میں سب سے بہترین شخص کے پاس سے (ہو کر) آیا ہوں۔

# مشکل لفاظ

| لفظ | معنی |
| --- | --- |
| مَنَعَ ، يَمْنَعُ | روکنا، بچانا، منع کرنا |
| غَزْوَةٌ | لڑائی لڑنا |
| اِسْتَرَاحَ ، يَسْتَرِيْحُ | راحت حاصل کرنا |
| جِهَادٌ | پوری کوشش کرنا، جہاد کرنا |
| البَرِيَّةُ (ج بَرَايَا) | بیابان |
| مَصلِحَةٌ | فائدہ، ضرورت |
| السَّمُرُ ( ج أسْمُرْ) | ببول کا درخت |
| جُنْدٌ (ج جُنُوْدٌ) | لشکر، فوج |
| تَفَرَّقَ ، يَتفَرَّقُ | بکھرنا، ادھرادھر ہونا، پھیل جانا |
| الظَّهِيْرَةُ (ج ظَهَائِرُ ) | دوپہر |
| غِمْدٌ ( ج أغْمَدَةٌ) | نیام |
| بَلَدٌ ، بِلادٌ | ملک، شہر |
| سَلَّ ، يَسُلُّ | نیام سے تلوار نکالنا |
| مَسْلُوْلٌ | سونتی ہوئی، نکالی ہوئی |
| أخَذَ ، يُأخُذُ | لینا |
| عَاهَدَ ، يُعَاهِدُ | عہد کرنا |

## تیسرا سبق

# ماذا تحب أن تكون

## (تم کیا بننا پسند کرو گے)

ایک مرتبہ استاد نے کلاس میں طلباء سے ایک ایک کر کے پوچھا: آپ کیا بننا پسند کرو گے؟
اور کہا کہ ہر کوئی اپنا جواب دینے میں آزاد ہے لہٰذا نہ وہ (جواب دینے میں) ڈرے اور نہ شرمائے۔
احمد جو طلباء میں سب سے کم سن تھا نے کہا: میں ریل گاڑی کا ڈرائیور بننا چاہتا ہوں تا کہ میں ہمیشہ سواری کروں، مفت میں سفر کروں، اور سیر و تفریح کروں۔
عبدالرحمٰن نے کہا: ریل گاڑی کا ڈرائیور بڑی مشقت اور تپش و آگ میں رہتا ہے لیکن میں سمندری جہاز کا کپتان بننا چاہتا ہوں تا کہ میں سمندر کا سفر کروں، دور دراز ملکوں کا مفت میں دورہ کروں اور دنیا کے عجائبات دیکھوں۔
ابراہیم نے کہا: کپتان اور سمندری جہاز کو ہمیشہ غرقاب ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ لیکن میں ایک ڈاکٹر بننا چاہتا ہوں تا کہ میں لوگوں کو دوا دوں اور غرباء کو مفت دوا دوں (یعنی غریب لوگوں کا مفت میں علاج کروں) مخلوقِ خدا کی خدمت کروں، اپنی صحت کی حفاظت کروں اور امن و سکون سے زندگی بسر کروں۔
عبدالرحمٰن نے اسے جواب دیتے ہوئے کہا: یہ بات درست نہیں ہے۔ اس زمانے میں سمندری

جہاز خطرے میں نہیں ہیں اس زمانے میں سمندری جہاز ہمیشہ امن وسلامتی سے سفر کر رہے ہیں۔اس کے برعکس میں دیکھتا ہوں کہ ڈاکٹر حضرات خود بیمار پڑتے ہیں اور مرجاتے ہیں۔

ابراہیم نے اسے جواب دینا چاہا مگر استاد نے کہا یہ کوئی مناظرہ کا وقت نہیں ہے اور ابھی بہت سے طلباء بھی (اپنی خوائش کا اظہار کرنے کے لئے) باقی ہیں۔اور اے قاسم تم کیا کہہ رہے ہو؟

قاسم نے کہا: میں نہ ہی ڈرائیور، نہ ہی کپتان، اور نہ ہی ڈاکٹر بننا چاہتا ہوں، بلکہ میں ایک کسان بننا پسند کروں گا۔میں زراعت (کھیتی باڑی) کروں گا اور ہل جوتوں گا۔اور کوئی بھی شخص ایک کسان کی طرح عوام کی خدمت نہیں کر سکتا۔وہ صرف کسان ہی ہے جو غلے اور سبزی کی کاشت کرتا ہے اور لوگ اور چوپائے کھاتے ہیں۔

سلیمان نے کہا: میں تو ایک تاجر بننا چاہتا ہوں ایک بڑے بازار میں میری دوکان ہو لوگ وہاں آئیں اور خرید وفروخت کریں۔

حامد نے کہا: میں ایک ماہر کاریگر اور مؤجد بننا چاہتا ہوں تا کہ عجیب وغریب چیزیں بناؤں اور ایجاد کروں۔

خالد نے کہا: میں ایک طاقتور سپاہی بننا چاہتا ہوں تا کہ اللہ عزوجل کی راہ میں کفار اور مشرکین سے جہاد کر سکوں۔

عبدالکریم نے کہا: میں ایک بڑا مالدار شخص بننا چاہتا ہوں، جو پسند آئے پہنوں، جس چیز کی خوائش ہو کھاؤں، اور جہاں چاہوں سفر کروں۔ہمیشہ میرے پاس بے شمار دولت ہو اور میں ایک بڑے محل میں رہوں۔

بچے عبدالکریم کی بات پر ہنس پڑے اور وہ شرما گیا۔

محمد نے کہا: میں ایک عالم بننا پسند کرتا ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈروں اوراس کی عبادت کروں، لوگوں کو وعظ و نصیحت کروں، انہیں اچھے کام کرنے کا حکم دوں اور برائیوں سے روکوں اور انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈراؤں۔

استاد نے کہا: شاباش میرے بچو، میں تمہارے لئے توفیق اور کامیابی کی دعا کرتا ہوں لیکن تم مسلمان ہی رہو اور اللہ تعالیٰ کو اپنے اچھے اعمال سے خوش کرنا اور دین اسلام کو فائدہ پہنچانا، اور امت مسلمہ کی اپنے کار خیر سے خدمت کرنا۔

طلباء نے استاد سے کہا: استاد جی آپ عبدالکریم اوراس کے محل کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

استاد نے کہا: دولت اللہ کی (عطا کردہ) ایک نعمت ہے، جس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا واجب ہے اور وہ شخص بڑا خوش نصیب ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نوازہ اور اس شخص نے اپنی دولت میں سے خفیہ و اعلانیہ اللہ کی راہ میں خرچ کیا اور اس مال و دولت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی تلاش کرتا رہا، اور دین اسلام کی خدمت کرتا رہا۔ ''حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو اشخاص پر رشک (فخر) کیا جا سکتا ہے، ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نوازہ ہو اور اسے سچائی میں ہلاک کرنے پر قدرت دی ہو۔ دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت و دانائی سے سرفراز کیا ہو اور وہ اپنی اس دانائی کے ذریعے فیصلے صادر کرے اور (لوگوں کو) علم و دانشمندی سکھائے''۔ اور سیدنا عثمان اور سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف بھی تو مالدار تھے۔

عبدالکریم نے اپنا سر بلند کیا اور کہا: میں کوشش کروں گا کہ میں اپنے مال و متاع سے اسلام کی خدمت کروں اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کروں۔

........................

# مشکل الفاظ

| لفظ | معنی |
| --- | --- |
| اِسْتَحَى ، يَسْتَحِي | شرمانا |
| وَاحِداً ، وَاحِداً | ایک ایک کر کے |
| دَاوَى ، يُدَاوِي | علاج کرنا |
| حُرٌّ (ج أحْرَارٌ) | آزاد |
| زَرَعَ، يَزْرَعُ | بیج بونا، کاشت کرنا |
| سَائِقٌ | ڈرائیور |
| اِخْتَرَعَ، يَخْتَرِعُ | ایجاد کرنا، کوئی نئی چیز بنانا |
| مَجَّاناً | مفت |
| صَنَعَ ، يَصْنَعُ | بنانا، تیار کرنا، پیدا کرنا |
| رُبَّانٌ | سمندری جہاز کا کپتان |
| خَجِلَ ، يَخْجَلُ | شرمانا، شرمندہ ہونا |
| بَاخِرَةٌ (ج بَوَاخِرُ) | سمندری جہاز |
| وَعَظَ ، يَعِظُ | وعظ کرنا، نصیحت کرنا |
| حَبَّةٌ (ج حُبُوْبٌ) | دانہ، غلہ |
| حَذَّرَ ، يُحَذِّرُ | ڈرانا |

| | |
|---|---|
| دَابَةٌ (ج دَوَابٌ) | چوپائے، جانور، مویشی |
| مُخْتَرِعٌ | موٗجد،ایجاد کرنے والا |
| قَصْرٌ (ج قُصُوْرٌ) | محل |
| هَلَكَةٌ | ہلاک کرنا، مال صرف کرنا |
| النَّجَاحُ | کامیابی |

# چوتھا سبق

# بِرُّ الْوَالِدَیْنِ

(والدین کا فرمانبردار)

ایک شخص کے بوڑھے والدین اور چھوٹے چھوٹے بچے تھے۔اور وہ والدین کا فرمانبردار اور بچوں پر شفقت کرنے والا تھا۔

وہ روزانہ صبح سویرے چراگاہ جاتا اور مویشیوں کو چراتا تھا۔شام کو واپس آتا،مویشیوں کو دوہتا اور اپنے والدین اور چھوٹے بچوں کو پلاتا تھا۔

اس کے والدین اور چھوٹے بچے اس کی راہ دیکھتے رہتے تھے۔وہ سوتے نہیں تھے یہاں تک کہ وہ آ نہ جائے اور انہیں دودھ پلائے۔

ایک دفعہ وہ مویشیوں کے ساتھ چراگاہ کی طرف گیا اور درختوں اور چارے کی تلاش میں کافی دور نکل گیا اور اس دن اسے دیر ہوگئی،رات کا کافی حصہ گذر جانے کے بعد وہ گھر واپس آیا۔

اس کی ماں اور باپ کافی دیر تک انتظار کرتے رہے،اس کا باپ اور ماں بھوکے تھے،اور لمبا انتظار کرنے کے بعد وہ دونوں سو گئے۔وہ شخص واپس آیا،گھر میں داخل ہوا،اس نے پایا کہ اس کا بوڑھا باپ اور بوڑھی ماں سو گئے ہیں۔اس شخص نے افسوس کیا اور رنجیدہ ہوا،اور اپنی تاخیر پر شرمندہ ہوا اور کہا افسوس آج میں نے چراگاہ میں دیر کردی اور مویشیوں کے لئے درختوں اور چارے کی تلاش میں دور

نکل گیا یہاں تک کہ بزرگ (والد) اور ضعیف (والدہ) سو گئے ہیں۔

اس شخص نے تفکر کیا کہ کیا وہ بزرگ (والد) اور ضعیف (والدہ) کو جگائے ؟، بالآخر اس نے ان بزرگوں کو جگانا ناپسند کیا۔ اس کی بیوی اور اس کے بچے اس کا انتظار کر رہے تھے، وہ سب بھوکے تھے، اور اس سے انہوں نے دودھ مانگا۔ لیکن اس شخص نے اپنے والدین سے پہلے اپنی بیوی اور بچوں کر دودھ پلانا ناپسند کیا۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈر گیا اور کہا کہ میں تمہیں کیسے دودھ پلا سکتا ہوں جبکہ میں نے انہیں (والدین) کو نہیں پلایا۔ بے شک میں (ایسا کرنے پر) ظالموں میں سے ہو جاؤں گا۔

اس نے مویشیوں کو دوہا اور کھڑے کھڑے اپنے والدین کے بیدار ہونے کا انتظار کرنے لگا اور اس حال میں وہیں کھڑا رہا کہ پیالہ اس کے ہاتھوں میں تھا اور بچے اس کے پاؤں سے لپٹے رو رہے تھے اور چلا رہے تھے، لیکن اس شخص نے پیالے میں سے نہ ہی بچوں کو کچھ پلایا اور نہ ہی خود پیا اور پیالہ اپنے ہاتھوں میں رکھ کر کھڑے کھڑے رات گذار دی۔ فجر نمودار ہوئی اور اس کے والدین بیدار ہوئے تو اس نے انہیں دودھ کا پیالہ پیش کیا اور ان دونوں نے دودھ کا پیالہ نوش فرمایا۔ پھر اس کے بچوں نے دودھ پیا، اور اللہ تعالیٰ اس شخص سے راضی ہوا جو اپنے والدین کا فرمانبردار تھا، اللہ تعالیٰ اس نیک عمل سے خوش ہوا اور اسے قبول فرمایا۔

ایک دفعہ یہی فرمانبردار شخص رات میں کہیں چل رہا تھا، اس نے ایک غار دیکھا اور کہا کہ رات اسی غار میں ہی بسر کر لیتا ہوں، صبح نکل جاؤں گا۔ اور رات گذارنے کے لئے اس غار میں داخل ہوا۔ (اچانک) پہاڑ کی ایک چٹان لڑھک گئی اور اس نے غار کو بند کر دیا۔ تو اس نے اللہ تعالیٰ سے اسی نیک عمل کے وسیلے سے دعا کی اور عرض کیا، ''اے اللہ بے شک تو جانتا ہے کہ میں نے وہ (نیک عمل) تیری رضا جوئی کے لئے کیا تھا لہٰذا تو اس چٹان کو ہٹا دے'' تو اللہ تعالیٰ نے اس نیک شخص کی دعا قبول فرمائی اور اس کی مدد کی۔

# مشکل الفاظ

| لفظ | معنی |
|---|---|
| حَلَبَ ، یَحْلِبُ | دودھ دوہنا |
| بَرٌّ وَ بَارٌّ (ج أبْرَارٌ) | نیک،فرمابردار، صالح |
| حَزِنَ ، یَحْزَنُ | غم کرنا، اداس ہونا |
| المَرْعٰی ( ج مَرْعَاةٌ) | چراگاہ |
| قَدِمَ ، یَقْدَمُ | آنا، بڑھنا |
| عَلَفٌ (ج عُلُوْفٌ) | چارہ |
| رَقَدَ ، یَرْقُدُ | سونا |
| جَائِعٌ (ج جِیَاعٌ) | بھوکا |
| نَدِمَ ، یَنْدَمُ | شرمندہ ہونا |
| عَجُوْزٌ (ج عَجَائِزُ) | بڑھیا |
| أوْقَظَ ، یُوْقَظُ | جگانا |
| اِنْحَدَرَ ، یَنْحَدِرُ | لڑھکنا |
| کَرِهَ ، یَکْرَهُ | ناپسند کرنا |

| | |
|---|---|
| **سَدَّ ، يَسُدُّ** | بند کرنا |
| **بَکَی ، یَبْکِی** | رونا |
| **بِرٌّ** | نیکی، حسنِ سلوک، احسان |
| **صَاحَ ، يَصِيْحُ** | چیخنا، چلانا، رونا |
| **أسْقَى ، يُسْقِي** | پلانا |

# الوحدة الثالثة

## Unit - III

## Grammar

١ .  اِنَّ وَ أَخَوَاتُهَا

٢.  كَانَ وَأَخَوَاتَهَا

٣.  أسْمَاءُ الْخَمْسَةِ

٤.  الأَفْعَالُ الخَمْسَةُ

٥.  جَمْعُ الْمُذَكّرِ السَّالِمِ وَ اعْرَابَهُ

٦.  التَّثْنِيَّةُ وَ اعْرَابُهُ

٧.  اِسْمُ الْمَنْقُوْصِ وَاعْرَابُهُ

٨.  اِسْمُ الْمَقْصُوْرِ وَاعْرَابَهُ

# ۱. ان أخواتها

## (انّ اور اس کی بہنیں)

جملہ اسمیہ پر بعض قسم کے افعال اور حروف داخل ہوتے ہیں اور مبتدأ اور خبر کا اعراب تبدیل کر دیتے ہیں۔اس لئے ان کو نواسخ جملہ (جملہ کو منسوخ کرنے والے) کہتے ہیں نواسخ جملہ جب جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں تو مبتدأ کو اپنا اسم اور خبر کو اپنی خبر بنا لیتے ہیں۔

حروف مشبہ بالفعل چھ ہیں۔ انَّ، أنَّ ، کَـأَنَّ ، لَـكِنَّ ، لَيْتَ اور لَـعَلَّ ان کو حروف مشبہ بالفعل اس لئے کہتے ہیں کیونکہ ان میں فعل کے معنی پائے جاتے ہیں۔ یہ جملہ اسمیہ خبریہ پر داخل ہوتے ہیں مبتدأ کو نصب دیتے ہیں اور وہ ان کا اسم کہلاتا ہے اور خبر کو رفع دیتے ہیں اور وہ ان کی خبر کہلاتی ہے۔

(۱) انّ: (بے شک) یہ تأکید اور تحقیق کے لئے آتا ہے اور عموماً جملہ کے شروع یا 'قال' 'یقول' کے بعد استعمال ہوتا ہے۔

| جملہ اسمیہ خبریہ | 'انَّ' کا استعمال |
|---|---|
| ۱. الرَّجُلُ مَرِيْضٌ. | اِنَّ الرَّجُلَ مَرِيْضٌ. |
| ۲. الطَّالِبُ حَاضِرٌ. | اِنَّ الطَّالِبَ حَاضِرٌ. |
| ۳. البَابُ مَفْتُوْحٌ. | اِنَّ الْبَابَ مَفْتُوْحٌ. |
| ۴. الوَلَدُ مُجْتَهِدٌ. | اِنَّ الْوَلَدَ مُجْتَهِدٌ. |

(۲) أنَّ: (یہ کہ، کہ، بیشک) یہ بھی تأکید کے لئے آتا ہے مگر یہ جملہ کے درمیان میں استعمال ہوتا ہے

اورعام طور پراس کا ترجمہ ''کہ'' سے کرتے ہیں۔

| ’أنَّ‘ کا استعمال | جملہ اسمیہ خبریہ | |
|---|---|---|
| أظُنُّ أنَّ الْكُوْبَ جَدِيْدٌ. | الكُوْبُ جَدِيْدٌ. | ۱. |
| أعْرِفُ أنَّ الْكِتَابَ سَهْلٌ. | الكِتَابُ سَهْلٌ. | ۲. |
| بَلَغَنِيْ أنَّ الْقَلَمَ مَكْسُوْرٌ. | القَلَمُ مَكْسُوْرٌ. | ۳. |
| عَلِمْتُ أنَّ خَالِداً مَرِيْضٌ. | خَالِدٌ مَرِيْضٌ. | ۴. |

(۳) كَأنَّ: (گویا کہ،ایسا لگتا ہے کہ) ایک چیز کو اگر دوسری چیز کے مشابہ بتانا ہو تو (كَأنَّ) کا استعمال کیا جاتا ہے۔لیکن اگر اس کی خبر فعل، اسم مشتق، ظرف یا جار مجرور ہو تو شک وگمان کے لئے آتا ہے۔

| ’كَأن‘ کا استعمال | جملہ اسمیہ خبریہ | |
|---|---|---|
| كَأنَّ الْكِتَابَ أُسْتَاذٌ. | الكِتَابُ أُسْتَاذٌ. | ۱. |
| كَأنَّ مَحْمُوْداً أَسَدٌ فِي الشَّجَاعَةِ. | مَحْمُوْدٌ أَسَدٌ. | ۲. |
| كَأنَّ الْمَاءَ مِرْأةٌ. | المَاءُ مِرْأةٌ. | ۳. |
| كَأنَّ زَيْداً قَائِمٌ فِي الْبَيْتِ. | زَيْدٌ قَائِمٌ فِي الْبَيْتِ. | ۴. |

(۴) لَكِنَّ: (لیکن) یہ استدراک کے لئے آتا ہے۔یعنی پہلے جملہ میں سننے والے کو جو شبہ ہو سکتا ہے اسے دور کرنے کے لئے آتا ہے۔

| ’لَكِنَّ‘ کا استعمال | جملہ اسمیہ خبریہ | |
|---|---|---|
| البَيْتُ جَدِيْدٌ لَكِنَّ الأثَاثَ قَدِيْمٌ. | الأثَاثُ قَدِيْمٌ | ۱. |
| الوَلَدُ طَيِّبٌ لَكِنَّ الْبِنْتَ مَرِيْضَةٌ. | الْبِنْتُ مَرِيْضَةٌ. | ۲. |

٣. النَّوَافِذُ مُغْلَقَةٌ.     البَابُ مَفْتُوْحٌ لَكِنَّ النَّوَافِذَ مُغْلَقَةٌ.

٤. الجَوُّ حَارٌّ.     الهَوَاءُ نَقِيٌّ لَكِنَّ الجَوَّ حَارٌّ.

(۵) لَيْتَ :(کاش) یہ ایسی تمنا اور آرزو کے لئے آتا ہے جو نا ممکن ہو۔

| جملہ اسمیہ خبریہ | 'لَيْتَ' کا استعمال |
|---|---|
| ١. الطُّفُوْلِيَّةُ رَاجِعَةٌ. | لَيْتَ الطُّفُوْلِيَّةَ رَاجِعَةٌ. |
| ٢. العُطْلَةُ طَوِيْلَةٌ. | لَيْتَ الْعُطْلَةَ طَوِيْلَةٌ. |
| ٣. النَّفْطُ رَخِيْصٌ فِي الْهِنْدِ. | لَيْتَ النَّفْطَ رَخِيْصٌ فِي الْهِنْدِ. |
| ٤. الأُمُّ حَيَّةٌ. | لَيْتَ الأُمَّ حَيَّةٌ. |

(٦) لَعَلَّ : (شاید) یہ ایسے کام، تمنا یا آرزو کے لئے آتا ہے جو ممکن ہو۔

| جملہ اسمیہ | 'لَعَلَّ' کا استعمال |
|---|---|
| ١. اِلامْتِحَانُ سَهْلٌ. | لَعَلَّ اِلامْتِحَانَ سَهْلٌ. |
| ٢. المَنْزِلُ قَرِيْبٌ. | لَعَلَّ الْمَنْزِلَ قَرِيْبٌ. |
| ٣. الطِّفْلُ نَائِمٌ. | لَعَلَّ الطِّفْلَ نَائِمٌ. |
| ٤. المُدَرِّسُ حَاضِرٌ. | لَعَلَّ الْمُدَرِّسَ حَاضِرٌ. |

مندرجہ بالا مثالوں میں آپ نے دیکھا کہ جملہ اسمیہ خبریہ میں مبتدأ اور خبر دونوں مرفوع ہیں لیکن " اِنَّ " اور اس کی اُخوات کے دخول کے بعد مبتدأ جو اب " انَّ " کا اسم کہلاتا ہے اس کا اعراب منصوب ہو گیا ہے اور خبر بھی اب "اِنَّ " کی خبر کہلائے گی اگر چہ اس کا اعراب تبدیل نہیں ہوا ہے۔

# ٢ . كَانَ وَ أَخَوَاتُهَا

## کان اوراس کی بہنیں

أفعال ناقصہ:۔ افعال ناقصہ سترہ ہیں۔ كَانَ ، صَارَ، لَيْسَ، أصْبَحَ، أضْحىٰ، ظَلَّ، أمْسىٰ، بَاتَ، مَا فَتِئَ ، مَا دَامَ، مَاأنْفَكَّ، مَابَرِحَ، مَازَالَ، عَادَ، آضَ، اور غداً لیکن کثیر الاستعمال پہلے تیرہ ہیں۔

أفعال ناقصہ وہ فعل ہیں جو صرف فاعل کے ملنے سے جملہ نہیں بنتے بلکہ ان کے فاعل کی صفت بیان کرنے کی ضرورت رہتی ہے۔ یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں، مبتدأ کو رفع دیتے ہیں اور وہ ان کا اسم کہلاتا ہے اور خبر کو نصب دیتے ہیں اور وہ ان کی خبر کہلاتی ہے۔

(ا) كَــانَ : (تھا) خبر کو اس کے لئے گذشتہ زمانہ میں ثابت کرتا ہے اس کا استعمال اپنے فاعل کے مطابق ہوگا۔ عدد اور جنس کے اعتبار سے۔

| جملہ اسمیہ خبریہ | 'کَانَ' کا استعمال |
|---|---|
| ١. البَيْتُ نَظِيْفٌ. | كَانَ الْبَيْتُ نَظِيْفاً. |
| ٢. زَيْدٌ قَائِمٌ. | كَانَ زَيْدٌ قَائِماً. |
| ٣. الوَلَدُ نَائِمٌ. | كَانَ الْوَلَدُ نَائِماً. |
| ٤. الطَّبِيْبَةُ مُسْلِمَةٌ. | كَانَتِ الطَّبِيْبَةُ مُسْلِمَةً. |

(۲) صَـارَ: (ہوگیا) حالت کی تبدیلی بتانے کے لئے آتا ہے، یہ بھی عدد اور جنس کے اعتبار سے اپنے فاعل کے مطابق لایا جائے گا۔

| جملہ اسمیہ خبریہ | 'صَارَ' کا استعمال |
| --- | --- |
| ۱. الثَّوْبُ قَصِيْرٌ. | صَارَ الثَّوْبُ قَصِيْراً. |
| ۲. الرَّجُلُ مَرِيْضٌ. | صَارَ الرَّجُلُ مَرِيْضاً. |
| ۳. السَّاعَةُ رَخِيْصَةٌ. | صَارَتِ السَّاعَةُ رَخِيْصَةً. |

(۳) لَيْـسَ: (نہیں) زمانہ حال میں جملہ کے مضمون کی نفی کرتا ہے اور جب اس کی خبر پر 'بِـ' آئے تو وہ مجرور ہو جاتی ہے۔اس کا استعمال بھی عدد اور جنس کے اعتبار سے اپنے فاعل کے مطابق لایا جائے گا۔

| جملہ اسمیہ خبریہ | 'لَيْسَ' کا استعمال |
| --- | --- |
| ۱. الْأُسْتَاذُ حَاضِرٌ. | لَيْسَ الْأُسْتَاذُ حَاضِراً. |
| ۲. زَيْنَبُ طَبِيْبَةٌ. | لَيْسَتْ زَيْنَبُ طَبِيْبَةً. |
| ۳. حَامِدٌ كَاذِبٌ. | لَيْسَ حَامِدٌ بِكَاذِبٍ. |
| ۴. السَّبُّوْرَةُ مُعَلَّقَةٌ عَلَى الْجِدَارِ. | لَيْسَتِ السَّبُّوْرَةُ بِمُعَلَّقَةٍ عَلَى الْجِدَارِ. |

(۴) أَصْبَـحَ: (صبح کے وقت ہوا) جملہ کے مضمون کو صبح کے وقت سے متصل اور منصوب کرنے کے لئے آتا ہے۔اور کبھی یہ 'صَارَ' کے معنی دیتا ہے۔

| جملہ اسمیہ خبریہ | 'أَصْبَحَ' کا استعمال |
| --- | --- |
| ۱. زَيْدٌ نَائِمٌ. | أَصْبَحَ زَيْدٌ نَائِماً. |

۲. زَيْدٌ غَنِيٌّ. أَصْبَحَ زَيْدٌ غَنِيّاً.

دوسری مثال 'صَارَ' کے معنی میں ہے۔

(۵) أَضْحىٰ : (چاشت کے وقت ہوا) جملہ کے مضمون کو چاشت کے وقت سے متصل اور منصوب کرنے کے لئے آتا ہے، اور یہ بھی کبھی 'صَارَ' کے معنی دیتا ہے۔

| جملہ اسمیہ خبریہ | 'أَضْحىٰ' کا استعمال |
|---|---|
| ۱. حَامِدٌ قَائِمٌ. | أَضْحىٰ حَامِدٌ قَائِماً. |
| ۲. حَامِدٌ فَقِيْرٌ. | أَضْحىٰ حَامِدٌ فَقِيْراً. |

دوسری مثال 'صَارَ' کے معنی میں ہے۔

(۶) ظَلَّ : (دن میں ہوا) جملہ کے مضمون کو دن سے متصل اور منصوب کرنے کے لئے آتا ہے، اور یہ بھی کبھی 'صَارَ' کے معنی دیتا ہے۔

| جملہ اسمیہ خبریہ | 'ظَلَّ' کا استعمال |
|---|---|
| ۱. الرَّجُلُ عَامِلٌ. | ظَلَّ الرَّجُلُ عَامِلاً. |
| ۲. الرَّجُلُ مُهَنْدِسٌ. | ظَلَّ الرَّجُلُ مُهَنْدِساً. |

دوسری مثال 'صَارَ' کے معنی میں ہے۔

(۷) أَمْسىٰ : (شام کے وقت ہوا) جملہ کے مضمون کو شام سے متصل اور منصوب کرنے کے لئے آتا ہے، اور یہ بھی کبھی 'صَارَ' کے معنی دیتا ہے۔

| جملہ اسمیہ خبریہ | 'أَمْسىٰ' کا استعمال |
|---|---|
| ۱. زَيْدٌ قَارِئٌ. | أَمْسىٰ زَيْدٌ قَارِئاً. |

| | |
|---|---|
| ٢.  زَيْدٌ مُدَرِّسٌ. | أَمْسىٰ زَيْدٌ مُدَرِّساً |

دوسری مثال ' صارَ ' کے معنی میں ہے۔

(٨) بَـــاتَ : (رات میں ہوا) جملہ کے مضمون کورات کے وقت سے متصل اور منصوب کرنے کے لئے آتا ہے۔

| جملہ اسمیہ خبریہ | ' بَاتَ ' کا استعمال |
|---|---|
| ١.  مَحْمُوْدٌ مَرِيْضٌ. | بَاتَ مَحْمُوْدٌ مَرِيْضاً. |
| ٢.  الرَّجُلُ وَزِيْرٌ. | بَاتَ الرَّجُلُ وَزِيْراً. |

دوسری مثال ' صَارَ ' کے معنی میں ہے۔

(٩) مَا فَتِئَ (١٠) مَا زَالَ (١١) مَاأَنْفَکَّ اور (١٢) مَابَرِحَ یہ چاروں افعال خبر کے استمرار کے لئے آتے ہیں۔ اوران کا ما ' نافیہ' ہے۔

| جملہ اسمیہ خبریہ | ' مَا فَتِئَ ' کا استعمال |
|---|---|
| ١.  المَطَرُ نَازِلٌ. | مَا فَتِئَ الْمَطَرُ نَازِلاً. |
| ٢.  الوَلَدُ لاَعِبٌ. | مَا فَتِئَ الْوَلَدُ لاَعِباً. |

(١٠) مَا زَالَ

| جملہ اسمیہ خبریہ | ' مَا زَالَ ' کا استعمال |
|---|---|
| ١.  المَلِکُ عَادِلٌ. | مَا زَالَ الْمَلِکُ عَادِلاً. |
| ٢.  التَّاجِرُ رَابِحٌ. | مَا زَال التَّاجِرُ رَابِحاً. |

(١١) مَاأَنْفَکَّ

| جملہ اسمیہ خبریہ | ' مَاأنْفکَّ ' کا استعمال |
|---|---|
| ١. الرَّجُلُ مَرِيْضٌ. | مَاأنفکَّ الرَّجُلُ مَرِيْضاً. |
| ٢. الهَوَاءُ نَقِيٌّ. | مَاأنفکَّ الْهَوَاءُ نَقِيّاً |

(١٢) مَابَرِحَ

| جملہ اسمیہ خبریہ | 'مَابَرِحَ ' کا استعمال |
|---|---|
| ١. المَاءُ جَامِدٌ. | مَابَرِحَ الْمَاءُ جَامِداً |
| ٢. السَّحَابُ كَثِيْفٌ. | مَابَرِحَ السَّحَابُ كَثِيْفاً |

(١٣)مَادَامَ : خبر کے ثابت رہنے کے زمانے تک کسی کام کا وقت بتانے کے لئے آتا ہے۔

| جملہ اسمیہ خبریہ | ' مَادَامَ ' کا استعمال |
|---|---|
| ١. زَيْدٌ جَالِسٌ. | مَادَامَ زَيدٌ جَالِساً. |
| ٢. أوْصَانِيْ بِالصَّلاَةِ وَ الزَّكَاةِ. | أوْصَانِيْ بِالصَّلاَةِ وَ الزَّكَاةِ مَادُمتُ حَيّاً. |

# ٣.أسماء الخمسة

## اسماءِ خمسہ

اسماءِ خمسہ پانچ ہیں۔أبٌ ، أخٌ ، حمٌ ، فُوْ اور ذُوْ ان کا اعراب حالت رفعی میں "واؤ" کے ساتھ، حالت نصبی میں " ألف" کے ساتھ اور حالت جری میں "ي" کے ساتھ آتا ہے۔

یہ اعراب اسی حالت میں آتا ہے جب یہ اسماء یائے متکلم کے علاوہ کسی دوسرے اسم کی طرف مضاف بن کر آئیں جیسے:

أ) اسماءِ خمسہ کا اعراب حالت رفعی میں۔

١. جَاءَ أَبُوْ حَامِدٍ مِنَ الرِّيَاضِ.

٢. خَرَجَ أَخُوْ مَحْمُوْدٍ مِنَ الْفَصْلِ.

٣. دَخَلَ حَمُوْکَ فِي الْمَكْتَبِ.

٤. أَ هَذَا فُوْکَ؟

٥. جَاءَ نِيْ رَجُلٌ ذُوْ مَالٍ كَثِيْرٍ.

ان مثالوں میں (أبُوْ، أخُوْ، حَمُوْ، فُوْ اور ذُوْ) مضاف واقع ہونے کی صورت میں حالت رفعی میں ہیں۔

ب) اسماءِ خمسہ کا اعراب حالت نصبی میں۔

۱ . رَأَيْتُ أَبَا أحْمَدَ.

۲ . نَصَرَ حَامِدٌ أخَا مَحْمُوْدٍ.

۳. ضَرَبْتُ حَمَاکَ.

۴. اِفْتَحْ فَاکَ / فَمَاکَ.

۵. رَأيْتُ رَجُلاً ذَا مَالٍ.

ان مثالوں میں (أبَا، أخَا، حَمَا، فَا/ فَمَا اور ذَا) مفعول بہ واقع ہونے کی صورت میں حالت نصبی میں ہیں۔

ج) اسماءِ خمسہ کا اعراب حالت جری میں۔

۱ . ذَهَبْتُ اِلَى أَبِيْکَ .

۲ . مَرَرْتُ بِأخِيْکَ.

۳. هُوَ ذَاهِبٌ اِلَى حَمِيْکَ.

۴. نَظَرْتُ اِلَى فِيْکَ / فَمِکَ.

۵. أَرْسَلْتُ مَكْتُوْبًا اِلَى ذِيْ مَالٍ.

ان مثالوں میں (أبِيْ، أخِيْ، حَمِيْ، فِيْ / فَمِ اور ذِيْ) ماقبل حرف جر ہونے کی وجہ سے حالت جری میں ہیں۔

جب یہ اسماء بغیر اضافت کے استعمال ہوں تو ان کا اعراب عام حالت کی طرح ہوگا۔یعنی حالت رفعی میں پیش، حالت نصبی میں زبر اور حالت جری میں زیر کے ساتھ آئے گا جیسے:۔

| حالت رفعی | حالت نصبی | حالت جری |
|---|---|---|

| | | |
|---|---|---|
| جَاءَ أَخٌ. | رَأَيْتُ أَخاً. | ذَهَبْتُ اِلَى أَخٍ. |
| جَاءَ الأَخُ. | رَأَيْتُ الأَخَ. | ذَهَبْتُ اِلَى الأَخِ. |

جب یہ اسماء یائے متکلم کی طرف مضاف بن کر آئیں تو اس وقت ہر حال میں ان پر زیر ہی آئے گا جیسے:۔

| حالت رفعی | حالت نصبی | حالت جری |
|---|---|---|
| جَاءَ أَبِيْ. | رَأَيْتُ أَبِيْ. | سَلَّمْتُ عَلَى أَبِيْ. |
| ذَهَبَ أَبِيْ. | أَكْرَمْتُ أَبِيْ. | أَذْهَبُ اِلَى أَبِيْ. |

# ۴. أفعال الخمسة

افعال خمسہ:۔ فعل مضارع کے وہ صیغے ہیں جن کے ساتھ تثنیہ کا 'اَلف' جمع کا 'واوٗ' اور مخاطب کی 'یاء' متصل ہوتی ہے۔

افعال خمسہ کا اعراب:۔ حالت رفعی میں افعال خمسہ کا 'نون' قائم رہتا ہے۔ جبکہ حالت نصبی و حالت جری میں یہ گرادیا جاتا ہے۔

فعل مضارع پر کئی قسم کے افعال داخل ہوتے ہیں جیسے: نواصب فعل مضارع جو فعل مضارع کے آخر کو مرفوع سے منصوب بنادیتے ہیں۔ ایسے ہی جوازم فعل مضارع ہیں جو فعل مضارع پر داخل ہوتے ہیں اور اس کو مجزوم بنادیتے ہیں لیکن فعل مضارع کے تمام صیغوں پر نصب یا جزم نہیں آتا، کچھ صیغے جیسے تثنیہ کے تمام صیغے خواہ وہ مذکر غائب ہو یا مؤنث غائب، مذکر مخاطب ہو یا مؤنث مخاطب، جمع مذکر غائب وجمع مذکر مخاطب اور واحد مؤنث مخاطب کے آخر میں جو نون آتا ہے وہ ان افعال کے داخل ہونے کے بعد گرادیا جاتا ہے۔ سوائے جمع مؤنث غائب وجمع مؤنث مخاطب کے کیونکہ یہ دونوں صیغے مبنی ہیں اور ان کا اعراب کبھی تبدیل نہیں ہوتا۔

گردان فعل مضارع مثبت معروف

| صیغہ | حالت رفعی | حالت نصبی | حالت جزمی |
|---|---|---|---|
| واحد مذکر غائب | يَفْعَلُ | لَنْ يَفْعَلَ | لَمْ يَفْعَلْ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| تثنیہ مذکر غائب | يَفْعَلاَنِ | لَنْ يَفْعَلاَ | لَمْ يَفْعَلاَ |
| جمع مذکر غائب | يَفْعَلُوْنَ | لَنْ يَفْعَلُوا | لَمْ يَفْعَلُوا |
| واحد مؤنث غائب | تَفْعَلُ | لَنْ تَفْعَلَ | لَمْ تَفْعَلْ |
| تثنیہ مؤنث غائب | تَفْعَلاَنِ | لَنْ تَفْعَلاَ | لَمْ تَفْعَلاَ |
| جمع مؤنث غائب | يَفْعَلْنَ | لَنْ يَفْعَلْنَ | لَمْ يَفْعَلْنَ |
| واحد مذکر حاضر | تَفْعَلُ | لَنْ تَفْعَلَ | لَمْ تَفْعَلْ |
| تثنیہ مذکر حاضر | تَفْعَلاَنِ | لَنْ تَفْعَلاَ | لَمْ تَفْعَلاَ |
| جمع مذکر حاضر | تَفْعَلُوْنَ | لَنْ تَفْعَلُوا | لَمْ تَفْعَلُوا |
| واحد مؤنث حاضر | تَفْعَلِيْنَ | لَنْ تَفْعَلِيْ | لَمْ تَفْعَلِيْ |
| تثنیہ مؤنث حاضر | تَفْعَلاَنِ | لَنْ تَفْعَلاَ | لَمْ تَفْعَلاَ |
| جمع مؤنث حاضر | تَفْعَلْنَ | لَنْ تَفْعَلْنَ | لَمْ تَفْعَلْنَ |
| واحد متکلم | أَفْعَلُ | لَنْ أَفْعَلَ | لَمْ أَفْعَلْ |
| جمع متکلم | نَفْعَلُ | لَنْ نَفْعَلَ | لَمْ نَفْعَلْ |

**أ) افعال خمسه کا اعراب حالت رفعی میں**

(١) الطَّالِبَانِ يَلْعَبَانِ كُرَةَ الْقَدَمِ فَي الْمَيْدَانِ.

(٢) الطُّلاَبُ يَلْعَبُوْنَ كُرَةَ الْقَدَمِ فِي الْمَيْدَانِ.

(٣) الطَّالِبَتَانِ تَكْتُبَانِ الْوَاجِبَاتِ.

(٤) أ أَنْتُمَا تَلْعَبَانِ فِي أَثْنَاءِ الدَّرْسِ؟

(۵) أَ أَنْتُمْ تَشْتَغِلُوْنَ فِي الدَّرْسِ؟

(٦) أَ أَنْتُمَا تَطْبُخَانِ الطَّعَامَ؟

(۷) يَا مَرْيَمُ أَيْنَ تَذْهَبِيْنَ؟

ان مثالوں میں يَلْعَبَانِ ، يَلْعَبُوْنَ ، تَكْتُبَانِ ، تَلْعَبَانِ ، تَشْتَغِلُوْنَ ، تَطْبُخَانِ ، اور تَذْهَبِيْنَ جو فعل مضارع کے صیغے ہیں ان کے آخر میں 'ن' اپنی جگہ پر قائم ہے جو اس کی حالت رفعی کو ظاہر کرتا ہے۔

ب) افعال خمسہ کا اعراب حالت نصبی میں

حروف ناصبہ چار ہیں: أَنْ ، لَنْ ، كَيْ اور اِذَنْ جب یہ فعل مضارع پر داخل ہوتے ہیں تو اسے منصوب کر دیتے ہیں لیکن مندرجہ ذیل صیغوں میں یہ حروف نصب یعنی 'زبر' دینے کے بجائے ان کے آخر میں موجود 'نون' کو گرا دیتے ہیں جو ان کے منصوب ہونے کی علامت ہے۔

(۱) الطَّالِبَانِ لَنْ يَلْعَبَا كُرَةَ الْقَدَمِ فِي الْمَيْدَانِ.

(۲) الطُّلاَّبُ لَنْ يَلْعَبُوا كُرَةَ الْقَدَمِ فِي الْمَيْدَانِ.

(۳) الطَّالِبَتَانِ لَنْ تَكْتُبَا الْوَاجِبَاتِ.

(۴) أَ أَنْتُمَا لَنْ تَلْعَبَا فِي أَثْنَاءِ الدَّرْسِ؟

(۵) أَ أَنْتُمْ لَنْ تَشْتَغِلُوا فِي الدَّرْسِ؟

(٦) أَ أَنْتُمَا لَنْ تَطْبُخَا الطَّعَامَ؟

(۷) يَا مَرْيَمُ أَيْنَ تُرِيْدُ أَنْ تَذْهَبِيْ؟

ان مثالوں میں يَلْعَبَا ، يَلْعَبُوا ، تَكْتُبَا ، تَلْعَبَا ، تَشْتَغِلُوا ، تَطْبُخَا ، اور تَذْهَبِيْ کے

ساتھ حروف ناصبہ یعنی 'لن' اور 'أن' کے داخل ہونے کی وجہ سے 'نون' کو حذف کردیا گیا ہے جو ان کے حالت نصبی ہونے کی علامت ہے۔

ج) حالت رفعی میں افعال خمسہ کا اعراب

وہ حروف جو فعل مضارع کو مجزوم بنادیتے ہیں یعنی جوازم فعل مضارع پانچ ہیں لَمْ ، لَمَّا ، لام أمر ، لائے نهی اور ان شرطيه۔ جب یہ فعل مضارع پر داخل ہوتے ہیں تو اسے مجزوم بنادیتے ہیں یعنی اس کے آخر میں 'ضمہ' کے بجائے جزم آجاتی ہے سوائے مندرجہ ذیل صیغوں کے، ان صیغوں میں جوازم فعل مضارع، فعل مضارع کے آخر میں موجود 'نون' کو گرادیتا ہے جو ان کے مجزوم ہونے کی علامت ہے۔

(١) حَامِدٌ وَ مَحْمُوْدٌ لَمْ يَرْجِعَا مِنْ مَكَّةَ.

(٢) حَامِدٌ، وَمَحْمُوْدٌ، وَ فَاطِمَةُ لَمَّا يَذْهَبُوا اِلَى بَلَادِهِمْ.

(٣) زَيْنَبُ وَ غَزَالَةُ لَمْ تَكْتُبَا الْوَاجِبَاتِ.

(۴) لِمَ أَنْتُمَا لَمْ تَفْتَحَا الدُّكَانَ؟

(۵) لِمَ أَنْتُمْ لَمْ تَكْتُبُوا الْوَاجِبَاتِ.

(٦) لِمَ لَمْ تَلْبِسَا الثِّيَابَ النَّظِيْفَةَ؟

(٧) يَا مَرْيَمُ لِمَ لَمْ تَغْسِلِيْ قَمِيْصِيْ؟

ان مثالوں میں يَذْهَبُوا، تَكْتُبَا، تَفْتَحَا، تَكْتُبُوْا، تَلْبِسَا اور تَغْسِلِيْ حروف 'جازمہ' یعنی 'لَمْ' اور 'لَمَا' کے داخل ہونے کی وجہ سے 'نون' کو حذف کردیا گیا ہے جو ان کے حالت جزمی ہونے کی علامت ہے۔

# ۵. جمع المذكر السالم و اعرابه

جمع مذکر سالم:۔وہ ہے جو دو سے زائد مذکر افراد پر دلالت کرے۔ جیسے مُسْلِمُوْنَ، مُعَلِّمِيْنَ وغیرہ

جمع مذکر سالم بنانے کا قائدہ:۔ مذکر واحد کا وزن برقرار رکھتے ہوئے اس کے آخر میں حالت رفعی میں 'واؤ' اور'نون'، ماقبل مضموم کے بڑھانے سے بنتا ہے جیسے:۔ مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ۔جبکہ حالت نصبی وجری میں اس کے آخر میں'ي' اور 'نون' ماقبل مکسور کے بڑھانے سے بنتا ہے۔ جیسے: مُسْلِمٌ سے مُسْلِمِيْنَ۔

اعراب کی یہ صورت جمع مذکر سالم کے ساتھ خاص ہے۔خواہ وہ لفظی ومعنوی دونوں اعتبار سے جمع مذکر سالم ہو۔ جیسے: مُسْلِمُوْنَ یا صرف لفظی طور پر جمع مذکر سالم کے مشابہ ہو جیسے: جَاءَ عِشْرُوْنَ. حالت رفعی میں، رَأيْتُ عِشْرِيْنَ. حالت نصبی میں اور ذَهَبْتُ اِلَى عِشْرِيْنَ. حالت جری میں۔ یا صرف معنوی طور پر جمع مذکر سالم کے مشابہ ہو، جیسے جاء أُوْلُو مَالٍ. حالت رفعی میں، رَأيْتُ أُوْلِي مَالٍ. حالت نصبی میں اور ذَهَبْتُ اِلٰى أُوْلِي مَالٍ. حالت جری میں۔

**اً) جمع مذکر سالم کا اعراب حالت رفعی میں**

(۱) جَاءَ الْمُسْلِمُوْنَ.

(۲) خَرَجَ الْمُسَافِرُوْنَ اِلَى بَلاَدِهِمْ.

(۳) جَلَسَ الْمُعَلِّمُوْنَ عَلَى الْكَرَاسِيِّ.

(۴) نَجَحَ الْمُجْتَهِدُوْنَ.

(۵) لَعِبَ اللاَّعِبُوْنَ فِي الْمَيْدَانِ.

ان مثالوں میں الْمُسْلِمُوْنَ، الْمُسَافِرُوْنَ، الْمُعَلِّمُوْنَ، الْمُجْتَهِدُوْنَ، اور اللاَّعِبُوْنَ فاعل واقع ہونے کی صورت میں حالت رفعی میں ہیں۔ اوران کا اعراب ''واؤ'' اور ''نون'' سے ظاہر کیا گیا ہے۔

**ب) جمع مذکر سالم کا اعراب حالت نصبی میں**

(۱) رَأَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ.

(۲) أَشْبَعْتُ الْمُسَافِرِيْنَ.

(۳) نُكْرِمُ الْمُؤمِنِيْنَ.

(۴) لاَ يَغْفِرُ اللّٰهُ الْمُشْرِكِيْنَ.

(۵) ضَرَبْتُ السَّارِقِيْن.

ان مثالوں میں الْمُسْلِمِيْنَ، الْمُسَافِرِيْنَ، الْمُؤمِنِيْنَ، الْمُشْرِكِيْنَ، اور السَّارِقِيْنَ مفعول بہ واقع ہونے کی صورت میں حالت نصبی میں ہیں۔ اوران کا اعراب ''ي'' اور ''نون'' سے ظاہر کیا گیا ہے۔

**ج) جمع مذکر سالم کا اعراب حالت جری میں**

(۱) سَلَّمْتُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ.

(۲) نَرْجُوا الْخَيْرَ لِلْمُجْتَهِدِيْنَ.

(۳) قَبَضْتُ عَلَى السَّارِقِيْنَ.

(۴) أَللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ.

(۵) أَوْلَادُ الْمُسْلِمِيْنَ غَافِلُوْنَ.

ان مثالوں میں الْمُسْلِمِيْنَ، الْمُجْتَهِدِيْنَ اور السَّارِقِيْنَ ماقبل حرف جار ہونے کی صورت میں مجرور واقع ہوئے ہیں اس طرح ان کا اعراب "ي" اور "نون" سے ظاہر کیا گیا ہے۔ جبکہ الْمُؤْمِنِيْنَ ،اور الْمُسْلِمِيْنَ مضاف الیہ واقع ہونے کی صورت میں حالت جری میں ہیں۔ اور ان کا اعراب بھی "ي" اور "نون" سے ظاہر کیا گیا ہے۔

جب جمع مذکر سالم مضاف واقع ہو تو اس صورت میں اس کا "نون" گرا دیا جاتا ہے اور اس کی جگہ "الف" بڑھا دیا جاتا ہے جو ماقبل 'واؤ' کے ساتھ مل کر جمع مذکر سالم کی پہچان بنتا ہے۔ جیسے:

جَاءَ مُعَلِّمُوا الْجَامِعَةِ .

ذَهَبَ مُسَافِرُوا الْهِنْدِ اِلَى أَمْرِيْكَا.

........................

# ٦. التثنية و اعرابه

تثنیہ:۔ وہ اسم ہے جو دو چیزوں یا ناموں خواہ وہ مذکر ہوں یا مؤنث، عاقل ہوں یا غیر عاقل پر دلالت کرتا ہے۔

بنانے کا قائدہ:۔ واحد کے آخر میں "ألف" اور "نـــــون" مکسورہ حالت رفعی میں اور "ي" اور "نون" مکسورہ حالت نصبی و جری میں بڑھانے سے بنتا ہے۔

جیسے: كِتَابٌ سے كِتَابَانِ یا كِتَابَيْنِ.

**اَ) تثنیہ کا اعراب حالت رفعی میں**

(١) جَاءَ الرَّجُلاَنِ.

(٢) هَذَانِ الْكِتَابَانِ مُفِيْدَانِ.

(٣) ذَهَبَ الْوَلَدَانِ اِلَى السُّوْقِ.

(٤) رَجَعَ التَّاجِرَانِ مِنَ السَّفَرِ.

(٥) جَلَسَ الْأُسْتَاذَانِ فِي الْمَكْتَبِ.

ان مثالوں میں الـرَّجُلاَنِ ، الـكِتَـابَانِ، الوَلَدَانِ، التَّاجِرَانِ، اور الْأُسْتَاذَانِ فاعل واقع ہونے کی صورت میں حالت رفعی میں ہیں۔ اوران کا اعراب "ألف" اور "نـون" مکسورہ سے ظاہر کیا گیا ہے۔

**ب) تثنیہ کا اعراب حالت نصبی میں**

(۱) قَرَأْتُ الْكِتَابَيْنِ.

(۲) ضَرَبَ حَامِدٌ الوَلَدَيْنِ.

(۳) أَكَلَتْ آمِنَةُ الخُبْزَتَيْنِ.

(۴) ذَبَحْتُ الدِّجَاجَتَيْنِ.

(۵) فَتَحَتْ زَيْنَبُ الْبَابَيْنِ.

ان مثالوں میں الكِتَابَيْنِ، الوَلَدَيْنِ، الخُبْزَتَيْنِ، الدِّجَاجَتَيْنِ، اور البَابَيْنِ مفعول بہ واقع ہونے کی صورت میں حالت نصبی میں ہیں۔اوران کا اعراب "ي" اور "نون" مکسورہ سے ظاہر کیا گیا ہے۔

**ج) تثنیہ کا اعراب حالت جری میں**

(۱) سَلَّمْتُ عَلَى الْمُسْلِمَيْنِ.

(۲) دَخَلَ الأُسَاتِيْذُ فِي الْفَصْلَيْنِ.

(۳) خَرَجَ الْمُسَافِرُوْنَ مِنَ الطَّائِرَتَيْنِ.

(۴) رَكِبَ الطُّلَّابُ فِي الْحَافِلَتَيْنِ.

(۵) مَرَرْتُ بِالطَّالِبَتَيْنِ.

ان مثالوں میں المُسْلِمَيْنِ، الفَصْلَيْنِ، الطَّائِرَتَيْنِ، الحَافِلَتَيْنِ، اور الطَّالِبَتَيْنِ ماقبل حرف جار ہونے کی صورت میں مجرور واقع ہوئے ہیں اس طرح ان کا اعراب "ي" اور "نون" مکسورہ سے ظاہر کیا گیا ہے۔

مثنی جب مضاف ہو تو اس کا 'نون' ساقط ہو جاتا ہے۔

جیسے: كِتابَا حامِدٍ. قَلَمَامَاجِدٍ. تبَّتْ يَدَا أَبِيْ لَهْبٍ.

مشابہ مثنی:۔ وہ اسم ہے جو لفظ کے اعتبار سے مثنی کے مشابہ ہو جیسے اثْنَانِ. یا معنی کے اعتبار سے مثنی کا مشابہ ہو جیسے كِلاَ، كِلْتَا وغیرہ

مثنی اور مشابہ مثنی کا اعراب: رفع الف سے، نصب اور جری ماقبل مکسور سے ظاہر کیا جاتا ہے جیسے۔

| حالت رفعی | حالت نصبی | حالت جری |
| --- | --- | --- |
| جَاءَ اِثْنَانِ. | رَأَيْتُ اِثْنَيْنِ. | ذَهَبْتُ اِلَى اِثْنَيْنِ. |
| جَاءَ كِلاَهُمَا. | رَأَيْتُ كِلَيْهِمَا | ذَهَبْتُ اِلَى كِلَيْهِمَا. |

........................

# ۷.اسم المنقوص و اعرابه

اسم منقوص:۔وہ اسم ہے جس کے آخر میں ''ي'' سے پہلے کسرہ ہو جیسے: **القَاضِي ، الدَّاعِي** وغیرہ

جب اسم منقوص پر 'ال' داخل ہو تو اس کا اعراب حالت رفعی میں اور حالت جری میں تقدیری ہوتا ہے کیونکہ جو اعراب لکھنے یا پڑھنے میں نہ آئے اسے اعراب تقدیری کہتے ہیں البتہ حالت نصبی میں ظاہر ہوتا ہے، جب اسم منقوص پر تنوین ہو تو اس وقت حالت رفعی اور حالت جری میں 'ي' گر جاتی ہے اور حالت نصبی میں 'ي' باقی رہتی ہے۔

***اَ)۔اسم منقوص کا اعراب حالت رفعی میں***

(۱) **جَاءَ القَاضِي مِنْ لَنْدَنَ.**

(۲) **ذَهَبَ المُحَامِي اِلَى الْمَحْكَمَةِ.**

(۳) **هَذَا الدَّاعِي الشَّهِيْرُ مِنْ مِصْرَ.**

(۴) **دَخَلَ الطَّالِبُ الشَّاكِي فِيْ مَكْتَبِ الْمُدِيْرِ.**

(۵) **اللّٰهُ شَافِ الأَمْرَاضِ.**

ان مثالوں میں **القَاضِي، المُحَامِي، الدَّاعِي** اور **الشَّاكِي** فاعل ہونے کی صورت میں حالت رفعی میں ہے اور پانچویں مثال میں اسم منقوص مضاف ہونے کی صورت میں اس سے 'ي' گرا دی گئی ہے

حالانکہ وہ بھی فاعل واقع ہوا ہے۔ اوران مثالوں میں اسم منقوص کا اعراب تقدیری ہے.

**ب) اسم منقوص کا اعراب حالت نصبی میں**

(١) رَأَيْتُ القَاضِيَ

(٢) دَعُوْتُ الدَّاعِيَ عَلَى الْعَشَاءِ.

(٣) نُكْرِمُ الوَالِيَ الصَّالِحَ.

(٤) أَخْرَجَ المُدِيْرُ الشَّاكِيَ الكَاذِبَ مِنْ مَكْتَبِهِ.

(٥) اِسْتَقْبَلْنَا المُحَامِيَ الصَّادِقَ.

ان مثالوں میں القَاضِيَ ، الدَّاعِيَ ، الوَالِيَ، الشَّاكِيَ اورالمُحَامِيَ مفعول بہ واقع ہونے کی صورت میں حالت نصبی میں ہیں اور 'فتحہ' کے ساتھ ان کا اعراب ظاہر کیا گیا ہے۔ اوران مثالوں میں اسم منقوص کا اعراب ظاہری ہے۔

**ج) اسم منقوص کا اعراب حالت جری میں**

(١) فَرِحْتُ بِالقَاضِي العَادِلِ.

(٢) سَلَّمْتُ عَلَى الدَّاعِي العَظِيْمِ.

(٣) ذَهَبْتُ اِلَى السَّاقِي.

(٤) مَرَرْتُ بِالْمُحَامِي.

(٥) كَتَبْتُ الرِّسَالَةَ اِلَى الوَالِي.

ان مثالوں میں القَاضِي، الدَّاعِي ، السَّاقِي، المُحَامِي اورالوَالِي ماقبل حرف جار واقع ہونے کی صورت میں حالت جری میں ہیں اوران مثالوں میں اسم منقوص کا اعراب تقدیری ہے۔

# ۸.اسم المقصور واعرابه

اسم مقصور:۔وہ اسم ہے جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو جیسے: موسیٰ ،عیسیٰ وغیرہ

اسم مقصور پر اگر 'ال' داخل ہو تو اس کے رفع کو تقدیری پیش سے، نصب کو تقدیری زبر سے اور جر کو تقدیری زیر سے ظاہر کیا جاتا ہے۔اگر اسم مقصور پر تنوین ہو تو اس وقت 'ألف' پڑھا نہیں جائے گا صرف لکھا جائے گا۔اسی طرح سے وہ اسم جو یائے متکلم کیطرف مضاف ہو اس کا اعراب بھی تینوں حالتوں میں تقدیری ہی ہوگا۔

**أ) اسم مقصور کا اعراب حالت رفعی میں**

(۱) جَاءَ مُوْسیٰ.

(۲) دَخَلَ عِيْسٰى.

(۳) ذَهَبَتْ لَيْلىٰ.

(۴) غَسَلَتْ سَلْمىٰ ثِيَابَهَا.

(۵) طَبَخَتْ بُشْرىٰ الطَّعَامَ.

ان مثالوں میں مُوْسیٰ،عِيْسیٰ، لَيْلٰى، سَلْمٰى، اور بُشْرىٰ فاعل واقع ہونے کی صورت میں حالت رفعی میں ہیں البتہ ان سب کا اعراب تقدیری ہے۔

ب) اسم مقصور کا اعراب حالت نصبی میں

(۱) أَكْرَمْتُ مُوْسىٰ.

(۲) سَقَيْتُ عِيْسىٰ اللَّبَنَ.

(۳) أَخْرَجَ الْمُدَرِّسُ لَيْلىٰ مِنَ الْفَصْلِ.

(۴) ضَرَبْتُ سَلْمىٰ.

(۵) رَأَيْتُ بُشْرىٰ.

ان مثالوں میں مُوْسىٰ، عِيْسىٰ، لَيْلىٰ، سَلْمىٰ، اور بُشْرىٰ مفعول بہ واقع ہونے کی صورت میں حالت نصبی میں ہیں البتہ ان سب کا اعراب بھی تقدیری ہے۔

ج) اسم مقصور کا اعراب حالت رفعی میں

(۱) ذَبَحْتُ الدَّجَاجَةَ لِمُوْسىٰ.

(۲) سَلَّمْتُ عَلَى عِيْسىٰ.

(۳) مَرَرْتُ بِلَيْلىٰ.

(۴) فَرِحْتُ بِسَلْمىٰ.

(۵) سَأُرْسِلُ بَرْقِيَّةً اِلَى بُشْرىٰ.

ان مثالوں میں مُوْسىٰ، عِيْسىٰ، لَيْلىٰ، سَلْمىٰ، اور بُشْرىٰ ماقبل حرف جار کے آنے سے مجرور واقع ہونے کی صورت میں حالت جری میں ہیں البتہ ان کا اعراب بھی تقدیری ہے۔

# الوحدة الرابعة

## Unit - IV

## History of Pre-Islamic Period

۱۔ عربی زبان کا مختصر تعارف، ابتدا اور امتیازی خصوصیات

۲۔ عربی ادب کے مختلف ادوار (اختصار کے ساتھ)

۳۔ جاہلی دور کا تعارف

۴۔ معلقات اور اصحاب المعلقات (اجمالی جائزہ)

# عربی زبان کا مختصر تعارف

## ابتدا اور امتیازی خصوصیات

عربی زبان تمام زبانوں میں وسیع ترین، جامع، فصیح اور بلیغ زبان ہے۔اس کو کلام الٰہی اور نبوت کی زبان کے لئے منتخب کیا گیا۔عربی زبان کا شمار دنیا کی بڑی اور کثیر الانتشار زبانوں میں ہوتا ہے۔چائینیز، اسپینش اور انگریزی زبان کے بعد عربی دنیا کی چوتھی بڑی زبان ہے۔یہ تقریبا ستائیس ممالک کی سرکاری زبان ہے۔یہ دنیا کے تمام مسلمانوں کی مذہبی زبان ہے۔۱۹۷۳ء میں اقوام متحدہ نے عربی زبان کو اپنی چھ (٦) سرکاری زبانوں میں شامل کیا۔قرآن وحدیث جو کہ شریعت اسلامیہ کے بنیادی مصادر و مآخذ ہیں ان کی زبان بھی عربی ہے۔علاوہ ازیں اسی زبان میں قرآن وحدیث کے علاوہ تمام اسلامی علوم و فنون لکھے گئے ہیں۔یہ زبان دائیں سے بائیں طرف لکھی جاتی ہے۔اس میں کل اٹھائیس (۲۸) حروف تہجی ہیں۔

عرب ان اقوام میں سے ایک ہے جن کو مؤرخین اپنی اپنی اصطلاح میں سامی اقوام (سام بن نوح کی اولاد) کہتے ہیں۔ماہرین لسانیات کے مطابق عربی زبان ان سامی زبانوں کی ایک شاخ ہے جسے حضرت نوحؑ کے بیٹے سام بن نوح کی اولاد کسی زمانے میں بولا کرتی تھی۔سامی اقوام میں بابلی، سریانی، فینیقی، آرمینی، حبشی، سبئی، اور عربوں کو شامل کیا گیا ہے۔مؤرخین نے عرب اقوام کو مندرجہ ذیل تین قسموں میں تقسیم کیا ہے:۔

**۱۔عرب بائدہ:۔** یہ وہ عربی اقوام ہیں جنکے حالات کا نہ تو تاریخ سے پتہ چلتا ہے اور نہ ہی آثار قدیمہ سے البتہ ان کی زبان کا نمونہ ان کتبوں اورتحریروں میں ہے جو حال کی کھدائیوں میں ملے ہیں۔ان کے مشہور قبیلے عاد، ثمود، طسم اور جدیس ہیں۔

**۲۔عرب عاربہ یا قحطانی عرب:۔** یہ یمن کے وہ باشندے ہیں جو نسلاً یعرب بن قحطان کی اولاد میں سے ہیں۔عربی زبان کے اصل بانی یمن کے یہی باشندے ہیں۔

**۳۔عرب مستعربہ یا عدنانی عرب:۔** یہ حجاز کے وہ عرب ہیں جو عدنان کی نسل سے تھے۔یہ لوگ انیسویں صدی قبل مسیح میں حجاز میں آ کر ٹھہرے اور یہیں بس گئے۔

مذکورہ تمام اقوام عربی زبان بولتی تھیں،البتہ عربی زبان اپنی اصل شکل میں کس طرح وجود میں آئی؟ اس کا یقینی پتہ لگانا بڑا مشکل ہے۔کیونکہ جس وقت اس کی تاریخ واضح شکل میں ہمارے سامنے آئی ہے اس وقت عربی زبان اپنے عروج کو پہنچ چکی تھی۔مگر اب مختلف عرب ممالک یمن، شام اور شمالی حجاز میں آثار قدیمہ کے ماہرین نے دریافت شدہ کتبوں سے جو معلومات اخذ کی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ عربی زبان تین مختلف لہجوں میں بولی جاتی تھی۔لیکن زمانہ گذرنے کے ساتھ ساتھ جوں جوں عرب قبائل کا آپس میں میل جول بڑھا تو لہجوں کا یہ اختلاف رفتہ رفتہ مٹ گیا اور ایک نئی خوبصورت زبان وجود میں آئی جو ’’لہجۂ قریش‘‘ میں تھی اور جب اس لہجہ میں قرآن کریم نازل ہوا اس زبان کو عمر جاوداں مل گئی۔ اور یہی وہ زبان ہے جو آج بھی علمی، ادبی، سیاسی، تاریخی، فنی، تکنیکی اور دیگر ضروریات کے لئے عرب ممالک میں استعمال ہوتی ہے۔

# عربی زبان کی امتیازی خصوصیات

عربی زبان وسیع، شیریں، سلیس، ترقی پذیر، پاکیزہ، دلکش اور خوبصورت زبان ہے۔ جس کی نظیر ملنا مشکل ہے۔ اس کے الفاظ کے مخارج بڑے سامع نواز، پیرایہ بیان بڑا بلیغ، تراکیب بڑی دلآویز اور صوتی اثرات بڑے وقیع اور مؤثر ہوتے ہیں۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ ایک ہی مادہ سے مختلف قسم کے الفاظ نکلتے ہیں جن میں بسا اوقات سات حروف تک ہوتے ہیں۔ اور ان کے معنی بالکل مختلف ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ صلات (Predication) کے بدلنے سے معنی کچھ سے کچھ ہو جاتے ہیں۔ بات کو پر اثر بنانے کے لئے مجاز و کنایہ اور تشبیہ و استعارہ وغیرہ کا، اور معانی میں وسعت و گہرائی و گیرائی پیدا کرنے کے لئے مترادفات کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ آریائی زبانوں کے مقابلہ میں اس کے حروف تہجی بھی زیادہ ہیں۔ جن کی وجہ سے ہر قسم کے الفاظ لکھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ عربی زبان کی ایک بہت بڑی خصوصیت یہ ہے کہ غیر زبانوں کے الفاظ کو اپنے قالب میں ڈھال لینے اور بدل کر خوبصورت شکل دینے میں یہ زبان اپنا ثانی نہیں رکھتی ہے۔

**عربی زبان کی گرامر:۔** عربی زبان کو لکھنے، بولنے، اور مافی الضمیر کو ادا کرنے کے لئے جو نحوی اور صرفی قواعد وضع کئے گئے ہیں ان کی بنیاد قرآن وحدیث کے لسانی شواہد، خالص عربی قبائل میں مروج طریقوں اور مستند علماء وادباء کے طریق استعمال پر ہے۔ ان کو وضع کرنے میں علمائے لغت نے مدتوں کی تحقیق و جستجو اور غور وفکر کے بعد ان کو آخری شکل دی ہے۔ اس لئے ان میں ایسا استحکام، پختگی اور تیقن کی

شان پیدا ہوگئی ہے کہ تغیر وتبدل اور حذف واضافہ کی مطلقاً گنجائش نہیں رہی ہے۔

**عربی زبان کا اعراب:۔** عربی زبان دنیا کی ان چند زبانوں میں سے ایک ہے جن میں الفاظ کی آوازوں کو علامتوں کے ذریعہ ظاہر کیا جاتا ہے۔ اوراس زبان کے وسیع ،متمدن اور صاف ستھرے ہونے کی دلیل ہے چنانچہ عربی میں الفاظ کی صوتی شکلوں کو لکھ کر نہیں بلکہ چند علامتوں کے ذریعہ جنہیں اعراب کہا جاتا ہے ظاہر کیا جاتا ہے اوراس کے لئے زبر، زیر پیش کی علامتیں ایجاد کی گئی ہیں۔

**اعجاز وایجاز:۔** دنیا کی ہر زبان میں کم الفاظ کے ذریعہ بہت سے معانی پیدا کرنے کا طریقہ رائج ہے جسے اصطلاح میں ’اعجاز‘ کہا جاتا ہے۔ عربی زبان اعجاز کے معاملہ میں منفرد زبان ہے۔ اس میں بکثرت ایسے الفاظ پائے جاتے ہیں جن کی تشریح کے لئے دفتر چاہیے، الفاظ کی یہ صفتِ جامعیت عربی زبان میں بہت عام ہے۔ بات کو اشاروں کے ذریعہ پر لطف بنانے کے لئے کنایہ، مجاز اور اسلوب کو دلنشین اور مؤثر بنانے کے لئے معانی و بدیع کا استعمال عربی زبان کی ایک امتیازی خصوصیت ہے۔

**مترادفات اور اضداد کا وجود:۔** دنیا کی تقریباً تمام زبانوں میں ایک معنی کی ادائیگی کے لئے مختلف الفاظ استعمال کرنے کا طریقہ رائج ہے۔ ان الفاظ کو ’مترادفات‘ یا ’مرادف الفاظ‘ کہا جاتا ہے۔ عربی زبان کا دامن مترادفات کے معاملہ میں بڑا وسیع ہے۔ چنانچہ علماء نے صرف سال کے لئے چوبیس (۲۴) نام، روشنی کے لئے اکیس (۲۱) نام، تاریکی کے لئے باون (۵۲) نام، کنویں کے لئے اٹھاسی (۸۸) نام، پانی کے لئے ایک سوستر (۱۷۰) نام، شیر کے لئے تین سو پچاس (۳۵۰) اور اونٹنی کے لئے دو سو پچپن (۲۵۵) نام لکھے ہیں۔ انسانی حلیہ کے لئے اور اوصاف کیلئے مختلف الفاظ آتے ہیں۔

الفاظ کے معانی کے اظہار کے سلسلہ میں عربی زبان کو دوسری زبانوں کے مقابلہ میں یہ امتیازی خصوصیت حاصل ہے کہ اس میں بعض الفاظ متضاد معنی دیتے ہیں جیسے ’دُوْنَ‘ کا لفظ، اس کے معنی:

کم،زیادہ،قریب،دور،آگے،پیچھے کے بھی آتے ہیں۔

**ایک لفظ کے کئی معنی:۔** عربی زبان اس حیثیت سے منفرد زبان ہے کہ ایک ہی لفظ بسااوقات کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔چنانچہ علمائے لغت نے دوسو سے زائد الفاظ ایسے جمع کئے ہیں جو تین معنوں میں استعمال ہوتے ہیں،اورایک سو سے زائد الفاظ ایسے ہیں جو چار اور پانچ معنی دیتے ہیں، یہاں تک کہ بعض الفاظ پچیس (۲۵) معنی دینے والے بھی ہیں۔

عربی زبان اور بھی بہت سی صفات اور امتیازی خصوصیات کی حامل زبان ہے۔جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کے لئے اس زبان کومنتخب فرمایااورقرآن کریم جیسی معجزانہ اورآخری انقلابی کتاب اسی زبان میں اتاری جو بلا اختلاف عربی زبان وادب کا شاہکار ہے جس کی ایک سورت کی مثال بڑے سے بڑے شاعر وادیب اب تک نہ لا سکے،اسی زبان میں رسول اللہ ﷺ نے اپنی احادیث ارشاد فرمائیں جو عربی ادب میں اپنی فصاحت و بلاغت اور معنوی جامعیت میں شہ پاروں کی حیثیت رکھتی ہیں۔انہی امتیازی خصوصیات نے اس زبان کوڈیڑھ ہزار سال سے نہ صرف اسے بول چال کی ایک کثیر الاستعمال زبان کی حیثیت سے قائم رکھا بلکہ ایک ترقی پذیر، وسیع اور دلکش ادبی وفنی زبان کے قالب میں زندہ رکھا ہے۔

# عربی زبان کے مختلف ادوار

عربی ادب مختلف تاریخی مراحل، زمانہ کے مختلف نشیب وفراز اور سیاسی واجتماعی انقلابات کے بعد موجودہ صورت کو پہنچا ہے، مختلف نشیب وفراز اور انقلابات نے اس کے نشو ونما، استحکام اوراس کے دوام و بقاء میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔عربی ادب کی تاریخ کو ادباء ومصنفین نے پانچ ادوار میں تقسیم کیا ہے۔

**ا۔ زمانۂ جاہلیت:**۔قرآن کریم کے نزول اور آمد اسلام سے پہلے کے دور میں جتنا کام شعروادب میں ہوا ہے اسے دور جاہلیت کہا جاتا ہے۔اس دور کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

**پہلا دور:** پانچویں صدی عیسوی سے پہلے کا زمانہ یعنی الجاہلیہ الاولیٰ، اس زمانے کو کہتے ہیں جس میں حضرت ابراہیمؑ پیدا ہوئے اور دوسرا الجاہلیہ الاخری جس میں حضرت محمدﷺ پیدا ہوئے۔

**دوسرا دور:** پانچویں صدی کے بعد سے شروع ہوتا ہے جب عدنانیوں نے یمنیوں سے خودمختاری حاصل کی اور یہ دور ۶۲۲ء تک باقی رہتا ہے یعنی ظہور اسلام سے تقریباً ڈیڑھ سو سال پہلے شروع ہوتا ہے اور ہجرت نبوی ۶۲۲۔ ۶۲۳ پر ختم ہوجاتا ہے۔

اس دور کی مشہور تخلیقات سات طویل قصیدے 'سبع معلقات' ہیں، جاہلی دور کے معروف شعراء امرؤالقیس، طرفہ بن عبد، زہیر بن سلمیٰ، لبید بن ربیعہ، عمرو بن کلثوم، حارث بن حلزہ، عنترہ بن شداد اور دیگر شعراء کا کلام اس دور کی یادگار تخلیق ہے۔اس دور کا تذکرہ ظہور اسلام سے صرف ڈیڑھ سو سال قبل ملتا ہے۔اس سے پہلے کوئی آثار نہیں ملتے۔

**۲۔اسلامی زمانہ:۔صدر اسلام تا عہد بنوامیہ**

یہ درر ہجرت نبوی ﷺ سے شروع ہو کر عباسی سلطنت کے قیام یعنی ۱۳۲ھ بمطابق ۷۵۰ء تک رہتا ہے۔

اس دور کو بھی دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

**پہلا حصہ:۔** (صدر اسلام) یہ دور آنحضرت ﷺ کے ہجرت سے شروع ہو کر آخری خلیفہ راشد حضرت علیؓ کے دور تک رہتا ہے یعنی سن ایک ہجری سے چالیس ہجری بمطابق ۲۳۔۶۲۲ء سے ۶۲۔۶۶۱ء تک۔

**دوسرا حصہ:۔** (عہدِ بنی امیہ) یہ دور حضرت معاویہؓ کی خلافت سے شروع ہو کر عباسی سلطنت کے قیام یعنی ۴۱ھ سے ۱۳۲ھ بمطابق ۶۲۔۶۶۱ء سے ۷۵۰ء تک رہتا ہے۔

**۳۔ عباسی زمانہ:۔** اس دور کی ابتدا عباسیوں کی حکومت کے قیام یعنی ۱۳۲ھ سے شروع ہو کر ۶۵۶ھ بمطابق ۱۲۵۸ء میں بغداد کے تاتاریوں کے قبضہ میں جانے پر ختم ہوتا ہے۔

اس زمانہ کو بھی دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

**پہلا حصہ:۔** ترقی وعروج کا زمانہ، ۱۳۲ھ سے ۳۳۲ھ بمطاق ۷۵۰ء سے ۹۴۱ء تک۔

**دوسرا حصہ:۔** طوائف الملوکی کا زمانہ ۳۳۲ھ سے ۶۵۶ھ بمطابق ۹۴۶ء سے ۱۲۸۵ء تک، یعنی زوال بغداد تک۔اس دور کی ایک خاص بات یہ ہے کہ ادب عربی کی اصناف سخن نثر وشعر کے ساتھ ساتھ نحو، لغت، تاریخ، حدیث، حکایات اور مقامات جیسے ادبی وشعری علوم میں بھی کام ہوا۔

**۴۔ عثمانی / ترکی دور:۔** یہ زمانہ ۶۵۶ھ یعنی بغداد کے تاتاریوں کے قبضہ میں جانے سے ۱۲۲۰ھ بمطابق ۱۲۵۸ء سے ۱۷۹۷ء تک رہتا ہے۔ عربی ادب کا یہ چوتھا دور تین شاخوں میں

تقسیم ہے۔

**۱۔ اندلسی دور ۲۔ فاطمی دور ۳۔ ترکی دور۔**

اندلس میں عربوں کی موجودگی کا عرصہ سات سو برس تھا۔اندلس دور کے دوسو سال بعد اور اس کے متوازی پہلے فاطمی دور آیا، پھر ایوبی آئے، ان کے بعد ممالیک اور پھر ترکوں نے اسلامی مملکت کی باگ ڈور سنبھالی، یہ دور پانچ سو برس پر پھیلا ہوا ہے، اس دور میں عربی ادب ترقی کے بجائے زوال کا شکار رہا، اسی لئے اس کو عہد تنزل وانحطاط بھی کہا جاتا ہے۔

**۵۔ دورِ حاضر:۔** یہ زمانہ محمد علی پاشا کے مصر میں برسر اقتدار آنے یعنی ۱۸۰۱ء سے شروع ہو کر ۱۹۱۹ء پر ختم ہوتا ہے۔اس زمانے کے بھی دو حصے ہیں۔

**۱۔ عبوری زمانہ:۔** یہ زمانہ نپولین بونا پارٹ کے مصر پر قبضہ ۱۷۹۸ء اور اس کے بعد محمد علی پاشا کے برسر اقتدار آنے یعنی ۱۸۰۱ء سے شروع ہو کر ۱۹۱۹ء پر ختم ہوتا ہے۔اس دور میں مغربی تعلیم اور مغربی تہذیب وتمدن کے اثر سے عربی ادب میں نئے اصناف مثلاً ڈرامہ، افسانہ، ناول وغیرہ پر تجربات شروع ہوئے۔ محمد حسین ہیکل کا ناول 'زینب' اور محمد المویلحی کا 'حدیث عیسیٰ بن ہشام' اسی عہد کی پیداوار ہے۔

**۲۔ موجودہ زمانہ:۔** ۱۹۲۰ء سے شروع ہو کر اب تک چل رہا ہے۔اور اب کاروانِ ادبِ عربی، مختلف اصناف ادب میں تجربہ اور مشق کی منزل سے گذر کر ہر اعتبار سے پختگی اور فنی مہارت کو پہنچ گیا ہے۔

# جاہلی دور کا تعارف

بعثتِ نبویؐ اور قرآن کریم کے نزول سے پہلے کے دور کو دور جاہلیت کہا جاتا ہے۔اس دور کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

پہلا دور:۔ پانچویں صدی عیسوی سے ماقبل کا زمانہ یعنی الجاہلیہ الاولیٰ وہ دور جس میں حضرت ابراہیمؑ پیدا ہوئے۔

دوسرا دور:۔ یہ دور پانچویں صدی عیسوی کے بعد سے شروع ہوتا ہے جب عدنانیوں نے یمنیوں سے خودمختاری حاصل کی اور ۶۲۲ء تک باقی رہتا ہے۔یعنی ظہور اسلام سے تقریباً ڈیڑھ سو سال پہلے شروع ہوکر ہجرت نبویؐ ۲۳۔۶۲۲ء پر ختم ہوتا ہے۔ جہاں تک زمانہ جاہلیت میں عربوں کی سماجی، دینی ، سیاسی اور فکری حالت کا تعلق ہے تو اس میں وہاں کی آب وہوا اور جغرافیائی صورتحال کا اہم رول ہے۔ کیونکہ عرب ایک بنجر اور خشک جزیرہ نما سرزمین تھی جہاں بہت کم بارش ہوتی تھی اور چشمے نہ ہونے کے برابر تھے۔ اس لئے یہ زمین ناقابل کاشت تھی اور نہ ہی یہ شہری زندگی کے لئے موزوں تھی۔ علاوہ ازیں یہاں کے باشندے فطری طور پر خانہ بدوش زندگی گذارتے تھے۔وہ خیموں میں رہتے تھے اور بھیڑ بکریاں چراتے تھے۔وہ اپنے جانوروں کو چرانے کے لئے بارانی مقامات اور سرسبز علاقوں کی تلاش میں پھرتے رہتے تھے۔وادیوں اور گھاٹیوں میں گھومتے تھے،البتہ قریشی اور قحطانی دیگر قبائل کے مقابلہ کچھ مختلف تھے، اس لئے کہ قریش کا تو بیت اللہ کی دیکھ بھال اور تولیت کی وجہ سے احترام کیا جاتا تھا اور یمن و

شام کے تجارتی اسفار کی وجہ سے قبائل کے ساتھ ان کا ربط و تعلق بھی تھا اور الفت بھی، جب کہ قحطانیوں کا علاقہ سرسبز و شاداب، زرخیز اور بارانی تھا۔ ان کی زمین سے وافر مقدار میں غلہ اور پھل حاصل ہوتا تھا۔ لیکن جب قحط پڑتا اور زمین خشک ہو جاتی تو وہ آپس میں ایک دوسرے پر حملے کرتے اور مال وغیرہ لوٹ لیتے تھے۔ جس کی وجہ سے ان کے فکری رجحانات پراگندہ تھے۔ مسلسل لڑائیاں ہوتی رہتیں، بدامنی تھی آپسی منافرت تھی، قحط اور جنگ ان کی جاہلی زندگی کے محرک تھے، انہی کی وجہ سے وہ بہادری اور سخاوت کے مداح تھے۔ زبان دانی اور فصاحت پر اتراتے تھے۔ لڑکوں کو ترجیح اور لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے۔ افرادی قوت پر ناز کرتے تھے اور وسیع رشتہ داری کو غلبہ کا باحث سمجھتے تھے۔

خانہ بدوش زندگی سے لگاؤ، سفروں سے محبت اور جنگ وجدال کی وجہ سے ان کی طبیعتیں کسی قسم کی پابندی قبول کرنے کی عادی نہیں تھیں۔ ان پر حریت و عصبیت کا غلبہ تھا۔ ان کا نہ کوئی اجتماعی تمدن تھا نہ سیاسی حکومت تھی، نہ فوجی نظام تھا اور نہ ہی کوئی دینی فلسفہ تھا، ہر قبیلہ اور ہر خیمہ الگ سماج بنا ہوا تھا، قبیلوں کے سردار حکمران ہوتے تھے ان کے پاس وراثت کے طور پر جو دین ابراہیمی کا بقیہ حصہ رہ چکا تھا وہ بھی طویل مدت گذرنے، جہالت کی حاکمیت اور عدمِ استقرار کی بناء پر بگڑ چکا تھا اسی کے اثر سے ان کے دلوں میں بتوں کی عبادت اور دیوتاؤں کی تعظیم کا رجحان تھا یہاں تک کہ خانہ کعبہ میں بھی بت رکھے ہوئے تھے، ان کا خیال تھا کہ وہ ان بتوں کے وسیلہ سے تقرب خداوندی حاصل کر لیں گے۔ عرب کی اکثریت بت پرستی کو مذہب قرار دے چکی تھی۔ یمن، یثرب اور خیبر کے گردونواح میں کچھ یہودی آباد تھے جو یہودی مذہب اختیار کئے ہوئے تھے۔ نجران، حیرہ اور بنی طئے قبائل کے کچھ لوگ اور شام میں غسانی عیسائیت پر قائم تھے۔

خاندان کے افراد اور قبیلے کے افراد کا آپس میں اتنا گہرا تعلق تھا کہ ان کے ہاں ایک مقولہ مشہور تھا

"انصر أخاک ظالماً أو مظلوماً" اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ اسی وجہ سے اگر چہ چچازاد بھائیوں میں آپس میں اندرونی طور پر کشیدگی رہتی تھی لیکن ایک ایک فرد قبیلہ کی حمایت میں اور قبیلہ ایک ایک فرد کی حمایت میں اٹھ کھڑا ہوتا تھا۔

ان کی عقلی اور فکری حالت اور علمی مقام کا اندازہ یمن کے تبع بادشاہوں، حیرہ کے فرمانرواؤں اور شام کے غسانی حکمرانوں کے کارناموں سے لگایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے عالیشان بندھ بندھے، بنجر زمینوں کو آباد کیا، شہروں کو بسایا، عدنانیوں کو ان کی قوت فکر و نظر، کثرت تجارت کی مجبوریوں نے وسیع معلومات سے آگاہ کیا جو ان کے تجربہ، تحقیق اور غور و فکر کے نتیجے میں انہیں حاصل ہوئیں، چنانچہ وہ جنگوں میں مصروف رہنے کی وجہ سے طب، بیطاری، اور شہسواری میں ماہر ہو گئے۔ گھاس اور بارش سے گہرا تعلق ہونے کی بناء پر وہ ان تاروں سے واقف ہو گئے تھے جن سے بارش کا پتہ چلتا ہے۔ وہ ستاروں اور ہواؤں کا رخ جاننے میں تجربہ کار ہو گئے تھے اور وہ ان تاروں کی وجہ سے بری و بحری تاریکیوں میں ان کی رہنمائی میں چلتے تھے۔

انہوں نے اپنے قومی تعصب کی حفاظت کرنے، قابلِ فخر واقعات بیان کرنے اور اپنے کارناموں کو دوام بخشنے کے لئے علم الأنساب، واقعات گوئی اور شاعری میں کمال حاصل کر لیا تھا، وہ فراست، قیافہ شناسی اور علاقوں کے اوصاف بیان کرنے میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ ان کے روحانی اعتقاد کے میلان نے انہیں کہانت، عرافت اور زجر پر ایمان لانے پر مجبور کیا، چنانچہ وہ اپنی بیماریوں میں کاہنوں کی طرف رجوع کرتے اور اپنے اغراض و مقاصد کو سرانجام دینے کیلئے عرافوں سے پوچھتے تا آنکہ اسلام نے آ کر ان تمام خرافات کا خاتمہ کر دیا۔

عربوں کا اجتماعی نظام قبائل تک محدود تھا۔ وہ سیاسی و اقتصادی اعتبار سے نظم و ضبط سے خالی تھا،

البتہ خلقت، ذہنیت اور ادبیت کے لحاظ سے ان میں اشتراک پایا جاتا تھا۔عربوں کی زبان وادب کا جائزہ لیا جائے تو ان میں بلند خیالی، عالی دماغ، ذہین اور بصیرت افروز شخصیات نظر آتی ہیں اور دوررسی، تجربہ کاری، وسعت نظر اور کثیر معلومات کی ایسی مثالیں ملیں گی جو تمام تر ان کی اپنی طبیعتوں کا نتیجہ اور اپنے تجربات کا نچوڑ ہیں۔ان کی زبان جو کہ ان کی اجتماعی ترجمان ہے اس نے روحانی، فکری، اجتماعی، انفرادی، زمینی، آسمانی اور ان کے مابین کسی چیز کو بھی نہیں چھوڑا جس کے مطلب کے اظہار کے لئے اپنے اندر کوئی لفظ نہ بنایا ہو، بلکہ انہوں نے ان کے نام اور ان کے اجزاء کا بالترتیب مکمل احاطہ کیا ہے۔

# معلقات اوراصحابِ معلقات (اجمالی جائزہ)

مشہورمقولہ ہے کہ " الشعر دیوان العرب" یعنی شعرعربوں کی زندگی کی دستاویزاورریکارڈ ہے۔جب عربوں کی شاعری انکی زندگی کی دستاویزاورریکارڈ ہےتو ظاہر ہے کہ اس میں اس کے تمام پہلو ؤں کی عکاسی ہوگی ،اورتمام پہلوؤں کی عکاسی کرنے کے لئے سینکڑوں کیا ہزاروں قصیدے بھی نا کافی ہو سکتے ہیں،مگروہ سب راویوں،شعر کے یادکرنے والوں، عالموں اورادیبوں کی جنگوں میں شرکت اوران کی وفات کی وجہ سے ضائع ہوگئے۔چنانچہ مشہورادیب اورناقدعمروبن العلاء کہا کرتے تھے " ما انتهی الیکم ما قالت العرب الا اقله، ولو جاء کم وافر لجاء کم علم و شعر کثیر " یعنی: " تم تک عربوں کے کلام میں سے جو کچھ پہنچ سکا ہے وہ بہت تھوڑا ہے، اگرتمہارے پاس کافی مقدار میں ان کا کلام آیا ہوتا تو تمہارے پاس علم وشعرکا بہت سا ذخیرہ آ گیا ہوتا''۔انچاس قصیدے جنہیں ابوزید قرشی نے''جمهرة اشعار العرب'' میں جمع کیا ہے۔قدیم شاعری کی سب سے صحیح روایت اورجاہلی شاعری کے اسلوب اورطرز کی سچی مثال ہیں، پھران میں بھی روایت کے لحاظ سے سب سے مستند،حفظ و عنایت کے اعتبار سے سب سے زیادہ قابل اعتماد وہ معلقات یامذہبات یاسموط ہیں جن کے متعلق غالب رائے یہ ہے کہ وہ وہی ایسے سات قصیدے ہیں جوتمام مؤرخین کے مطابق اہل عرب کے منتخب قصائد ہیں جنہیں آبِ زر سے لکھوا کر اظہارِ مقبولیت اوردائمی شہرت کے لئے خانہ کعبہ پرآویزاں کردیا گیا تھا۔ان میں سے بعض تو فتح مکہ کے روزتک وہاں آویزاں تھے اورکچھ اس آگ کی نذرہوگئے تھے جواسلام سے قبل خانہ کعبہ میں لگی تھی

ان معلقات کے سلسلہ میں ابن عبد ربہ نے ''العقد الفرید'' میں اور ابن رشیق نے ''کتاب العمدۃ'' میں اور ابن خلدوں نے تفصیل سے لکھا ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ عربوں کو شعر وشاعری کا اتنا ذوق تھا کہ انہوں نے جاہلی دور کے سرمایہ شعر وشاعری میں سات بہترین قصیدوں کو چھانٹ کر انہیں سونے کے پانی سے قباطی (کتان کے کپڑے) پر لکھوا کر خانہ کعبہ کے پردے سے لٹکا دیا تھا، اسی وجہ سے ان کے نام کے ساتھ ''مذہبہ'' یعنی سونے کے پانی سے لکھے ہوئے قصیدے لگ گیا ہے اور انہی کو معلقات بھی کہتے ہیں۔

اصحابِ معلقات کی تعداد کے بارے میں اگر چہ اختلاف پایا جاتا ہے، چنانچہ بعض کا خیال ہے کہ ان کی تعداد سات ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ان کی تعداد دس ہے۔ لیکن اس بات پر تقریباً سب متفق ہیں کہ وہ شعراء جن کے قصیدے خانہ کعبہ میں لٹکائے گئے ان کی تعداد سات ہے۔ اور وہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔ امرؤالقیس ۲۔ طرفہ بن العبد ۳۔ زہیر بن ابی سلمٰی

۴۔ لبید بن ربیعہ العامری ۵۔ عمرو بن کلثوم ۶۔ عنترہ بن شداد

۷۔ الحارث بن حلزہ الیشکری

یہ معلقات سبعہ کے شعراء ہیں، بعض نے تین شعراء کو مزید ان کے ساتھ شامل کر کے ان کی تعداد دس بتائی ہے اور وہ تین شعراء یہ ہیں:

۱۔ نابغہ ذبیانی ۲۔ اعشیٰ القیس ۳۔ لبید بن الابرص۔

# ۱۔امرؤالقیس

(۵۰۰ء - ۵۴۰ء)

امرؤالقیس بن حجر بن حارث بن عمرو کا شمار طبقۂ اولیٰ کے شعراء میں ہوتا ہے۔ یہ تمام جاہلی شعراء میں سب سے زیادہ ممتاز، ناموراور امامِ فن سمجھا جاتا تھا،اسے ' الملک الضلیل ' یعنی گمراہ بادشاہ اور 'ذوالقروح' زخموں والا بھی کہتے ہیں۔ ماں باپ دونوں طرف سے بادشاہوں کے خاندان کا نہ صرف ایک فرد تھا بلکہ شہزادہ بھی تھا۔امرؤالقیس کو کثرتِ اشعار،تنوع مضامین،سرعتِ خیال،ندرتِ تصور،حسنِ وصف،منظرکشی،حسنِ بیان اورغریب الفاظ استعمال کرنے میں سارے جاہلی شعراء پرتفوق حاصل ہے۔امرؤالقیس جاہلی زمانہ کا وہ پہلا شاعر ہے جس نے سب سے پہلے محبوبہ کے اجڑے دیار پر ٹھہرنے اور کھنڈرات پر رونے کی رسم ایجاد کی۔اس میں شاہی جاہ وعزت،فقیرانہ مسکنت، قلندرانہ مستی،شیر کی سی حمیت،مصیبت زدہ کے شکوے ایک ہی جگہ سب کی تصویر نظر آئے گی،انھی اسباب کی بناء پر تمام راویانِ شعر کا متفقہ فیصلہ ہے کہ امرؤالقیس تمام جاہلی شعراء کا قائد تھا۔

اس کے مشہور معلقہ کی ابتدائی اشعار یہ ہیں:

قفا نبكي من ذكرى حبيب و منزل

بِسقط اللوى بين الدخول فحومل

یعنی اے میرے دونوں دوستو ذرا ٹھہرنا،تاکہ ہم تھوڑی دیر اپنے محبوب اوراس کی منزل کو یاد کرکے، جو دخول اور حومل کے درمیان ہیں،رولیں۔

# ۲۔طرفہ بن العبد

(متوفی ۵۵۰ء/ ۷۰ قبل ہجرت)

طرفہ بن العبد بن سفیان بکری یتیم پیدا ہوا تھا، اس کے چچاؤں نے اس کی صحیح تربیت نہیں کی تھی۔ اور اس کی ماں 'وردہ' کی جائداد وغیرہ بھی غصب کر لی تھی اس کی وجہ سے اس نے ان کی ہجو میں اشعار کہے، چچا اور اپنے خاندان سے بگاڑ کے بعد طرفہ گھر سے نکل پڑا اور رندی و بدمستی میں دن رات گذارتا اور بے دریغ پیسہ خرچ کرتا۔ طرفہ کی زندگی کا مطالعہ کرنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ اسے قدرت نے بلا کی ذہانت اور شاعری کا اعلیٰ فطری ذوق بخشا تھا۔ اگر اس کی عمر وفا کرتی تو شاید وہ دورِ جاہلی کے ممتاز ترین طبقہ اولیٰ کے ممتاز ترین شعراء میں شمار ہوتا اس کے قدرتِ کلام کا بہترین نمونہ اس کا وہ شہرۂ آفاق معلقہ ہے جس میں ایک سو پانچ شعر ہیں اور ان میں سے پچیس اشعار صرف اس کی اونٹنی کی تعریف میں ہیں اس کا یہ معلقہ دقتِ فکر و نظر، رفعتِ تخیل، ندرتِ تشبیہ اور نذاکت وصف کا ایسا نمونہ ہے جس کی نظیر کسی جاہلی شاعر کے کلام میں نہیں ملتی۔

ایک مرتبہ وہ اپنے ماموں متلمس کے ساتھ بادشاہ عمرو بن ہند کے پاس انعامات و بخشش کی غرض سے گیا، متلمس نے بھی بادشاہ کی ہجو کی تھی، وہ دونوں سے پرتپاک انداز سے ملا تاکہ وہ دونوں اس کی طرف سے مطمئین ہوجائیں بلکہ اس نے ہر ایک کو انعام بھی دیا اور ساتھ ہی دو خط بحرین کے گورنر کے نام

لکھ دیئے اور کہا کہ وہاں جا کر اپنا پورا پورا انعام وصول کرلیں، وہ ابھی گورنر بحرین کی طرف جانے والے راستے پر ہی تھے کہ متلمس کو خط کے متعلق شک گزرا، اس نے خط پڑھنے والے کو تلاش کیا جب اس نے خط پڑھا تو اس میں لکھا تھا ”باسمک اللھم، عمرو بن ہند کی طرف سے مکعبر کی طرف جوں ہی تیرے پاس متلمس میرا یہ خط لے کر پہنچے اس کے دونوں ہاتھ پاؤں کاٹ کر زندہ دفن کر دینا“ یہ جان کر اس نے وہ خط نہر میں پھینک دیا، پھر طرفہ کو کہنے لگا: تیرے خط میں بھی ایسا ہی لکھا ہوگا اس نے کہا: ہرگز نہیں میرے خط میں ایسا نہیں ہوسکتا اور سیدھا بحرین کے گورنر کے پاس پہنچا اور طرفہ کو اس نے قتل کر دیا۔ اس وقت اس کی عمر چھبیس سال تھی۔

اس کے معلقہ کا مطلع ہے:

**لخولة أطلال ببرقة ثهمد**

**تلوح كباقى الوشم في ظاهر اليد**

.......................

# ۳۔ زہیر بن اَبی سلمٰی

## (متوفی ۶۰۹ء مطابق ۱۳ قبل ہجری)

زہیر بن اَبی سلمٰی ربیعہ بن ریاح المزنی کو دورِ جاہلی طبقۂ اولٰی کے ممتاز شعراء میں شمار کیا جاتا ہے مگر اپنے ہم طبقہ شعراء کے مقابلہ میں بڑا پاکباز اور پاک گفتار تھا، کلام میں اختصار، حکمت ِفلسفہ کی گہرائی، اپنے اشعار میں اصلاح و ترمیم اور نظر ثانی کر کے صرف عمدہ اور معیاری اشعار کو باقی رکھنے میں اپنے دونوں ساتھیوں یعنی امرؤالقیس اور نابغہ ذبیانی پر فوقیت رکھتا ہے۔ اس کی شاعری صداقت لہجہ کی بنا پر ممتاز اور غریب الفاظ اور پیچیدہ معانی سے خالی، بے ہودہ خیالات اور فحش گوئی سے منزہ ہے۔ اس کا کلام قلیل الفاظ مگر کثیر معانی پر مشتمل ہوتا ہے۔ اسے مدح، ضرب المثل اور حکیمانہ مقولے نظم کرنے میں کمال حاصل ہے۔ زہیر ان تمام شاعروں میں سے ایک ہے جو شاعری کو لکھ کر پرکھتے اور کانٹ چھانٹ کرتے تھے۔ اس کے قصائد کو 'حوالیات' کہا جاتا ہے کیونکہ وہ چار ماہ قصیدہ نظم کرتا اور چار ماہ تک اس کی کانٹ چھانٹ کرتا۔ اسے عظیم شعراء کے سامنے پیش کرتا پھر جا کر لوگوں کو وہ قصیدہ سال بھر کے بعد جا کر ملتا۔

زہیر قبیلہ مزینہ سے تعلق رکھتا تھا جو قبیلہ مضر کی ایک شاخ تھا۔ زہیر کا گھرانہ شاعری میں ممتاز حیثیت رکھتا تھا۔ اس کا باپ ماموں اس کی دو بہنیں سلمٰی اور خنساء اور اس کے دو بیٹے کعب اور بجیر قابلِ ذکر شعراء میں سے تھے۔ اور یہ امتیاز کسی دوسرے گھرانے کو نصیب نہیں ہوا۔

زہیر بن اُبی سلمیٰ نے عرب کے صحرائے بے آب وگیاہ میں سب سے پہلے صلح وآشتی، محبت اور میل جول کے لافانی نغمے اپنے اشعار میں گائے۔

اس کے معلقہ کا موضوع مرہ قبیلہ کی ان دو شخصیات ہرم بن سنان اور حارث بن عوف کی مدح سرائی ہے جنہوں نے کوشش کر کے عبس وذبیان کے مابین صلح کرائی تھی اس کے مدحیہ قصیدہ کا مشہور مطلع ہے:

**أمن أم أوفى دمنة لم تكلم**

**بحومانة الدراج فالمتثلم**

یعنی کیا ام اوفی (زہیر کی بیوی کا نام) کے رہنے کی جگہ، یہ نشانات جو حومانہ الدراج اور متثلم میں ہیں بولتے نہیں؟ یعنی مرے سوالات کے جوابات نہیں دیتے؟

زہیر نے ایک سو سال سے بھی زیادہ عمر پائی، دلیل میں اس کا یہ شعر نقل کیا جاتا ہے:

**بدا لي أني عشت تسعين حجة**

**تباعا وعشرا عشتها وثمانيا**

اس سے ایک سو آٹھ سال عمر بنتی ہے ہجرت نبوی سے گیارہ سال پہلے وفات پائی، اس کے دونوں لڑکے کعب اور بجیر مسلمان ہوئے۔

........................

# ۴۔عمرو بن کلثوم التغلبی

(متوفی ۵۷۰ء بمطابق ۵۲ قبل ہجری)

عمرو نام، کنیت ابوالأسود، باپ کا نام کلثوم بن مالک تھا۔قبیلہ تغلب کا شاعر، بہادر شہسوار اور نامور سردار تھا۔اس کی طاقت اور عرب قبائل پر اس کی ہیبت اور رعب کا یہ عالم تھا کہ اسے 'فتاک العرب' یعنی عرب کا شیر کہتے تھے۔اس کا باپ بھی اپنی قوم کا سردار رہ چکا تھا اسی طرح لیلیٰ بھی بڑے باپ یعنی مہلہل بن ربیعہ کی بیٹی اور کلیب وائل، عربوں میں سب سے معزز اور پر ہیبت اور باوقار سردار کی بھتیجی اور کلثوم بن مالک بن عتاب جیسے نامور شہسور کی بیوی تھی۔غرض عمرو بن کلثوم ماں اور باپ دونوں طرف سے عرب کے ممتاز، مشہور، طاقتور اور بااثر قبیلہ کا فرد تھا۔

عمرو بن کلثوم نے شاہانہ اور شان وشوکت کے ماحول میں پرورش پائی اور بہادری، اولوالعزمی اور علم وفضل میں کمال حاصل کیا کہ پندرہ برس کی عمر ہی میں قبیلہ کا سردار چن لیا گیا۔بنوبکر اور تغلب کے مابین لڑائیاں ہوتی رہتی تھیں ان لڑائیوں میں یہی قائد ہوتا تھا۔

عمرو بن کلثوم فی البدیہہ شعر گو تھا۔اس کی شاعری اگرچہ بہت کم ہے مگر اس کا اسلوبِ بیان نہایت عمدہ اور مضمون بہترین اور پاکیزہ ہوتا تھا۔

ایک عجیب واقعہ یہ پیش آیا کہ آل منذر کے بادشاہ عمرو بن ہند نے اپنے درباریوں سے پوچھا کہ تم عرب کا کوئی ایسا آدمی بتا سکتے ہو جس کی ماں میری ماں کی خدمت کرنے کو اپنی توہین سمجھے؟ وہ کہنے لگے:

شاعر عمرو بن کلثوم کی ماں لیلیٰ کے متعلق ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ ایسا کرنے کو ذلت و عار سمجھے گی۔ اس لئے کہ اس کا باپ مہلہل بن ربیعہ، اس کا چچا کلیب وائل اور اس کا شوہر کلثوم بن مالک بن عتاب عرب کا مشہور شہسوار ہے۔ اور اس کا بیٹا عمرو بن کلثوم اپنی قوم کا مایہ ناز سردار ہے۔ یہ سن کر عمرو بن ہند نے عمرو بن کلثوم کو کہلا بھیجا کہ عمرو بن ہند آپ سے ملنا چاہتا ہے۔ اس کی خوائش ہے کہ آپ آئیں اور اپنی والدہ کو ساتھ لائیں میری والدہ ان سے ملنا چاہتی ہے۔ چنانچہ عمرو بن کلثوم خاندان تغلب کی ایک جماعت کو لیکر اپنی والدہ کے ہمراہ جزیرہ سے عمرو بن ہند کے ہاں آ پہنچا، عمرو کے حکم سے فرات اور حیرہ کے درمیان شامیانے تنوا دیئے گئے اور اپنی حکومت کے سرکردہ افراد کو بھی بلوالیا وہ سب وہاں جمع ہو گئے۔ ادھر عمرو بن ہند نے اپنی ماں کو سکھا دیا کہ تم لیلیٰ بنت مہلہل سے کوئی کام کرنے کے لئے کہنا۔ جب لیلیٰ شامیانے میں داخل ہوئی اور اطمینان سے ایک جگہ بیٹھ گئی تو عمرو بن ہند کی ماں نے لیلیٰ کو کہا: 'ذرہ یہ سینی تو مجھے اٹھا کر لاؤ! لیلیٰ نے اپنی عزت و وقار کو برقرار رکھتے ہوئے کہا: ''جس کو کوئی کام ہو وہ اپنا کام خود کرے''۔ جب اس نے اسرار کیا تو لیلیٰ چلائی: ''ہائے مجھے ذلیل کرتے ہیں' جب اس کے بیٹے عمرو بن کلثوم نے یہ چیخ سنی تو وہ غصے سے بھرا ہوا تھا اور وہیں بھرے دربار میں عمرو بن ہند بادشاہ کو قتل کر دیا۔ پھر فوراً ہی جزیرہ واپس چلا گیا، وہاں پہنچ کر اپنا شہرۂ آفاق معلقہ کہا جس کا مطلع ہے:

ألا هبي بصحنك فاصبحينا

ولا تبقي خمور الأندرينا

اے محبوبہ! اپنا جامِ شراب لے کر اٹھو اور صبح سویرے ہمیں شراب پلا اور اندرین کی بہترین شراب کو بچا کر مت رکھو۔

چھٹی صدی عیسوی کے اواخر میں اس کا انتقال ہوا۔

# ۵۔ عنترہ بن شداد العبسی

## (متوفی ۶۱۵ء)

عنترہ نام، کنیت ابوالمفلس ہے۔ قبیلہ عبس کے ایک شخص شداد العبسی کا لونڈی زادہ تھا اس کی ماں کا نام 'زبیبہ' تھا یہ اپنی غلامی کے داغ سے بیزار رہا۔ اس نے جنگ وجدل کی مشق کی، سپہ گیری اور شہسواری کی تربیت حاصل کی۔ یہاں تک کہ بہادری، دلیری، پیش قدمی اور جرأت میں اس کا نام ضرب المثل بن گیا،

داحس اور غبراء کی جنگوں میں عنترہ نے اپنے قبیلے کی قیادت کی۔ اس نے کافی عمر پائی۔ یہاں تک کہ بڑھاپے کی وجہ سے اس کی ہڈیاں کمزور پڑ گئیں۔ قبیلۂ طئے پر ایک حملے کے دوران گرفتار ہو گیا اور بعثتِ نبویؐ سے پہلے ہی ۶۱۵ء میں قتل کر دیا گیا۔

بہادری اولوالعزمی اور فنونِ سپہ گیری میں مہارت پیدا کر کے سارے عبسی نوجوانوں میں امتیاز حاصل کرنے کا ایک بہت بڑا سبب یہ بھی تھا کہ اس نے نوجوانی میں اپنی چچازاد بہن 'عبلہ' سے شادی کرنے کی بہت کوشش کی لیکن چچا نے صرف اس وجہ سے یہ رشتہ نامنظور کیا کہ وہ غلام تھا۔ اس ناکامی کا ردِ عمل اس پر یہ ہوا کہ ایک طرف سے اس نے ان فضائل اور اوصاف کی طرف اپنی توجہ مبذول کر دی تو دوسری طرف اس ناکامی نے اس کے جذباتِ شاعری کو برانگیختہ کر دیا۔ چنانچہ دونوں میدانوں میں اس نے وہ نام اور کمال پیدا کیا کہ اپنے زمانہ میں کوئی اس کا ہمسر نہ تھا۔ آخر میں اس کے باپ نے اس کو آزاد

کر کے اپنے نصب میں شامل کر دیا تو 'عبلہ' سے اس کی شادی ہوگئی۔

جب وہ آزاد ہوا اور جنگ وجدل میں اس کی بہادری اور شجاعت کے جوہر کھلے تو اس کے جذباتِ شاعری بھی بھڑک اٹھے اس کی یادگار اس کا وہ معلقہ ہے جو ادب عربی میں فخر وحماسہ میں اپنی مثال آپ ہے۔

اس کا سبب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ خاندان عبس کے ایک فرد نے اسے گالی دی اور اس کو بدنسل اور سیاہ ہونے کا طعنہ دیا تو عنترہ نے اسے کہا: میں جنگ میں حصہ لیتا ہوں۔ مجھے مالِ غنیمت میں پورا حصہ دیا جاتا ہے میں ہاتھ پھیلانا پسند نہیں کرتا ہوں۔اپنے مال کی سخاوت کرتا ہوں اور اہم مواقع پر مجھے آگے کیا جاتا ہے۔تو گالی دینے والے شخص نے کہا میں تجھ سے بہتر شاعری کرتا ہوں۔ یہ سن کر عنترہ نے کہا، اس کا تجھے عنقریب پتہ چل جائے گا۔ پھر اس نے صبح ہی اپنا مشہور مذہبہ قصیدہ لوگوں کے سامنے پیش کیا تو اس طرح اس نے حریف کا ناطقہ بند کر دیا اور اسے شکست فاش دی۔اس معلقہ کا مطلع ہے:

**هل غادر الشعراء من متردّم**

**أم هل عرفت بعد توهم**

........................

# ٦۔حارث بن حلزہ یشکری

## (متوفی ۵۴۰۔۵۶۰ء بمطابق ۵۲ قبل ہجری)

نام حارث اور کنیت ابو ظلیم تھی۔اس کا باپ حلزہ قبیلۂ بکر کا شاعر تھا۔حارث فی البدیہہ شعر کہنے اور فخر وحماسہ کے مضامین میں ممتاز شاعر سمجھا جاتا تھا۔اپنے قبیلہ بکر بن وائل میں اس کی وہی حیثیت تھی جو عمرو بن کلثوم کو قبیلۂ تغلب میں حاصل تھی یہ بھی اسی طرح اپنے معلقہ کی وجہ سے مشہور ہوا جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس نے بادشاہ کی موجودگی میں یہ قصیدہ فی البدیہہ کہا تھا۔یہ قصیدہ کہنے کا سبب یہ ہوا کہ بکر وتغلب نے عمرو بن ہند کے سامنے ہتھیار ڈال کر یہ طے کیا کہ وہ دونوں قبیلوں سے ضمانتیں لے کر ظالم سے مظلوم کا حق دلائے، تو اس موقع پر دونوں قبیلوں نے ایک دوسرے پر الزام تراشی کی،خاندان تغلب نے خاندان بکر پر غداری کا الزام لگایا،تو نوبت یہاں تک پہنچی کہ دونوں فریق عمرو بن ہند کے سامنے ہی جھگڑنے لگے اور ہاتھا پائی تک پہنچ گئے۔بادشاہ کا میلان تغلب کی جانب تھا، اس طرفداری نے شاعر حارث بن حلزہ کے جذبات کو ابھارا، وہ یکدم کھڑا ہوا اور فی البدیہہ اپنا قصیدہ شروع کر دیا۔اس وقت وہ اپنی کمان پر ٹیک لگائے کھڑا تھا،وہ اس قدر مغلوب الغضب ہوا کہ اس کا ایک ہاتھ کٹ گیا اور اسے محسوس تک نہ ہوا۔اس نے بہترین انداز میں بادشاہ کی مدح سرائی کی یہاں تک کہ وہ اس کی سوچ پر غالب آ گیا اور اسے اپنا ہم خیال بنالیا۔

حارث نے طویل عمر پائی، اصمعی کا خیال ہے کہ اس قصیدہ کو سناتے وقت اس کی عمر ایک سو پینتیس

برس تھی۔

اس کا لمبا قصیدہ حسنِ ترتیب، روانی اور انفرادیت کی بنا پر بہت مقبول ہوا، خصوصاً ایک ہی جگہ پر اس قدر طویل قصیدہ فی البدیہہ کہنے کی بنا پر بہت زیادہ پسند کیا گیا۔ ابوعمرو شیبانی کا کہنا ہے کہ ''اگر وہ اس قصیدہ کی تیاری پر ایک سال کا عرصہ بھی لگا دیتا تو اس کو ملامت نہیں کی جا سکتی تھی''۔ اس کے قصیدہ کا مطلع ہے:

آذنتـــنـــا ببيـــنهـــا أســـمـــاء

رب ثـــاو يـــمـــل مـــنـــه الثـــواء

....................................

# ۷۔لبید بن ربیعہ

(پیدائش:۱۰۴ قبل ہجری،وفات: ۴۱ ہجری)

ابوعقیل لبید بن ربیعہ ایک اعلیٰ مرتبت خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔اس نے سخاوت و بہادری کی آغوش میں پرورش پائی۔اس کا باپ پریشان حال لوگوں کی امید گاہ تھا۔اس کا چچا مضر کا شہسوار اور 'ملاعب الأسنة' (نیزوں کے ساتھ کھیلنے والا) تھا۔لبید بذات خود بڑا فیاض،عقلمند،شریف النفس، پیکر مروت اور بہادر تھا۔یہی اخلاق وجذبات اس کی شاعری میں بھی نظر آتے ہیں۔اس کی شاعری میں فخریہ لہجہ اور شرافت وکرم کا اظہار ہوتا ہے۔اس کے قصیدے کے الفاظ پرشوکت،عبارت کی ترتیب،حسین وخوشنما،حکمت عالیہ سے بھرپور موعظ حسنہ کا مرقع اور جامع کلمات سے مزین ہے۔

اس کے اشعار کہنے کا سبب یہ ہوا کہ اس کا ماموں قبیلۂ عبس کا امیر ربیعہ بن زیاد، نعمان بن منذر کے پاس گیا اور شاعر کی قوم بنوعامر کے متعلق غلط قسم کے الفاظ کہے،جب بنوعامر کا وفد 'ملاعب الأسنة' کی قیادت میں نعمان بن منذر کے پاس پہنچا تو اس نے وفد کو اہمیت نہ دی،اور بے رخی برتی، اس ناروہ سلوک سے بنوعامر کو بہت دکھ ہوا اور انہوں نے اپنی بےعزتی محسوس کی، لبید ان دنوں بہت چھوٹا تھا،اس نے ان سے کہا کہ مجھے بھی اپنے معاملے میں شریک کرلیں،لیکن انہوں نے اسے چھوٹا سمجھ کر نظر انداز کردیا،اصرار کے بعد انہوں نے اس کی درخواست قبول کی اور اس نے ان سے وعدہ کیا کہ وہ انتقام لیتے ہوئے ربیعہ کی ایسی ہجو کرے گا کہ بادشاہ اسے اپنی مجلس سے اٹھادے گا۔پہلے اس کو آزمایا گیا

،جس میں وہ پورا اترا، اس کے بعد اس کو ہجو کی اجازت دی گئی۔ چنانچہ اس نے نہایت چبھتے ہوئے ہجویہ اشعار کہے جس کا پہلا مصرعہ یہ ہے:

**مهلاً أبيت اللعن لا تأكل معه..... الخ**

بادشاہ سلامت: ذرہ ٹھہریئے، خدا آپ کے اقبال کو بلند کرے، اس کے ساتھ کھانا نہ کھایئے،۔۔۔الخ

یہ رجز سننے کے بعد بادشاہ اس سے متنفر ہو گیا، اور اس کو اپنے دربار سے نکال دیا۔ اور عامریوں کو اعزاز و اکرام دے کر اپنا مقرب بنا لیا اس کی وجہ سے لبید مشہور ہوا، بعد میں یہ اپنی قوم کا وفد لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام قبول کر لیا۔ پھر اس نے قرآنِ کریم حفظ کیا اور شاعری ترک کر دی یہاں تک کہ اسلام لانے کے بعد اس نے صرف یہ شعر کہا:

**الحمد لله اذ لم يأتيني أجلي**

**حتى لبست من الاسلام سربالا**

یعنی اللہ کا شکر ہے کہ میں نے موت آنے سے پہلے پہلے اسلام کا لباس پہن لیا۔

جب کوفہ بسایا گیا تو خلافت فاروقی میں وہاں چلا گیا اور وہیں مقیم ہو گیا اور حضرت معاویہ کی خلافت کے اوائل میں اکتالیس ہجری میں وفات پائی۔ کہتے ہیں اس نے ایک سو پینتالیس سال عمر پائی۔ خود اس کا یہ شعر ہے:

**لقد سئمت من الحياة و طولها**

**و سؤال هذا الناس كيف لبيد**

میں زندگی اور اس کی طوالت سے اکتا گیا ہوں اور لوگوں کے یہ بار بار پوچھنے سے تنگ آ گیا ہوں کہ لبید کا کیا حال ہے۔

# الوحدة الخامسة

**Unit - V**

**Al Hadees**

# تهذيب الأخلاق

١ . باب في حب الله و رسوله (منتخب)

٢. باب الحب في الله والبغض في الله (منتخب)

٣. باب في الاصلاح بين الناس (منتخب)

٤. باب في بر الوالدين (منتخب)

٥. باب في الكسب والعمل بيده (منتخب)

٦. باب في النصح وايصال الخير (منتخب)

# ۱ . باب في حب اللّٰه و رسوله (منتخب)

## اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے باپ، تمہارے لڑکے، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں، تمہارے کنبے، وہ مال جو تم نے کمائے، وہ تجارت جس کے بگڑ جانے سے تم ڈر رہے ہو، وہ گھر جنہیں تم پسند کرتے ہو (یہ سب) تم کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ عزیز ہوں تو تم منتظر رہو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم بھیج دے۔ (سورۂ توبہ، آیت:۲۴)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اے ایمان والو تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے، سو اللہ عنقریب ایسے لوگوں کو (وجود میں) لے آئے گا جنہیں وہ چاہتا ہوگا اور وہ اسے چاہتے ہوں گے۔(سورۂ المائدہ ،آیت:۵۴)۔

اور ارشاد ہے:

اور جو ایمان والے ہیں وہ تو اللہ کی محبت سب سے قوی رکھتے ہیں۔(سورۂ البقرہ، آیت:۱۶۵)

**(۱) حلاوت ایمانی کے لئے تین چیزیں ضروری ہیں**

حضرت اُنس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص کے اندر تین باتیں ہوں اس کو ایمان کی حلاوت (چاشنی ولذت) محسوس ہوگی۔(۱) اللہ اور اس

کے رسول ﷺ ماسواسے زیادہ محبوب ہوں۔ (۲) وہ کسی سے محبت کرے تو اللہ کے لئے کرے۔ (۳) وہ کفر کی طرف دوبارہ لوٹنا اتنا ہی ناپسند کرے جتنا آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

**(۲) رسول ﷺ کی محبت سب پر غالب ہونی چاہئے**

حضرت اُنس رضی اللہ عنہ ہی کی ایک روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک میری محبت اہل وعیال، مال ودولت اور تمام لوگوں کی محبت پر غالب (اورزیادہ) نہ ہوجائے (مسلم)

(۳) حضرت اُنس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت اور مروی ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا، تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ اس کو محبوب نہ ہوجاؤں۔ (بخاری)

**(۴) جو جس سے محبت کرے گا اس کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا**

حضرت اُنس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی (بدوی) نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ حضور ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس اعرابی نے کہا: اللہ اور رسول کی محبت (جواب میں) حضور ﷺ نے فرمایا: تم جس سے محبت کرتے ہو اسی کے ساتھ ہوگے۔ (اس پر) حضرت اُنس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں، ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما سے محبت کرتا ہوں مجھے (خدا سے) امید ہے کہ ان حضرات کے ساتھ ہوں گا چاہے ان کے جیسے کام نہ کرسکوں۔ (مسلم)

(۵) ایک اور روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کے

پاس ایک شخص حاضر ہوا اس نے عرض کیا، اے رسول اللہ ﷺ ایسے شخص کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں جس نے لوگوں سے محبت کی، لیکن ان کے مرتبہ کا نہیں ہوا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مؤمن جس کو چاہتا ہے اسی کے ساتھ ہوگا۔ (مسلم)

**(٦) کسی ولی سے نفرت اور دشمنی رکھنے والے کے خلاف اللہ تعالیٰ کا اعلان جنگ**

حضرت اَبو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو میرے دوست (ولی) سے دشمنی رکھے گا۔ (ا) میں نے اس سے لڑائی کا اعلان کر دیا۔ میرے بندوں کا فرائض سے نزدیکی (قریبی) حاصل کرنا جس قدر مجھے محبوب ہے اس قدر کسی نیکی سے نزدیکی مجھ کو محبوب نہیں ۔میرا بندہ نوافل کے ذریعہ مجھ سے قریب ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ اور جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔ اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کو دیتا ہوں۔ اور اگر وہ میری پناہ چاہتا ہے تو میں ضرور اس کو پناہ دیتا ہوں (بخاری)

.........................

# ٢. باب الحب في الله و البغض في الله (منتخب)

## دوستی ہو یا دشمنی اللہ تعالیٰ کے لئے ہو

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: جو لوگ خدا پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو خدا اور رسول کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے خواہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا خاندان ہی کے لوگ ہوں یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں خدا نے ایمان (پتھر کی لکیر کی طرح) تحریر کر دیا ہے اور فیضِ غیبی سے ان کی مدد کی ہے۔ اور وہ ان کو بہشتوں میں جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں داخل کرے گا ہمیشہ ان میں رہیں گے خدا ان سے خوش ہے اور وہ خدا سے خوش۔ (سورۃ المجادلۃ، آیت ٢٢)۔

اور ارشاد ہے:

ترجمہ: تمہارے دوست تو خدا اور اس کے پیغمبر اور مؤمن لوگ ہی ہیں جو نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور (خدا کے آگے) جھکتے ہیں۔ (سورۃ المائدہ، آیت ٥٥)۔

اور ارشاد ہے:

ترجمہ: مؤمنوں کو چاہئے کہ مؤمنوں کے سوا کافروں کو دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا اس سے خدا کا کچھ (عہد) نہیں۔ ہاں اگر اس طریقہ سے تم ان (کے شر) سے بچاؤ کی صورت پیدا کرو۔ (تو مضائقہ نہیں) (سورۃ آل عمران، آیت ٢٨)

(۱) عرش کا سایہ

حضرت اُبو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا میری عظمت و بڑائی کی وجہ سے جو آپس میں محبت کرتے تھے وہ کہاں ہیں، آج میں ان پر اپنا سایہ کروں گا، آج میرے سایہ کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں۔ (مسلم)

(۲) اللہ کی محبت ان لوگوں کے لئے

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میرے لئے باہم محبت کرنے والوں اور میرے واسطے ایک دوسرے کے پاس بیٹھنے والوں اور میری خاطر ایک دوسرے سے ملنے جلنے والوں اور میری رضا کے لئے ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں کے لئے میری محبت واجب ہوگی۔ (مؤطا امام مالک)

(۳) سات قسم کے لوگ عرش کے سایہ میں

حضرت اُبو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا سات آدمی ہیں جن پر اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اپنا سایہ کرے گا جس دن بجز اللہ کے سائے کے کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (۱) منصف حاکم۔ (۲) وہ نوجوان جس نے اللہ کی عبادت میں نشو نما پائی۔ (۳) نماز کا ایسا پابند شخص جس کا دل ہمیشہ مسجد میں لگا رہے۔ (۴) وہ دو آدمی جو اللہ کے لئے محبت کریں، ملیں تو اس کے لئے ملیں، جدا ہوں تو اس کے لئے جدا ہوں۔ (۵) ایسا شخص جس کو ذی حیثیت اور حسین و جمیل عورت معصیت کی دعوت دے اور وہ یہ کہتا ہوا انکار کر دے کہ میں خدا سے ڈرتا ہوں۔ (۶) ایسا شخص جو اس طرح چھپا کر صدقہ کرے کہ بایاں ہاتھ بھی نہ جانے کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے (قریب ترین شخص کو بھی صدقہ کرنے کا علم نہ ہو)۔ (۷) ایسا شخص جس نے تنہائی میں خدا کو یاد کیا اور اس کے

آنسوں بہنے لگیں۔ (بخاری ومسلم)

**(۴) کام خالص اللہ کے لئے کرنا چاہئے**

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے خدا کیلئے محبت کی اور خدا کیلئے غصہ کیا، خدا کے لئے دیا، اور خدا کے لئے روکا اس نے اپنا ایمان مکمل کرلیا۔ (ابوداؤد)

**(۵) حضرت ابوأمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ**

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے بہتر عمل یہ ہے کی مسلمان کسی سے محبت کرے تو اللہ کے لئے اور کسی سے ناراض ہوتو خدا کیلئے ناراض ہو۔ (أبوداؤد)

**(٦) مسلمان کی اہمیت**

حضرت أبوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشادفرمایا کہ جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے یا اللہ کے لئے کسی مسلمان بھائی سے ملاقات کرنے جاتا ہے۔ (ا) تو ایک پکارنے والا پکارتا ہے مبارک ہو تیرا چلنا مبارک ہو تو نے جنت میں ایک جگہ بنالی۔ (ترمذی)

**(٧) جس سے محبت ہو اس کو بتادے**

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنے کسی مسلمان بھائی سے محبت کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کو بتادے کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ (أبوداؤد وترمذی)

.........................

# ۳۔ باب في الاصلاح بين الناس

## باہم صلح اور میل جول کرانے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ان لوگوں کی بہت سی سرگوشیاں اچھی نہیں۔ ہاں (اس شخص کی سرگوشی اچھی ہوسکتی ہے) جو خیرات یا نیک بات یا لوگوں میں صلح کرنے کو کہے۔ (سورۃ النساء، آیت ۱۱۴)

اور ارشاد ہے:

ترجمہ: تم اپنے دو بھائیوں میں صلح کرادیا کرو۔ (سورۃ الحجرات، آیت ۱۰)

اور ارشاد ہے:

ترجمہ: اور صلح خوب (چیز) ہے۔ (سورۃ الأنفال، آیت ۱)

اور ارشاد ہے:

ترجمہ: اور آپس میں صلح رکھو۔ (سورۃ النساء، آیت ۱۲۸)

**(۱) رسول اللہ ﷺ کی جدوجہد صلح کے سلسلہ میں**

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کو اطلاع ملی کہ بنو عمرو بن عوف کا آپس میں کچھ اختلاف ہے تو آپ کچھ لوگوں کے ساتھ ان میں صلح کرانے کیلئے تشریف لے گئے معاملہ طے ہونے میں دیر لگی اور نماز کا وقت آ گیا، حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضرت أبو بکر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ اے ابوبکر حضور ﷺ معاملہ طے کرنے میں مشغول ہو گئے ہیں اور نماز کا وقت قریب آ گیا ہے۔کیا آپ امامت فرما سکتے ہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہاں اگر آپ چاہتے ہیں تو میں نماز پڑھا سکتا ہوں (بخاری و مسلم)

**(۲) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ**

قبا کے لوگوں میں باہم لڑائی ہوئی (بات اتنی بڑھی) پتھر بازی شروع ہو گئی۔حضور ﷺ کو اطلاع کی گئی۔آپ نے فرمایا ہمارے ساتھ چلو ہم ان میں صلح کرا دیں۔ (بخاری)

**(۳) انسان کے ہر جوڑ پر صدقہ اجب ہے**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہر روز سورج طلوع ہونے کے بعد انسان کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ واجب ہوتا ہے۔وہ دو آدمیوں کے درمیان صلح کرا دیتا ہے یہ بھی صدقہ ہے سواری پر سوار ہونے میں آدمی کی مدد کرا دیتا ہے یا اس کا سامان اٹھا کر اسے دے دیتا ہے صدقہ ہے بھلی بات کہنا بھی صدقہ ہے۔ہر قدم جو نماز کے لئے اٹھتا ہے یہ بھی صدقہ ہے۔راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا یہ بھی صدقہ ہے۔(بخاری و مسلم)

**(۴) صلح کی خصوصیت**

حضرت ام کلثوم بنت عقبہ بن ابو معیط رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا وہ آدمیوں کے درمیان صلح کرانے والا جھوٹا نہیں وہ نیک کام کرتا ہے اور بھلی بات کہتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

**(۵) آپس کا بگاڑ دین کو برباد کر دیتا ہے**

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔کیا میں تم کو روزہ، نماز، صدقہ سے افضل کام نہ بتاؤں صحابہ حضرات نے عرض کیا۔ اے اللہ کے نبی ضرور فرمائیں۔آپ

ﷺ نے فرمایا' باہم صلاح کرانا' اور آپس کا بگاڑ دین کو برباد کر دیتا ہے۔ (أبوداؤد)

**(٦) چغل خور کے لئے وعید**

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ایک روایت میں ہے کہ چپکے سے لوگوں کی باتیں سن کر چغلی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (بخاری ومسلم)

...............................

# ۴. باب في بر الوالدين

## والدین کے ساتھ حسن سلوک

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:

اور تمہارے پروردگار نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی (کرتے رہو) اگر ان میں ایک یا دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اف تک نہ کہنا اور نہ انہیں جھڑکنا اور ان سے بات ادب سے کرنا اور عاجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے پروردگار جیسا انہوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کی ہے تو بھی (ان کے حال) پر رحم فرما۔ (سورۃ الاسراء: آیت ۲۳۔۲۴)

اور ارشاد ہے:

ترجمہ:

اور ہم نے انسان کو جسے اس کی ماں تکلیف پر تکلیف سہہ کر پیٹ میں اٹھائے رکھتی ہے پھر اسے دودھ پلاتی ہے۔اور دو برس میں دودھ چھڑانا ہوتا ہے (اپنے) اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید کی ہے کہ میرا بھی شکر کرتا رہ اور اپنے ماں باپ کا بھی۔ (سورۃ لقمان: آیت ۱۴)

اور ارشاد ہے:

ترجمہ:

اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا۔اس کی ماں نے تکلیف سے اسے پیٹ میں رکھا اور تکلیف سے جنا۔ (سورۃ الاحقاف: آیت ۱۵)

**(۱) افضل اعمال**

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ اے اللہ کے نبیؐ! اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل زیادہ پسند ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نماز کا اس کے وقت پر ادا کرنا۔ پھر میں نے پوچھا کہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل زیادہ پسند ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: والدین کے ساتھ حسن سلوک، میں نے عرض کیا اس کے بعد اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل زیادہ پسند ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا خدا کی راہ میں جہاد کرنا (بخاری ومسلم)

**(۲) ماں کا حق سب سے زیادہ**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور ﷺ کے پاس آیا پھر اس نے عرض کیا اے اللہ کے نبیؐ! میرے حسنِ سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا تمہاری ماں، پھر اس نے پوچھا اس کے بعد کون؟ پھر ارشا فرمایا تمہاری ماں۔ پھر اس نے پوچھا اس کے بعد کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا باپ۔ (بخاری ومسلم)

**(۳) والدین کے حقوق**

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا آپ سے ہجرت اور جہاد کی بیعت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اجر کا طالب ہوں آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے اس شخص نے جواب دیا۔ ہاں، بلکہ دونوں باحیات ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم اللہ تعالیٰ سے اجر کے طالب ہو اس شخص نے عرض کیا ہاں۔ میں اجر کا طالب

ہوں ۔آپ ﷺ نے فرمایا تو تم اپنے والدین کے پاس واپس جاؤ اوران کے ساتھ حسنِ سلوک کرو۔ (بخاری ومسلم)

**(۴) والدین کی اطاعت جنت میں داخل ہونے کا ذریعہ**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ذلیل ہو، ذلیل ہو، ذلیل ہو۔ لوگوں نے پوچھا اللہ کے نبی کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے والدین کر بڑھاپے میں پایا ایک کو یا دونوں کو اور پھر جنت میں داخل نہیں ہوسکا۔ (مسلم)

..............................

# ۵. باب في الكسب والعمل بيده

## محنت ومزدوری اور ہاتھ سے کمانے کی اہمیت اور فضیلت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ:

پھر جب نماز ہو چکے تو اپنی اپنی راہ لو اور خدا کا فضل تلاش کرو اور خدا کو بہت یاد کرتے رہو تا کہ نجات پاؤ۔ (سورۂ: الجمعۃ آیت: ۱۰)

اور ارشاد ہے:

ترجمہ:

اس کا تمہیں کچھ گناہ نہیں کہ (حج کے دنوں میں تجارت کے ذریعہ) اپنے پروردگار سے روزی طلب کرو۔ (سورۂ: البقرہ آیت: ۱۹۸)

اور ارشاد ہے:

ترجمہ:

حالانکہ بیع کو خدا نے حلال کیا اور سود کو حرام۔ (سورۂ: البقرہ آیت: ۲۷۵)

اور ارشاد ہے۔

ترجمہ:

اے ایمان والو ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ ہاں اگر اس کی رضامندی سے تجارت کا لین دین ہو (اور اس سے مالی فائدہ ہو تو جائزہ) (سورۃ: النساء آیت ۲۹)

اور ارشاد ہے:

ترجمہ:

اور تم دریا میں کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ (پانی کو) پھاڑتی ہوئی چلی آتی ہیں تاکہ تم اس کے فضل سے معاش تلاش کرو۔ (سورۃ: الفاطر آیت: ۱۲)

اور ارشاد ہے:

ترجمہ:

یعنی ایسے لوگ جن کو خدا کے ذکر سے نہ سودہ گری غافل کرتی ہے نہ خرید و فروخت۔ (سورۃ: النور آیت: ۲۷)

اور ارشاد ہے:

ترجمہ:

مؤمنو! جو پاکیزہ اور عمدہ مال تم کھاتے ہو اور جو چیزیں ہم تمہارے لئے زمین سے نکالتے ہیں ان میں سے راہِ خدا میں خرچ کرو۔ (سورۃ: البقرہ آیت: ۲۶۷)

**(۱) مانگنا اچھی چیز نہیں**

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی اپنی رسی لے کر پہاڑ پر آئے اور لکڑی کا ایک بوجھ اپنی پیٹھ پر لا دلائے اس کو بیچے اللہ اس کی وجہ سے بقدرِ ضرورت

دے دے۔تو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے مانگتا پھرے۔لوگوں کی خوشی پر موقوف ہے دیں نہ دیں۔ (بخاری)

**(۲) بڑے بڑے پیغمبر اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتے تھے**

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی نے اس سے بہتر کھانا کبھی نہیں کھایا کہ آدمی اپنے ہاتھ کی محنت کا کھائے۔ بیشک اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے کام کر کے کھاتے تھے۔ (بخاری)

**(۳) حضرت زکریاؑ کی محنت ومزدوری**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی کا کام کرتے تھے۔ (مسلم)

**(۴) صدقہ وخیرات میں مالداروں کا حق نہیں ہے**

حضرت عبداللہ بن عدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے ان سے بیان کیا کہ وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دونوں نے صدقہ وخیرات مانگا۔آپ ﷺ نے نظر ڈال کر اوپر سے نیچے تک دیکھا تو آپ ﷺ نے ان کو توانا وتندرست محسوس کیا۔پھر آپ ﷺ نے ان سے فرمایا تم چاہو تو میں تم کو دے دوں، (مگر یہ سمجھ لو کہ) اور (تم جیسے) تندرست وتوانا لوگوں کا اس میں حصہ نہیں ہے۔ (ابوداؤد، نسائی)

**(۵) یتیم کے مال کو تجارت کر کے بڑھانا چاہئے**

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کسی یتیم کا ولی بنے اس کو چاہئے کہ اس یتیم کے مال کو تجارت کر کے بڑھاتا رہے۔ایسا نہ کرے کہ اس کو بڑھائے نہیں اور صدقہ دیتے دیتے اس کا مال ختم ہو جائے۔ (ترمذی)

**(٦) بیچی جانے والی چیز کا عیب چھپانے کی سخت ممانعت اور وعید ہے**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ غلہ کے ایک ڈھیر کے پاس سے گذرے تو آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس ڈھیر کے اندر داخل کر دیا تو آپ ﷺ کی انگلیوں نے گیلا پن محسوس کیا۔ آپ ﷺ نے اس غلہ فروش دوکاندار سے فرمایا کہ یہ تری اور گیلا پن کیسا ہے؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ غلہ پر بارش کی بوندیں پڑ گئی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس بھیگے ہوئے غلہ کو تم نے ڈھیر کے اوپر کیوں نہ رہنے دیا تا کہ خرید نے والے لوگ اس کو دیکھ سکتے۔ جو آدمی دھوکہ بازی کرے وہ ہم سے نہیں ہے۔ (مسلم)

**(٧) دھوکہ باز تاجر کا حشر خراب ہوگا**

حضرت رفاع بن رافعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تاجر لوگ سوائے ان کے جنہوں نے تقوی، نیکی اور سچائی کا رویہ اختیار کیا۔ قیامت میں فاجر اور بدکار اٹھائے جاہیں گے۔ (ترمذی)

**(٨) شجرکاری اور کاشت کاری میں نفع ہی نفع**

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کوئی درخت لگائے یا کھیتی کرے۔ اور اس سے دوسرے لوگ فائدہ اٹھائیں یا پرندہ تو اس کے لئے (درخت کا لگانا یا کاشت کرنا) صدقہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

..............................

# ٦۔ باب في النصح وايصال الخير

## دوسروں کے ساتھ ہمدردی اور خیر خواہی مؤمن کی شان ہے

قرآنِ کریم میں حضرت نوح علیہ السلام کا قول نقل کیا ہے انہوں نے اپنی امت سے کہا:

ترجمہ: اور میں تمہاری خیر خواہی کرتا ہوں۔ (سورۃ: الاعراف آیت ٦٢)

ہود علیہ السلام کا قول نقل کیا ہے۔

ترجمہ: اور میں تمہارا امانت دار خیر خواہ ہوں۔ (سورۃ: الاعراف آیت ٦٨)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: مؤمن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ (سورۃ: الحجرات آیت ١٠)

ایک دوسری آیت میں ارشاد ہے:

ترجمہ: اور نیک کام کروتا کہ فلاح پاؤ۔ (سورۃ: الحج آیت ٧٧)

**(١) خیر خواہی کی اہمیت**

حضرت تمیم بن اویس داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا دین خیر خواہی اور نصیحت کا نام ہے۔ آپ نے تین مرتبہ یہ فرمایا، ہم نے سوال کیا، اللہ کے نبی! کس کے لئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ اور اس کی کتاب کے لئے اور اس کے رسول، مسلمان پیشواؤں اور ان کی عوام کے لئے۔ (مسلم)

**(۲) ہر مسلمان کو جذبۂ خیر خواہی رکھنا چاہئے**

حضرت زیاد بن علاقہ سے روایت ہے کہ میں نے جریر بن عبداللہ کو کہتے سنا کہ میں رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے نبیؐ! میں اسلام کی آپ سے بیعت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے مجھ پر یہ شرط لگائی کہ اس (اسلام) کے ساتھ ہر مسلمان کے لئے جذبہ خیر خواہی رکھنے کی بھی بیعت کریں۔ چنانچہ میں نے اس پر بیعت کی اور اس مسجد کے خدا کی قسم میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ (بخاری)

**(۳) جو اپنے لئے پسند کرے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے**

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی کامل مؤمن اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی نہ پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

**(۴) آپس میں مسلمانوں کے چھ نمایاں حق**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق ہیں جب اس سے ملو تو سلام کرو، جب وہ دعوت دے تو قبول کرو، جب تم سے نصیحت کی درخواست کرے تو اس کو نصیحت کرو اور جب وہ چھینکے اور الحمد للہ کہے تو تم یرحمک اللہ کہو اور جب وہ بیمار پڑے تو اس کی عیادت کو جاؤ اگر اس کا انتقال ہو جائے تو جنازہ کے ساتھ جاؤ۔ (مسلم)

**(۵) جو جیسا کرے گا ویسا ہی اللہ تعالیٰ اس کو بدلہ دے گا**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان سے دنیا کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور فرمائے گا۔ اور جو شخص کسی تنگ دست کے ساتھ آسانی کا معاملہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے دنیا و آخرت میں آسانی فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد فرماتا رہتا ہے۔ جب تک بندہ اپنے بھائی کی

مدد میں لگا رہتا ہے۔ (مسلم)

**(۶) ظالم کی مدد ظلم سے روکنا ہے**

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنے بھائی کی مدد کرو ظالم ہو یا مظلوم۔ایک شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ میں اس کی مدد کر سکتا ہوں جب کہ وہ مظلوم ہو، اگر وہ ظالم ہو تو میں اس کی کیسے مدد کر سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم اس کو باز رکھو۔ ظلم سے روک دو بیشک یہ مدد ہے۔(ظالم کی) (بخاری)

**(۷) ضرورت مند کی سفارش کرنے پر اجر**

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے روایت کرتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی ضرورت مند آتا تھا تو آپ ﷺ اپنے ہم نشینوں کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے سفارش کرو، اور اجر حاصل کرو اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ کی زبان سے جو چاہتا ہے فیصلہ کروا دیتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

**(۸) مؤمن، مؤمن کا آئینہ ہے**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مؤمن، مؤمن کا آئینہ ہے۔مؤمن، مؤمن کا بھائی ہے۔وہ اس کی جائیداد کی دیکھ بھال کرتا ہے اور اس کی پشت پناہی کرتا ہے۔ (ؤبوداؤد)

**(۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ**

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے ہر شخص اپنے بھائی کا آئینہ ہے۔اگر اس میں کوئی گندگی دیکھے تو اس کو دور کرے (ترمذی)

**(۱۰) عزت رکھنا بڑا ثواب ہے**

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی عزت

وآبرو بچائے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن جہنم کی آگ سے بچائے گا۔ (ترمذی)

**(۱۱) مرنے کے بعد یہ تین چیزیں فائدہ پہنچاتی ہیں**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب انسان مرتا ہے تو اس کے سارے اعمال ختم ہو جاتے ہیں سوائے تین عملوں کے۔ صدقہ جاریہ، یا وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے، یا نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔ (مسلم)

☆☆☆